إنّ من البيان لسحرا

حسب فرمائش راجہ چندا پرشاد بہادر خلف اکبر راجہ راجایان

رقعات شاد

۱۳۱۷ ہجری

مہاراجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار و وزیر متخلص شاد آصفی تلمیذ حضرت آصف خلد اللہ ملکہ

مطبع محبوب پریس علاقہ پیشکاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تنت بناز طبیبان نیازمند مباد
وجود نازکت آزردہ گزند مباد

حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ

بعرض اقدس حضرت پیر و مرشد
میرسانند

دسوین کی شبکو خانہ زاد کشتن پریشاں دنے ایک خواب دیکھا کہ خلاف معمول
اندھیری رات مین جبکہ ہاتھہ کو ہاتھہ نہین سوجھتا تھا۔ اور گھٹا ٹوپ
اندھیرا چوطرفہ چھایا ہوا تھا۔ بجلی کی چمک۔ اور دامنی کی دمک سے
وہ تاریکی ذرا یون ہی سی زائل ہوکر رہے

قرص خورشید در سیاہی شد
یونس اندر دہان ماہی شد

تاریکی کی فوج نے ایسا نرغہ کیا تہا کہ ہر در و دیوار پر ظلمت کا عمل تہا
کالی کالی جھنڈیون کے کالے کالے پھریرے اڑ رہے تھے

کہ دفعتہً سہ

شب طلعت شہ بخواب دیدم
پیش از سحر آفتاب دیدم

آنکھ کھلی تو یہ معلوم ہوا کہ عین شبِ دیجور مین ع

پیدا ہوا سپیدۂ طلعت نشانِ صبح

مُعبّر ونکو جو خواب کی تعبیر کرتے ہین۔ بلا کر دریافت کرنے ہی کو تھا کہ
فوراً بگل بجا اب۔ اپنے مکان کو دیکھتا ہون تو سہ

بیاشہا کی صدا ہر طرف سے جاری ہی
خدا۔ تو مصر دکن کی یہ ہان سواری ہے

ہر سمت سے یہی آواز آتی ہے۔ آنکھین ملتا ہوا اُٹھا تو دیکھا کہ عالم نور ہے
اور غلغلہ آمد آمد سواری حضور ہے۔ سہ

برین مژدہ گر جان فشانم رواست
کہ این مژدہ آسایش جان ماست

فوراً اِس شعر کو ترجمان دل کیا سہ

نظام آئین مرے گھر خدا کی قدرت ہے
کبھی مین اُنکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتا ہون

سواری مثل بادِ بہاری کلبۂ خاکسار پر رونق افروز ہوئی سہ

نورِ رخ سلطان کا جو پر تو نظر آیا
حیرت تھی کہ دسوین کو مہِ نو نظر آیا

وہ جو میرا بادشاہ جمجاہ ہے جو میرا مولا ۔ میرا آقا سے خاقان کلاہ ہے وہ جسکی طرف مخاطب ہوکر یہ شعر پڑھکر مین دل وجان سے شادہوتا ہون ؎

آنانکہ خاک رانبظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

وہ جو تمام دکن کا سرمایۂ ناز اور ذریعۂ اعزاز ہے ۔ وہ جو سلطنت آصفی کا یادگار اور فخر و افتخار ہی ۔ اُس سلطان سنجر فرہوشنگ فرہنگ کیقباد اورنگ اس ذرۂ بیمقدار کو رشک خورشید بنایا اور عزت بخشی رتبہ بڑہایا ؎

کاشانۂ شاد اور یہ اعزاز ہے قدر
شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

یا خدا جبتک دنیا مین جیحون و سیحون و دجلہ و فرات کو روانی ہی جبتک چشمۂ خورشید جاری نورانی ہی ۔ جبتک مرغان خوش الحان دم صبح چہکتے ۔ اور گلہای عنبر بار مہکتے ہین میرے بادشاہ گیتی پناہ حضور میر محبوب علیخان عمر اللہ ملکہ کو فائز المرام اور ہر امر مین شاد و باکام رکھ ؎

الٰہی تا قیامِ ماہ و ماہی
سے چلے یہ سکہ محبوب شاہی ✠

زیادہ حد ادب۔

عرض خانہ زاد وسعد وری کشن پرشاد عفی عنہ

نواب صاحب جمیع المناقب کرمفرمائے مخلصان دام کرمہٗ ۔

سکہ زد از فضلِ یزدانِ زمن
میر محبوب علی شاہِ دکن

اس شعر مین (یزدان زمن) پر جو اعتراض سید علی صاحب بلگرامی نے جمایا تھا وہ اِس طرح اُٹھ گیا جسطرح اُروی بہشت کے آتے ہی بہمن دے کا عمل اُٹھ جاتا ہے۔ مین اس اعتراض کو بالراس والعین تسلیم کرلیتا کیونکہ ہمارے بادشاہ جمِ اقتدار کے سکّے مین اگر خدا نخواستہ غلطی ہو تو معاذ اللہ کا مقام ہے۔ لیکن بحمد اللہ کہ آغا شوستری نے (یزدان زمن) کو جائز رکھا اور بدلائل قاطع فضل رب عرشی بھی اسکو صحیح کہتے ہین اور بہ براہین ساطع شوستری مردم ایران زمین عرشی محقق فارسی (اعتراض غلط (یزدانِ زمن) صحیح۔ وہوالمطلوب فقط

کشن پرشاد عفی عنہٗ

مہربان سید علی صاحب بلگرامی۔
آپ کے اعتراض کے قربان۔ اگر اعتراض صحیح ہوتا تو مین شکریہ

کے ساتھ تسلیم کر لیتا - اور یہ سمجھتا - کہ خطا و نسیان ترکیب انسانی ہے -
اور بے عیب ذات خدا بلکہ آپ کے اعتراض کے بعد گھر آتے ہی
مین نے اس مصرع کو (سکہ زد از فضلِ یزدان زمن) یون بدل دیا

سکہ زد و فخرِ سلاطین زمن

لیکن آغا شوستری نے کہ عالم اجل اور مشہور فاضلِ اکمل ہین یزدانِ زمن
کو جائز رکھا - اور فضل رب عرشی اُس شعر پر بھڑک اُٹھے - اور یہ
دونون مستند عالم ہین - ایک ایرانی الاصل - دوسرا محقق فارسی -
والسلام فقط

مکرمی و معظمی - ایک ڈبہ کاغذ اور چھ پتیان معہ چھ عدد قلم کے پہونچی ماشاء اللہ
ایسا چکنا کاغذ تو دیکھا نہین گیا - خدا جھوٹ نہ بلوائے بس
صورت دیکھ لو - آئینہ کی حاجت نہین - ہاتھی دانت کی تقطیع ہے
یا رخسار یار کا اُسپر پرتو پڑا ہے - عجب قسم کا کاغذ ہے - کاشمیری اسکے
روبرو ہیچ ہے - اور کاشمیری کا بازار سرد ہو گیا - قلم ماشاء اللہ نہایت ہی
خوش وضع اور خوبصورت اگر اس قلم کو فرمانروا ہفت اقلیم گرہ کشائے
امید و بیم کہون تو سزاوار ہے تیغ نہین مگر اس کا کاٹا پانی نہین پیتا
ذوالفقار نہین مگر عدو کا جگر اسکو دیکھکر دو نیم ہے اس کا فرمان
جف القلم ہے - بارہ ندارد مگر برش کی صفائی مین کاسہ فرق اعدا کو

یک قط قلم کر دیتا ہی - الغرض کاتبِ قدرت کا منشی ہے جو خطِ تقدیر کو
قلم بند کرتا ہی - اللہ تعالیٰ آپ کو باین مہربانی ہاے دوستانہ شاد و
خرّم رکھے -

شاد عفی عنہُ

مہربان دوستان سلامت - تلوار پہونچی - مین تو ارمغان سمجھا تھا -
مگر خط کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ابھی مول نہین لی گئی - صرف میرے
امتحان اور پسند کے لیے بھیجی ہے - اِس قدر دانی کا شکریہ - مین
اِس قابل تو نہین ہون کہ پرکھون - مگر حضرتِ عباسؑ کی قسم عمدہ
عباسی ہے جوہر دار قوت بازوے سپہ سالار اسکی شان ہی - فتح وظفر
اِس کا دم بھرتے ہین - تعریف تو یہ ہے کہ دشمن بھی جان دیتے ہین
اور اسیر مرتے ہین - اور یہ اِن کے خون کی پیاسی واہ ری عباسی -
آبداری مین گوہرِ آبدار لو لوے شاہوار جسکے نخلِ ہستی مین آبرسانی
کی اُسکا چمن سوکھکر کانٹا ہو گیا - گویا خزان کے جھونکون سے نیست و
نابود تو کیا ویران اور تباہ ہو گیا - باڑہ ہے کہ سمندر کی دھار
ہے - خم خمِ ابرو سے کم نہین - قبضہ بھی عمدہ ہاتھ آیا اچھے پر
قبضہ پایا - یعنی شاہی کام ہی شاہون کے قبضۂ قدرت مین رہنے کا سہام ہی -
اللہ مبارک کرے - شاد عفی عنہُ

پ تاریخ دہلی ماہِ دو شنبہ شیفتہ

اللہ تمکو خوش رکھے۔ ابھی ابھی ایک خط پہونچا۔ بھائی سچ ہے کہ تمہاری تحریر کی سحر طرازیاں دیکھکر دل خوش ہوجاتا ہے۔ آپنے جو غزل ابھی بھیجی تھی۔ وہ میرے بکس میں موجود ہے۔ ابھی مین نے دیکھی نہین۔ میان مین تمہارے کلام کو بنظر اصلاح دیکھوں لیکن یہ تعجب کی بات ہے تم کہنہ مشق ہو مبتدی۔ اصلاح سخن ابھی تک جاری ہے۔ بہرحال تمہاری خواہش کے موافق دیکھ بھال کر روانہ کرتا ہون مگر اپنے اُستاد کو بھی ایک نظر ضرور دکھالو۔ چھوٹے میان کو سلام۔

شاد عفی عنہ

مرآۃ طلسم اتحاد خانہ آباد دولت زیاد۔ ۲۶ ہر تاریخ ماہ حال کو ایک رجسٹری اور ایک پارسل پہونچا۔ محظوظ اور مسرور ہوا۔ اللہ کا شکر ہے کہ آپکو فرصت ہوئی اور میرے خط کے جواب دینے کا خیال رہا۔ خط اور پارسل کے کھولنے سے معلوم ہوا کہ ایک آئینہ آپ نے برخوردار نور چشم راجہ چندا پرشاد بہادر طول عمرہ و زاد علمہ کے لئے اپنے محبت سے ارمغان بھیجا ہے اسکا بھی شکریہ۔

آئینہ دلکشا جسکو مرآۃ جہان نما کہئے تو می زیبد۔ صفائی مین صوفیون کے قلب سے مصفا تر۔ آب و تاب مین گوہر آبدار سے بڑھ کر جام جم اِسکے روبرو

خجل آئینہ سکندر اسکو دیکھکر حیران و منفعل باطن ہین مثل ارباب صفا ظاہر ہین بسان ارباب وفا۔ رخسار مہ جبینان کہون یا ماہِ تابان ۔ شیشہ کہون تو ورد و کدورت نہین عکس رخ یار کہون تو برعکس ہوتا ہی۔ شمع جمال مہ رویان لکھون تو قلم اشک بہاتا ہے۔ حیران ہون کہ کیا لکھون ششدر ہون کہ کیا تعریف کرون۔ بجز اسکے کہ یہ کہون ؎

شاد	یہ آئینہ آئینۂ حق نما ہے نظر آتا جسمین ظہورِ خدا ہے	

میرے دوست کی آئین محبت اور طرزِ الفت کا نقشہ اس ارمغان سے مثل آئینہ صاف نظر آتا ہی۔ خداوند عالم آپ کو آئینہ خانہ وحدت کا آئینہ بردار کرے اور مرۃ روے محمدی کے دیکھنے والون مین نمبر اول بخشے۔ میری طرف سے آپ کے چھوٹے چھوٹے ننھے ننھے بچون کو دعائے خیر پہونچیے فقط

شاد عفی عنہ۔

مولانا بالعلم و الفضل اولا۔ دس خوشے انگور کے پہونچے۔ بندہ کا منہ میٹھا ہوا۔ اسکی شیرینی سے بوسۂ بنت العنب کا مزا آتا تھا۔ اور دخت رز کا ذائقہ پاتا تھا۔ کیا عرض کرون یہ وہ میوہ ہے جسکے گل و گلچین و صیاد و گل و بلبل سب باغ جہان مین اسکی تاک مین رہتے

ہین اور ایسے فریفتہ اور دالہ و شیفتہ کہ مستی عشق مین مستانہ وار جھومتے ہوے پھرتے ہین۔ اسکے مارے ہوے کی کیفیت نہ پوچھئے زاہد بھی اگر اسکی زیارت کرے تو مرید پیر مغان ہو جائے اور اُسکے شربت کو شرابا طہورا سمجھکر ڈکار جاے۔ اس میوہ مین نادر بات یہ ہی کہ جہان خشک ہوا مویز منقی بنگیا۔ طبیب اِس نام کے عاشق جس نسخہ مین دیکھیے پانچ چار دانہ اسکے ضرور شریک کیے جاتے ہین مقوی اور خون اور الغرض بہر حال مفید۔ امید ہے کہ جناب عالی کی توجہ مجھ نیازمند کے حال پر ایسی مبذول رہے گی جیسے خدا کی رحمت عاصی اور گنہگارون پر پیر مغان کے خمخانہ اور بدمستون پر ہوتی ہے۔

یا مظہر العجائب ۔ مولانا مظہر الدین غریب شاہ کو احقر العباد شاد کی جانب سے سلام پہونچے۔

آپ کا مکتوب شکبو پہونچا مین صبحکو سرورنگر گیا ہوا تھا آجکل گرمی زورون پر ہے۔ مولانا آپ کا یہ ارشاد کہ بابا کشن پرشاد تیرے عادات اور تیرے اخلاق دیکھکر مجھے رشک ہوتا ہی کہ تو مسلمان کیون نہ ہوا۔ واہ مولانا مسلمان ہونے کی ایک ہی کہی۔ مین نہین سمجھا کہ مسلمانی کس کو

کہتے ہین - اگر مسلمانی اسکو کہتے ہین اور اسی کا نام ہے کہ فقط ڈاڑہی بڑہاوین اور عبداللہ عبدالرحمان نام رکہین اور تعصب پرست ہون تو بندہ ایسی مسلمانی کو دور ہی سے سلام کرتا ہے - میان مسلمانی وہ ہے کہ خدا کی وحدت کے قایل ہونا اور اُس پر دلسے ثابت قدم رہنا بندہ پورا موحد اور پکّا صوفی ہے -

آپ کا ارشاد کہ جبتک رسالت کے قائل نہون مسلمان نہین ہوتا - بندہ نواز لفظ مسلمانی ملّت کا نام ہے موحد کے نزدیک ملّت اور مذہب کی قید کہان ہے ؎

	جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند	

ہان اب کان دہر کر سنئے جو موحد ہوگا وہ ضرور غیر متعصب ہوگا - جو غیر متعصب ہے وہ رسالت کا ضرور قایل ہوگا - مولانا نام پاک (محمدؐ) پر مین وجد کرتا ہون - اس نام پاک کا خورد سالی سے والہ و شیدا ہون -

حضرت من آپ ارشاد فرماتے ہین کہ زنار گلے مین کیون ہے اس کا جواب کیا دون لے اب سنئے ؎

	مری تسبیح کے دو جزو ہین زنار اور ردا لئے بظاہر شیخ کا ممنون ہون باطن مین برہمن کا	شاد

ارے صاحب مجھے یہ تو منظور نہین کہ اپنا ظاہری بنا وٹ مولوی یا ملا کی طرح رکھون ۔ یا زنار توڑکر ختنہ کرا لون ۔ یا دستر خوان پہ لوا لے اڑاؤن ۔ اگر کافری زنار مین اور مسلمانی ختنہ مین اٹکی ہے تو مولانا ایسی کافری ہمکو بھائیگی اور نہ ایسی مسلمانی کو ہم مانتے ہین ۔ ہم تو کافرِ عشق ہین ۔ محرابِ صنم ہمارا سجدہ گاہ ہے ۔ غوغاے کنشت صداے لبیک حرم ہے۔ اور یکتا صوفیا نہ میرا دہرم ہے ۔

	با مسلمان اللہ اللہ ہندوان را رام رام	

مولانا آپ اپنے موحد ہونے کا بہت کچھ دم مارتے ہین مگر میرے مسلمان ہونے کی فکر مین کیون مرتے ہین ۔ اپنے کو یکتا صوفی بھی جتلاتے ہین اور تسبیح و زنار کے پھیر مین پہنسے ہوے ہین ۔ ہاے افسوس کیون مولانا کیا آپ اسی بات کو جائز رکھتے ہین کہ صوفی اور موحد کہلا کر کفر و اسلام کے جھگڑے مین مبتلا رہین ۔ مولانا مجھے اپنا ایک شعر یاد آیا ۔ وہو ہذا ۔

	کفر و اسلام کے جھگڑے مین نہ پڑ تو ای شاد بندے اللہ کے ہین گبر و مسلمان دونون	

بہرحال مولانا آپ کو تعصب لازم نہین ۔ اور نہ آپکے شایان ہو

یہ کفر و دین کے ہین جھگڑے سارے تجھی ہی اے شاہ انسی کیا کام
مٹا کے زنگِ دوی کو دل سے خدا خدا کر خدا خدا کر

مولانا آپ میرے کفر و اسلام کی فکر مین بالکل نہ پڑیئے جو وقت یادِ حق مین گذرے اسکو غنیمت جانئے۔ خاصانِ خدا وہ جانتے ہی نہین کہ اسلام کس محراب ابرو کا کعبہ مقصود ہے۔ اور کفر کون سے صنم پرست دل کا بتخانہ ہے یہ بھی گھر خدا کا وہ بھی گھر خدا کا ہے۔ ہر جگہہ اوسی کا جلوہ ہی جو اسکا منکر ہے وہ موحد نہین۔ راستی نے منصور کو سولی پر دیا۔ اگر مین زیادہ کہون تو شرعاً دُرّے لگا نیکا حکم ہو سکتا ہی اور زاہدان رشت پا پر و ملایان متعصب بمصداق۔ این گریبان گرفت و آن دامن۔ سیر التعاقب کرینگے بہر کیف سہ

بہ فہم ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمی آید
خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید

نقل مشہور ہی اور کسی کتاب مین مین نے دیکھا ہے کہ ایک صاحب نے رابعہ بصری سے دریافت کیا کہ بوی شیطان مقبول خدا ہے یا مردود۔ اوس بلقیس مرتبت نے فرمایا کہ جس وقت مجھے اس قدر فرصت ہوگی غور کر کے اِسکا جواب دونگی سبحان اللہ وجد کرنے کے لایق بات ہے دل لوٹا جاتا ہے خاصان خدا کو اپنے

یار کے دیدار اور وصل صنم کے مزون سے اسقدر فرصت کہان
کہ وہ ان جھگڑون مین اسیر بلا رہین۔ اگر آپکو بخشایش کی فکر ہو گی
تو میان جس نے پیدا کیا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ کون بخشایش کے
لایق ہے حتی المقدور ممنوعات سے اجتناب کرنا اور اُسکی یاد مین
مصروف رہنا اور اسیکی جستجو دل سے کرنا یہ بس ہے۔ اللہ بس
باقی ہوس۔

احقر العباد شاد

عنایت فرماے بندہ۔ آم کی ڈالی پہونچی۔ ایکسو ایک تخم پیوندی
پائے۔ بے موسم نعمت غیر مترقبہ ہے۔ واقعی بمبئی کے پیوندی مشہور
معروف ہین اس پیوند اتحاد کا ہزار ہزار کیا معنی الفاً الفاً شکریہ
بجا لاتا ہون۔ جناب من واقعی کیا دل پسند اور مرغوب تحفہ عنایت
فرمایا کہ ذوق چاشنی سے شیرین کام ہوا اسکو دیکھنے سے میری
روح کو تازگی ہوتی ہے۔ جان مین جان آتی ہے خدا کی قسم اس کی
رنگت کے دیکھنے سے زعفران زار کشمیر آنکھون مین بھر جاتا ہے اُسکی
سبزی عین سرسبزی بہار ہے ہر رنگ مین مرغوب۔ مگر آپ کے
اور ہمارے یک رنگی سب سے نرالی ہے۔ خاص ہے عام نہین ہے
ہر ایک دانہ کو کوزہ آب حیات کہنا زیبد۔ ریشہ کا نام نہین کہین

سُرخی شیرین دہن وغنچہ لبان کشمیر اور محبوبان فرنگ کے رخسار گلعذار کی خبر دیتی ہے۔

جناب من یہ میوہ ہی کہ جنت مین بھی پائین گے میوہ بہشتی اس کا نام رکھا گیا لاریب۔ یہ اشرف الاثمار ہے جس پر ہر شیخ وشاب نثار ہے بہت سے بیخستہ مغزون کو دیکھا ہے کہ ایسے شوق سے کھاتے ہین کہ مغز اور پوست ڈکار جاتے ہین بہرحال اسکی توصیف اور تعریف کرنے سے عاجز ہون۔ اللہ تعالی آپ کے نخلِ مراد کو بار ور پھلا پھولا سر وسبز وشاداب رکھے۔ آپ کے اس منت اور اتحاد نے میرے رگ وریشہ کو ممنون فرمایا۔

آپ کا دوست شاد

مہربان من۔ کل کے روز ٹھیک نو بجے غریب شاہ کا خط پہونچا۔ مین اسکو پڑھکر بہت ہنسا۔ مجھے اوہنون نے اپنے خط مین متواتر لکھا ہے کہ طرز اور روش سے مین مسلمان معلوم ہوتا ہون۔ سوال یہ ہی کہ مین مسلمان کیون نہین ہوتا۔ مین حیران ہون کہ انہین میرے مسلمان ہونے کا کیونکر یقین آیا۔

بخدا کہتا ہون کہ زنار گلے مین رکھتا ہون سچ پوچھو تو بقول مرزا غالب دہلوی۔ آدہا ہندو اور آدہا مسلمان ہون کیونکہ نہ گاے کھاتا ہون نہ خنزیر مجھے ابتک کسی نے اصل مین پہچانا نہین کہ مین کون ہون۔ مین ایک ایکا

صوفی اور موحد ہون۔ میرے نانا راجہ نراندر راو اور جد اعلیٰ مہارا جہ
چندو لعل ان دونون کا یہی مشرب اور یہی مسلک تھا۔
خدا کی قسم اچھا مسلک ہے عمدہ مشرب ہے جو اس سے پہرے ملحد ہے
جو اسکو برا کہے کافر۔ اگر کوئی مجھے کافر کہے تو تسلیم۔ مین اور میرا خدا
راضی۔ ایسے مسلمان جو سراپا تعصب کا پتلا ہو اوس سے میری کافری
اچھی۔ مگر کافر عشق ہون ؎

کافر عشقم مسلمانی مرا درکار نیست ہر رگ من تار گشتہ حاجت زنار نیست

سچ تو یہ ہو کہ اسلئے لوگ اس سے بھاگتے ہین کہ رشتۂ اتفاق ٹوٹ نجائے
بہرحال خدا کا بندہ ہون۔ اُسیکو دیکھتا ہون۔ اُسیکو ڈھونڈھتا ہون
اسیکو پاتا ہون۔
میر محراب خدا پرستی ابروے صنم ہے غوغاے ناقوس کنشتی صداے
لبیک و حرم سے اور سچا سچا میرا یہ دھرم ہے ؎ غالب۔

ہم موحد ہین ہمارا کیش ہے ترک رسوم ملتین جب مٹ گئین اجزاے ایمان ہو گئے

اگر وہ بھی آپ سے ملین تو میرا خط ضرور پڑھا دینا اور اونسے کہدینا کہ واہ
مولانا گاو سالہ ما پیر شد و گاو شما ہاے افسوس اپنے کو صوفی کہتے ہیر

اور کفر و دین کا جھگڑا دل مین باقی اوسنے کہدیجے کہ میان منصور صفت باش جان بدہ مگر جانان راز دست مدہ ۔ خدا حافظ پھر کسی روز ملین گے ۔

شاد عفی عنہ ۔

میرے عزیز پُر تمیز زاد علمہ ۔ لکھنو کا حقہ اور تمبا کو پہونچا ۔ میان سچ تو یہ ہی کہ حقہ تنہائی کا رفیق اور شفیق ہمدم و دمساز ہے ۔ قلقل مینا ہی خموشی کہون تو می زیبد اس احسان کے عوض اگر مین تمہارا دم نہ بھرون تو محبت کا گلا گھونٹنا اور اسکو جلا کر اُس کا دھوان اُڑانا ہے پھر کش پر لاکھ ثنا اور ہزار دعا ۔ بے زبان ہے مگر باتین کرتا ہے بلبل ہزار داستان کہئے تو می شاید ۔ اچھا خاصا باجا ہے کُنجی کا راگ مالا ہی ۔

میان ایک نقل اس حقہ پر یاد آئی کہ لکھنو کے کوئی رئیس بیگیاتی گڑگڑی لئے ہوئے محل خانہ سے برآمد ہوئے ۔ بیگیاتی گڑگڑی نواب صاحب کے ہاتھ مین دیکھکر لوگون کو تعجب ہوا ۔ نواب صاحب نے ایک شاعر سے اس قطع اور برزخ پر کوئی مصرع جلد موزون کرنے کی فرمایش کی ۔ وہ حاضر جواب فوراً یہ مصرع تندر جستہ حسب حال کہا ع ۔

بیجان بولتا ہے مسیحا کے ہاتہہ مین

الغرض اس حقہ کا پیر نود سالہ بھی جو گرم و سرد زمانہ چشیدہ ہی وہ بھی اسکا دم بھرتا ہے ۔ اللہ تعالی تمکو بالنفس ہاے گرم حیات بخش

رکھے تمباکو کیا ہی طبلۂ عطار ہے۔ جہان ایک کش کھینچا تمام مکان خوشبودار ہوگیا۔ لکھنو کے اعظم علی محمد علی تمباکو والون کو اللہ تعالے تب تک اچھا رکھے جبتک تمباکو دنیا مین ہم لوگون کے دماغ کو بلا خطر معنبر کردیتی ہے۔ عود جلانیکی ضرورت نہین۔ اگر بر کے دہوین کی حاجت نہین یہ سب درگاہون خانقاہون مسجدون مین جلتی ہین۔ ہمارے ہان تمباکو خوشبودار دہوان دہار اُڑتا ہے پیارے مرزا صدیق کو سلام۔

دعاگو شاد عفی عنہ

سرشار بادۂ فصاحت اللہ تمہین ہوش مین لائے۔ آپ کا شقہ سوار کے ہاتھ ابھی ابھی پایا۔ من چہ می سرایم وطنبورۂ من چہ می سراید۔ کا مضمون صادق آیا۔ آپ کی جادو طرازی اور سحر پردازی کا مین کیا تمام ہندوستان قایل۔ مگر مرد خدا خط تو اچھی طرح پڑہا کرو۔ مین تو لکھتا ہون کہ فیض صاحب کا مشاعرہ کل ہی آپ میری غزل لیجا کر حسب معمول پڑہ دیجئے۔ کھلی ہوئی بات ہے۔ آپ اوسکے جواب مین لکھتے ہین کہ اسرکار قدوی نے فیض صاحب کے مشاعرے کے لئے کوئی غزل نہین کہی۔ معقول! اب آپ ہی کہئے کہ من چہ می سرایم وطنبورۂ من چہ می سراید۔ یہ پھبتی آپ پر ہوتی ہے یا نہین۔ مگر آپ سے شکایت کرنا بیکار ہے۔ آپ کا تخلص سرشار ہے۔ اگر در خانہ کس است یک حرف بس است۔ آپ لکھتے ہین کہ لفظ بالین مونث ہے

سلمنا سرشار مگر وہ تو میرا کلام نہین ہے - لہذا مجہپر اعتراض کیا اوس خط کو پہر از براے خدا پڑہیے اور میری غزل فیض صاحب کے مشاعرہ مین پڑہ دیجئے بہئی پنڈت جی واللہ طرز غزلخوانی کا تم پر خاتمہ ہے اب بلیڈ بازی کا وقت ہی والسلام -

میرے بے وفا نواب کہئے مزاج شریف کیسا ہی - کچہہ دوستونکی بہی خبر ہے یا نہین خط لکہتے لکہتے ہاتہہ رہگئے - پہرتے پہرتے آدمی کے پانون تہک گئے جواب تو کجا - نہ پیامے نہ سلامے - مین نے مانا اور یہ سب صحیح کہ آپکو اپنی متعلقہ خدمات کے کاروبار کی وجہ سے فرصت نہین - مگر میرا چہوٹا سا معاملہ ایسا نہ تہا کہ جو آپ کو دشوار ہوتا وہ کیا ؟ دو حرفی خیر و عافیت -

جواب کا طالب شاد عفی عنہ

پنڈت جی صاحب - آپ کا شقہ پہونچا آپ لکہتے ہین کہ [خداوند کل شبکو ایک رنگیلے دوست کے ہان سرکار کی ایک نادر غزل کسی قتالہ عالم پری جہم خوش چشم خوش گلو کی زبانی سُنی پہڑک گیا] اول تو وہ قتالہ عالم کون تہی جسکو آپ نے پری جہم کا خطاب بے دہڑک دیدیا - اسکو اپنی خوش نصیبی پر کس قدر ناز ہوگا زیبد کہ آپ سے نادلسٹ اور شاعر اسپر ریجہہ گئے - ع

	قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری	

اسی طرح معشوقون کے پرکھنے والے تین قسم کے لوگ ہوتے ہین شاعر
ناولسٹ۔ اور مصور۔ ہان وہ غزل آپ نے نہ بتای جو گائی گئی تھی۔
اسکا کوئی شعر یا مصرع یاد ہو تو ضرور لکھئے مین نے آجتک کسی رنڈی کو
اپنی غزل نہین دی لیکن اگر کوئی میرے دیوانون سے غزل چن کر لیجا
اور اپنی محبوبہ مطلوبہ مرغوبہ کو گانے کے لئے دے آئے تو اسکو مین
کیا کرون جیسے آپ ہی نے ایک ٹھمری میری لکھی ہوئی ہاتھون ہاتھ کسی کے
ہاتھ دی تھی۔ کیون ہے نہ سچ کہی ع۔

ہاتھ لا استاد کیون کیسی کہی

بھئی حقیقت یہ ہی کہ نواب فصیح الملک داغ دہلوی کی جس قدر غزلین گائی گئی
جاتی ہین اور جس قدر حضرت داغ کے کلام نے شہرت پائی تمام دنیا کے
شعرا مین کسی نے نہین پائی۔ امیر مینائی کا ایک مطلع آپ نے پرسون
پڑھا تھا جس کا ایک مصرع تو مجھے یاد ہے ع۔

ہائے کیسی اس بھری محفل مین رسوائی ہوئی

اس کا دوسرا مصرع لکھ بھیجئے۔

مصرع کا طالب شاد عفی عنہ

ہمرشار ذی وقار۔ ارے بھئی مجھے آپ کی اس رائے سے کہ (طرز) کا
لفظ مونث ہی ضرور اختلاف ہوتا اور مین تعجب کرتا کہ اتنا بڑا طبیعت دار

آدمی اور طرز کی جمیع طرزین لکھے۔ سنا تو یوں ہین ہی کہ انکی روش زنگار آپ کا طرز۔ آپ کار و یہ۔ مگر جب آپ نے اپنے اوستاد گرامایہ تدبیر الدولہ منشی مظفر علی خان آسیر لکھنوی۔ اور جہان اوستاد فصیح الملک بہادر داغ دہلوی۔ اور اوستاد بے بدل منشی امیر احمد صاحب مینائی لکھنوی کی شاہدین دین کہ وہ طرز کو مونث باندہتے ہین تو پھر اب گنجایش اعتراض لینے چہ۔ لیکن پنڈت اچھے طرز کہنا کالونکو اچھا نہین معلوم ہوتا اور اس کے تو آپ خود قایل ہین کہ اہل لکھنو آج کل طرز کو بالاتفاق مذکر بولتے ہین۔ ہان صاحب خوب یاد آیا آپ اپنے کچہ بند جو بطرز مراثی تصنیف کئے ہین مجھے روضہ شریف ہین دکھاے تھے انمین سے ٹیپ کا شعر مجھے یاد ہے آپ کہتے ہین ؎

ہو سبکو عشق میرے کلام نفیس کا
ہر شعر مین ہو طرز دبیر و انیس کا

بندگی پنڈت جی۔ اب کہئے آپنے طرز کو مذکر باندہا ہے یا نہین اور آپ اسکو کیا کیجئے۔ پبلک کا میلان طبع ہی آجکل یہ ہے بہی اگر برا نہ مانو تو ایک بات کہون مین نے آپ کے ٹیپ کے مصرع ثانی مین ایک لفظ بدل دیا۔ آپ نے لکھا ہی۔

ہر شعر مین ہو طرز دبیر و انیس کا

مین نے یون بدل دیا۔

ہر شعر مین ہو رنگ دبیر و انیس کا

میرا خدا اور مین کہ یہ بطریق اصلاح نہین ہے ایک بات ذہن مین آ گئی لکھدی اسوقت ایک شعر یاد آیا کان دہر کر سنئے ۔

آلہی نرم گردان از کرم دلہاے خوبان را
وگرنہ عشق را نا پیدا کُن با عشقبازان را

بارک اللہ اسکا لطف روکھے پھیکے آدمیونکو نہ آئیگا۔ ہاے اس کا لطف کوئی چوٹ کہاے ہوے دلون سے پوچھے۔ خدا جانے کس عاشق تن کا شعر ہے۔ تشنہ دہلوی کا بہی ایک شعر یاد آیا اللہ میان کی طرف مخاطب ہوکر کہتے ہین ۔

کیون بتونکو عشق بخشا تہا کہ ہم بہو لے تجہے
منصفی اے دادرِ روزِ قیامت چاہیے

اب مطلب مین جاتا ہون خدا حافظ فقط

شاد عفی عنہ

عنایت فرماے من ۔ آج گیارہ بجے آپ کا خط پہونچا۔ بہت مدت کے بعد آپ نے ہمکو یاد کیا۔ خدا جانے کدہر سے چاند نکلا۔ جو مجہہ بہولے

ہوے کویاد فرمایا۔ جناب آپ نے یہ نئی بات پیدا کی۔ کہ مہینون خط نہ لکھین۔ اور جب لکھین سوا ے عذر ناچاقیٔ مزاج کوئی سبب آپ کو ملتا ہی نہین۔ اِس تین سال مین چھہ خط پہونچے جسکا سرشکن فی مہینہ دو ہوتے ہین ع۔

ہمنے اِسکو بھی غنیمت سمجھا۔

آپ کے رفیق شفیق نے جو کچھہ آپ سے فرمایا۔ اور اپنے زیبِ خط کیا بغور پڑھا۔ اُنکا یہ حسنِ ظن ہے۔ جو میرے نام پر تبرا کرتے ہین۔ خدا جانے کیون ناحق وہ مجکو اپنا رقیب سمجھتے ہین۔ ارے صاحب اگر اون کا خیال ہی۔ کہ کشن پرشاد جاہل ہے۔ پڑھا لکھا نہین۔ تو خیر۔ جاہل ہی سہی یہ کیا معنیٰ۔ کہ ہر وقت ہر مجلس مین ہماری شکایت اور یہ کہنا۔ کہ جو کچھہ شعر یا نثر کہتا ہے کسی سے لکھوا کر۔ اکثر سرشار لکھنوی کا نام لیا جاتا ہے۔ کہ وہ لکھہ دیا کرتے ہین۔ اگر یہی خیال ہے تو (بسم اللہ) ع۔

ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گو

اگرچہ دوبدو ہونا یا مقابلہ کرنا کوئی متانت نہین اور نہ میرا منصب ہے بلکہ اکثر اوقات مین یہ سمجھکر خموش رہتا ہون۔

ہنر بچشمِ عداوت بزرگتر عیبیست
گلست سعدی و در چشمِ دشمنان خارست

بیشک مین شاعر نہین نثار نہین - مگر ایسا گو کہا بھی نہین کہ بغیر کسی سہارہ
کے ٹٹو نہ چل سکے - آزمایش منظور ہے تو قلم دوات لین - کوئی مضمون
یا خط - یا کوئی سین - وہ بھی لکہین - بندہ بھی گھسیٹتا ہے - اوس وقت
قلعی کہل جائیگی -

یہ مین نے مانا - کہ مین منشی نہین ہون - انشا پردازی مجھے نہین آتی -
اور نہ مجھے ابو الفضل - یا نعمت خانِ عالی - ہونے کا دعویٰ ہے - مگر
ہان - میرزا علی بابا شیرازی الاصل کا شاگرد ہون - یہ وہ شخص ہے جسکو
آغا شوستری طوبی نے میری تعلیم کے لئے انتخاب کیا تہا - سیدہی سادی
نثر لکھتا ہون - مگر انشائے خلیفہ - اور انشائے مادہورام سے کم نہین
عبارت سلیس محاورہ خاص ایرانی - بندش چست نہو تو ہار جاؤن - اگرچہ
آج پندرہ سال سے جب سے کہ اِس ریاست ابد مدت کے دفاتر کی زبان
اُردو ہوگئی ہے فارسی عبارت مین کسی دوست کو سوائے دانش پیش
خط یا کچہ کم و زیادہ نہ لکھے ہونگے - مگر اب بھی بھولا نہین ہون نظم
مین - نہ ذوق ہون - نہ مومن - نہ امیر ہون - نہ داغ - نہ غالب ہون
نہ بیدل - نہ حافظ ہون - نہ سعدی - مگر اپنے مطلب کو نظم مین موزون
کر لیتا ہون - اُردو نثر لکھنے مین یا ناول نویسی مین پنڈت رتن ناتھ
سرشار لکھنوی ان کا نام مین نے اسوجہ سے نہین لکھا کہ میرے ہان

موجود ہین - یا بقول آپ کے دوست کے وہ مجھ نظم و نثر لکھدیا کرتے ہین - نہین نہین اون سے پوچھہ لیا جاے - کہ جب وہ حیدرآباد آئے اوسوقت میری اُردو زبان کیسی تھی - اور اونکا میری نسبت کیا خیال تہا - الغرض مین اُن لوگون سے نہین ہون - مگر یہیا معمولی مکتوب نویسی وغیرہ مین اگر غالب مرحوم کا چربا نہ اُتارا ہو تو ہارجاؤن الغرض جو کچہ مین نے سیکھا اُستادون سے سیکھا صحبت اہل علم و فضل کی رہی ہی - یہ میرا کلمہ غرور کا نہ سمجھیے - مین تو ہیچمدان ہون - مگر توبہ کرکے کہتا ہون کہ اگر امراے دولت آصفی مین اِسوقت کوئی مقابلہ کرے تو بندہ ہر فن مین اپنی استعداد تہوڑی بہت دکھانیکو حاضر ہے اور پہر خانہ زاد تلمیذ حضرت آصف ہون ؎

اورونکو یہ دعوی ہے نہین ہمسا سخنور
کہتے ہین کہ ہے شاد کا انداز بیان اور

بس اب قلم روکتا ہون سمع خراشی معاف کیجیے - الغرض کبہی آپ کے دوست پہر ایسا ذکر کرین تو یہ خط اُنہین دکہلا دینا - اور ردہ امتحان دینے کو مستعد ہون تو بندہ بھی بقول آپ کے دوست کے دو چار اُجرتی معاون و مددگارون کو ساتہہ لے آتا ہے - جیسے سُنا گیا ہی کہ کہین اُجرتی رونے والے بھی ہوا کرتے ہین - واللہ اعلم -

خدا حافظ۔

شاد عفی عنہ۔ تین پہر کا وقت بر سر چاہ خانہ باغ

قبلۂ عالم مدظلہ۔ آداب و کورنش۔ نامۂ عنایت سے فدوی ممتاز ہوا۔
خیر و عافیت سے دل نیاز منزل کو تشفی حاصل ہوئی خدا وند تعالیٰ جلشانہٗ
سایۂ عاطفت پدری کو تا صد وسی سال برقرار رکھے۔

فدوی حضرت کی بارگاہ سے مرخص ہو کر الوال پہونچا۔ تیسرے روز
جاترا ہوئی کثرت مخلوق کی کم تھی۔ دکانین حسب دستور سجی سجائی۔ مگر
بکری کم ہوئی۔ کئی دوکاندارون نے معافی محصول کے لئے درخواست
پیش کی حسب مناسب حکم دیا گیا۔

آب و ہوا ٹھیک ہے۔ مگر جاڑے زہر یلا طلب کرتے ہین۔ کہان حیدرآباد
اور کجا زہر یہ جو کوئی یہان لائے۔ جہان تھوڑا سا ٹھنڈا پانی پیا گیا
بس لرزہ ہو جاتا ہے۔ کانپتے کانپتے کلیجا منہ کو آتا ہے۔ دشوار یہ ہے
کہ گرم پانی پیا نہین جاتا۔ ایک دو روز کے بعد کوہ شریف جاؤنگا
اور بعد عرس کے واپس حاضر ہونگا حضرت قبلۂ عالم ظل سبحانی سے
بھی عرس شریف کی رخصت حاصل کی ہے۔ بندہ زادون کی طرف سے
آداب و قدمبوسی عرض کرتا ہون۔ حد ادب فقط شاد عفی عنہٗ

خال رخسار فضل و کمال سلامت۔ آپ کا شقہ معہ عرضی دستخطی ارکان بہت

عطا سے مکان دائرۃ المعارف پہونچا۔ اقبال یار جنگ کے دستخط دائرہ
اتفاق اراکین سے بالکل باہر ہین۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ دستخط
کرنے کے لیئے مجبور کیئے گئے یا مرکز اتفاق سے خارج ہین۔ الغرض مین
آپ صاحبون کی درخواست پیر و مرشد خداوند نعمت اعلحضرت
کے ملاحظہ مین آج روانہ کرتا ہون۔ اور اپنے حتی الامکان سفارشی معروضہ
بھی بھیجتا ہون۔ امید ہے کہ آپ صاحبون کی درخواست مقبول خداوندی
ہوگی۔ اور ضرور کوئی حکم شرف نفاذ پاکر معروضہ عتبہ پذیرائی حاصل
کرے۔

ف۔ دو روز سے مجھے بخار رہتا۔ اسلیئے ارسال جواب مین تاخیر ہوئی فقط

شاد عفی عنہ

شوق صاحب۔ آج جو تمنے غزل بھیجی اُسکے پڑہنے سے جی خوش ہوگیا
ماشاءاللہ اچھی غزل اور سیر غزل ہے تم مین ایک نقص یہ ہے۔
کہ دیوان کم پڑہتے ہو خواجہ حیدر علی آتش کا دیوان صبا کا دیوان ضرور
دیکھو۔ دلی والون مین مومن اور سودا ذوق کا کلام مجھے بہت پسند
ہے۔ مرزا نوشہ غالب کا رنگ سبحان اللہ۔ مین تو عاشق ہون۔
میری تو یہ دعا ہے کہ خدا کرے میرے کلام مین غالب کا رنگ
آجائے۔ مگر وہ روش ہم اختیار نہین کرسکتے۔ وہ اسکا حصہ ہوگیا

ترے تیر نیم کش کی کوئی میرے جی سے پوچھے
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

بارک اللہ کیا شعر ہوا ہے وجد کرنے کے لایق ہے۔ تمہاری غزل کا یہ شعر مین نے کاٹ دیا۔

زلفِ مشکین ہے یا خطا ہے یہ
سچ کہو کونسی بلا ہے یہہ

زلف کے لیے خطا صحیح مگر خطا کو بلا کہنا لینے چہ۔ دوسرے مصرع مین تم نے سچ کے لفظ کو ہاے ہوز کے ساتھہ لکھا ہے [سچہ] مین بھی بہت دنون تک اسی غلطی مین تہا۔ مگر سرشار کی بدولت یہ غلطی جاتی رہی ہاے ہوز کے لکھنے کی ضرورت نہین بس سین۔ اور چ۔ کافی ہے

سچ اگر پوچہیے تو زلفون کو
مشک کہنا مری خطا ہے یہ

اسکی ردیف کا آخری لفظ (یہ) کانون کو اچہا نہین معلوم ہوتا۔ اور سچ اور جہوٹ سے بھی کوئی سروکار نہین مین نے شعر کو یون بدل دیا۔

عنبرین زلفِ یار کو مین نے
مشک باندہا مری خطا ہے یہ

ذیل کے شعر کو

	خون ہاتھون کو مَل کے کہتے ہین کیسی اچھی بھلی حنا ہے یہ	

خون ہاتھون مین ملکے عاشق کا		کہتے ہین کیا رچی حنا ہے یہ

خون ہاتھون کو نہین ملا جاتا - ہاتھون مین ملا جاتا ہے - باقی شعر بےعیب ہین - والسلام -
شادعفی عنہ -
شوق صاحب - تم لکھتے ہو کہ سیچ کو کاتب نے سچہ لکھکر اِس لفظ کی مٹی پلید کی ہے - اِس سے مجھے اتفاق ہو - مین خود ان کاتبون سے بیزار ہون تمھاری غزل اچھی ہے مطلع بھی خوب ہے -

	باتون باتون مین جب بگڑتے ہین + سرِ محفل وہ مجھسے لڑتے ہین +	

مین نے اِسمین حسنِ مطلع بڑھا دیا -

	مول لیکر لڑائی لڑتے ہین بے سبب مجھسے وہ بگڑتے ہین	

ایک شعر کاٹ دیا لفظ چڑالی نہین ہے - چڑھنے - ہائے ہوز کے ساتھ ہے قافیہ غلط ہے -
شادعفی عنہ
پنڈت جی - آپ نے عجب مُرچڑے جھجھڑ گدھے کو میرے پاس بھیجا - ہاری مانتا ہو نہ جیتی - ڈیوڑھی مین کسی کا کہنا سُنتا ہی نہین - اپنی ہی سی کہ جاتا

ہی بس وہی مرغے کی ایک ٹانگ ۔ حنا کے تیل کے دام ۵ سیر دام مانگتا ہے مین جانتا ہون کہ آپ کے لکھنو مین حنا کا تیل ایسا عمدہ کھنچتا ہے کہ روے زمین پر نہین کھنچتا ۔ مگر خود لکھنو والون سے کہا کہ انتہا سے انتہا اسکی قیمت ۱۶ روپیہ سیر ہے ۔ یون کسی تاجر کے ساتھہ سلوک کرنا اور بات ہے ۔ مگر بے وقوف بنکر دینا عقل سلیم کے خلاف ہے ۔ اسکے بعد عطر موتیا و عطر ناگیسر چھہ چھہ تولہ میرے ایک شاگرد پیشے کے گلے زبردستی مڑہ گیا اور کہہ گیا کہ سرکار کی سواری چار مینار کے پاس ملی حکم دیا کہ اتنا اتنا جاکر دے آ ۔ اور رسید لکھوا لے گیا ۔ شاگرد پیشہ نیا آدمی ہے ۔ رعبا کھا گیا ۔ جھلسے مین آگیا ۔ اس گدھے کو اتنی عقل نہین کہ یہ میری شان کے شایان کب تھا کہ ذرا سے کام کے لئے سواری راستہ مین روکون لاحول ولا قوۃ اگر عطر کی ضرورت ہوتی تو کسی سوار کو دوڑا دیتا مین نے اس عطر فروش کو حنا کے تیل کے دام دلوا دئے اور حکیٹ عطر جو چھانسا دیکر بیچ گیا تھا پھیر دیا اور کہدیا کہ آئندہ ایسا فریب کیا تو جو چور کی سزا وہ تیری ہی سزا ۔ آج سے پھر کو ٹھن یہین آئیگا فقط ۔ شاد عفی عنہ

سرشار ذی وقار ۔ آپ لکھتے ہین کہ سرکار کی ایک چولٹی کی غزل کل شب کو فدوی نے ایک قتالہ عالم کی زبان سے سنی جس نے

نور کا گلا پایا ہے -

ملے ہمکو غنچہ دہن کیسے کیسے
سہی قد و نسرین بدن کیسے کیسے

یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ قتالۂ عالم کون تھی - مین نے اپنی کوئی غزل کسیکو گانے کے لئے نہین دی مگر یار لوگون نے میرے دیوان سے چورا چورا کر ارباب نشاط کو دینی شروع کین - اگر وہ آپکی قتالۂ عالم واقعی خوش گلو اور ناہید نغمہ ہے تو کسی فرصت کے روز ضرور سُنونگا - مقدم سرکاری کام اِس سے فراغت ہو تو ناچ رنگ عیش و آرام - اِسوقت ایک مطلع ہوا ہی - داد طلب ہون -

شاد سے انکو حجاب دیکھئے کبتک رہے
رخ پہ یہ زرّین نقاب دیکھئے کبتک رہے

ایک قافیہ اِس مین بے نظیر و عدیم المثل سوجہا ہے [پا در رکاب] سیچ کہئے گا کہان سے ڈہونڈہ کے لایا ہون - ع -

ہم آسمان سے لائے ہین اِن زمینونکو

جگنی جو عورتین گلے مین پہنتی ہین - یہ لفظ جگنی صحیح ہے - یا جگنو - سُنا لو
لِون ع -

کہین اُڑ جائے نہ جگنی تری جگنو ہو کر

لکھنو والے اور لکھنو والیان کیا بولتی ہین -

شاد عفی عنہٗ

گل گلستان لیاقت دایماً شگفتہ باد - شاد راسخ الاتحاد کی جانب سے
پیارے (لیاقت) کو سلام پہونچا دیجیے - اور میری جانب سے ضرور
پوچھیے کہ آجکل آپ رایچور ہین مقیم ہین - یا زمین کی طرح دورہ کر رہے
ہین - ابتک مین اپنے خط کے جواب کا منتظر ہون جس روز فرصت
ہو کہدیجیے کہ ایک دو حرف خیر و عافیت کے لکھکر بو اپسی ڈاک
روانہ نمایند -

بھیا - آفتاب کی تیزی اور جلال نے قیامت برپا کر دی - گیارہ بجے
سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آگ برس رہی ہے - اِن دنون اپنے غریب
بندون پر اللہ میان کا عتاب حد سے بڑھ گیا ہے - معاذ اللہ
کہین طاعون کے حیلے مین قتل عام ہے - اور کہین سرحدی جنگون مین
خون خرابا ہو رہا ہے - کسی جگہہ (سن اسٹروک) کا تنور گرم ہے جدہر دیکھیے
ملک الموت کی گرم بازاری ہے -

یون تو وارنٹ کا لفظ پڑھا ہے - اور اسکا اثر حاسدین پر دیکھا گیا ہے
مگر یہ خدائی وارنٹ جسکے تہانہ دار ملک الموت ہین - یہ البتہ ٹیڑھی
کھیر ہے -

خداوند عالم سرزمینِ دکن کو چشم زخم حوادث سے بچائے۔ آمین اور الحمد للہ۔ خدا کا فضل ہی فضل ہے۔

اطراف وجوانب کی خبرین سُن سُنکر روح تحلیل ہوتی ہے۔ پرسون بمبئی مین طاعون ملعون کی بدولت جیسی کچہ شورش ہوئی وہ پُرظاہر ہے کہ اللہ دے اور بندہ لے۔

بتلائے کہ رائچور مین کیا حال ہے۔ اور آپ آجکل کس شغل مین مشغول ہین۔ محبوب علی خانصاحب دوسرے تیسرے روز آتے ہین اور بلیڈ بازی ہوتی ہے۔ اکثر آپ کا ذکر خیر کیا کرتے ہین۔ اگرچہ آپ ہمکو ایسا بہول گئے ہین۔ جیسا کوئی احسان کرکے بہولتا ہے۔ مگر ما بدولت آپ کو ایسا یاد کرتے ہین اور یاد رکھتے ہین جیسے رَن مین بہادری کو سچّا سپاہی یاد رکھتا ہے۔

یہ خط پڑہ کے بیزار تو ضرور ہو گئے ہوگے۔ کہ شیطان کی آنت ہی۔ مگر کاتب کا اس تحریر سے بھی جی نہین بہرا۔ (روضۂ شریف) اس نام کا ایک چھوٹا سا رسالہ بطور ارمغان بہیجتا ہون۔

اب جاتے ہین پہر کسی وقت ملین گے خدا حافظ۔

۲۴ شوال نوروز جمشیدی اتوار کا آدہا دن۔ کاتب جواب کا طالب۔

خال رخسار فضل وکمال سلامت - یہ ظاہر ہے کہ آپ سے
مجکو تعارف نہین ہے مین اور آپ روشناس نہین - اِس بے تعارفی
مین بے تکلفی - یعنے چہ - مگر مین اپنے دل کے ہاتھون مجبور ہون
کان دہر کر سنئے مین نے آپکے تصنیفات سے دو کتابین دیکھین
ایک حیات سعدی [بارک اللہ] دوسری یادگار غالب
[سبحان اللہ] -

مجھہ مین نہ اِسقدر استعداد ہی نہ قابلیت کہ آپکی تعریف کرون
مگر یہ ضرور کہون گا کہ یہ دونون کتابین امول ہین - اور آپکا دم
مغتنمات مین سے ہے - خدا چشم زخم حوادث سے بچاے -
مین نہ عالم ہون نہ فاضل - نہ ادیب - اور نہ شاعرون مین
میرا شمار ہے ایک بندۂ خدا ہون - اور حضرت ظل سبحانی حضور
شاہ دکن ؎

زبان پہ بار خدایا یہ کِس کا نام آیا
کہ میری نطق نے بوسے مری زبان کے لئے

کا ایک ادنیٰ جان نثار اور نمکخوار ہون ؎

جسے شاد کہتے ہین سب خاص و عام
وہ ہی خانہ زاد حضور نظام

ہان اسمین شک نہین کہ اہلِ کمال کے فیضِ صحبت سے کچہ
شُدبُد جاننے لگا ہون اگر یہ کہون تو می زیبد ؎

کمالِ ہمنشین در من اثر کرد وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

آپ نے یادگار غالب کے خاتمہ مین لکہا ہے کہ راقم کو مرزا
کے کلام کے ساتہ جو تعلق بدوشعور سے آجتک برابر چلا جاتا ہے
اوسکو چاہو۔ اُس معتقدانہ جوش عصبیت کا نتیجہ سمجہو۔ جو انسان کو
اندہا اور بہرا کردیتا ہے۔ اور چاہو اُس عقیدت کا ثمرہ خیال کرو
جو نہایت زبردست شہادتون سے حاصل ہوا ہے) مین
آپ کے اخیر فقرہ سے بالکل متفق ہون۔ اور اپنا دلی اظہار کرتا
ہون کہ مین متقدمین مین حضرت سعدی علیہ الرحمۃ۔ اور
متاخرین مین میرزا غالب مرحوم ان دونون کے دلچسپ اور
بیش بہا کلام کا والہ وشیدا ہون۔

آپ سنئے کہ جس حالت مین آپ کو اور مجہے غالب مرحوم کے
کلام کے ساتہ ایک دلی تعلق اور اوسی دلی تعلق کی بدولت
آپ کے دلچسپ تالیفات نے مجہے اِس بیگانگی مین بے تکلف کردیا
تو یہ ذریعہ تعارف پیدا کرنے کے لئے بالکل کافی ہے کاش ابہی

غالب مرحوم نہ مرتے یا اونکی حیات مین مین ذیشعور ہوتا ۔

زندہ جو کہین ہوتے ابھی حضرت غالب
ای شاد ترے دلکی تمنا بھی بر آتی

خدا بخشے اگر مرحوم زندہ ہوتے تو مین اپنا حرزجان کرتا ع -

کجا بود مرکب کجا تاختم

بات یہ ہی کہ جس قدر مرحوم کے تصانیف مطبوعہ کے نام آپنے یادگار غالب مین لکھے ہین وہ سب مع اپنے کُل تصانیف کے بذریعہ (ویلیو پی ایبل) روانہ کیجئے۔ اور جسقدر مکتوب وغیرہ مرحوم جیساکہ آپنے یادگار مین ذکر کیا ہے طبع ہوتے جائین۔ وقتاً فوقتاً بھیجدیا کیجئے -

کیا کوئی کتاب خانہ ایسا ہے۔ جہان سے وقتاً فوقتاً آپکے ذریعے سے بغرض مطالعہ یا خریداری طلب کرسکتا ہون - ضرور لکھئے میری کج مج زبان اور لوٹی ہوئی اُردو پر اعتراض نہ کیجئے گا -

کاتب جواب کا طالب

والسلام -

نواب معتضد جنگ بہادر -

مہر سپہر اتحاد دائماً درخشان باد - اسوقت صبح کے سات بجے ہین - ماہ شوال کی ۲۷ تاریخ ہی - آپکے مکاتبہ ۱۴ مارچ ۹۶ع کا

جواب لکھنا شروع کیا ہون -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپ کے دو خط ماقبل کے پہونچے جسمین ہمارے دوست کا خط ملفوف تھا - مین نے سو کام چھوڑکر فوراً بوالپسی ڈاک خط کا جواب لکھکر پوسٹ آفس مین رجسٹری کرادی اور وہ (میل) مین روانہ باشد -

اللہ تمہین خوش رکھے - مجھے میری خوش خبریان تو سناؤ گے کانون کو سرور حاصل ہوگا مگر پہلے اپنی آنکھون کا تو حال لکھئے کہ کیسی ہین - خدا نور دے -

بڑھ کر دو گہر سے ہین دولت دونون انکھیان
اپنی آنکھون والے پیارے نعمت ہی دونون انکھیان

رخصت کی منظوری ہونے مین کوئی امر اسوقت تک مانع نہین ہوا مجھے اسکا پورا خیال ہے بہرحال آپکی رخصت منظور ہوگی - گوابھی وہان سے مثل واپس نہین ہوئی - مگر تا بہ کئے ،، ،، ،،

،، ،، ،، ،، ،، ،، ،، ،، ،، ،، ،، ،،

،، ،، ،، ،، ،، ،، ،، ،، ،، ،، ،،

،، ،، ،، ،، ،، ،، ،، ،، ،، ،، ،، ،،

کیا اس تحریر سے رنجیدہ ہو گئے۔ کیا اس فقرہ کو پڑہ کر دلگیر ہو جاتے ہین ذرا میری صورت تو دیکھئے ۔ اُہو ہو ہو ع

وہ لب پہ آئی ہنسی دیکھو مسکراتے ہو

ہان صاحب ۔ اے لو ہم تو بھول ہی گئے تھے ۔ یہ تحفۂ اودہ حاضر ہے ۔ لکھنو کا ذرا تنبا کو تو دیجئے ۔ ایکدم اوڑا ئین گے ۔ ہائے ہمنے لکھنو نہین دیکھا بس اتنا ہی سُنا کئے ؎

خدا آباد رکھے لکھنو کو پہر غنیمت ہے
نظر کوئی نہ کوئی اچھی صورت آہی جاتی ہے

ہمارے دوست اور اونکے لڑکے کیسے ہین ضرور لکھئے اور کئے روز تک سیر و سیاحت مین گذرینگے ۔

باقی اللہ اللہ خیر صلاح ۔ کاتب جواب کا طالب

خالِ رخسار طبابت طبیب مزیلِ اقسام اسقام جہالت سلامت ۔

۲۸ تاریخ ماہ شوال منگل کا آدہا دن گذرا اور اودہر آپ کا خط بیاض فنخ لیے بنا ہوا آیا ۔ مطلوبے فوراً اجرائی کے لئے دیدئے گئے ۔ غزل دیکھی گئی ۔ ماشاء اللہ بہت اچھی غزل ہوئی اور مطلع تو بیمثل ہی ہے کیا اچہا شعر ہے ؎

گھٹا پہ گھٹا چہا گئی حسرتون کی | مری قبر پر رو گئے رونیوالے

ماشاء اللہ نئی بات پیدا کی جدّت اسے کہتے ہین اور ایک شعر ؎

پکارے گئے اپنے مولی کے بندے بس اب آپکے ہو گئے ہونیوالے	

اُہو ہو ہو - کیا بے ساختگی ہے ؎

غم و حسرت و یاس و رنج و تمنّا مری لاش پر رو گئے رونیوالے	

اللہ اللہ کیا رونے والے ہین - اے سُبحان اللہ مقطع بھی قابلِ تحسین ہے -

میرے مہربان (شاگرد شاد) جو اپنے کو لکھا ہے مین اُس قابل نہین ہون - میرا کلام اصلاح کا محتاج ہے - بتدی ہون - علاوہ اِسکے اپنے کو شاعر کہتے شرم آتی ہے - یہ کیونکر ہوگا - کہ آپ جیسے پُرانے شاعر میرے شاگرد ہون - مین اور آپکی غزل پر اصلاح ہنسی کی بات ہے - پھر آپ لقمان حکیم مین ایک اُجڈ سپاہی آپکی غزل پر اصلاح دینا حکمت بہ لقمان آموختن ہے - اتفاقاً پہلی غزل مین ایک بات میرے خیال مین آئی تھی وہ لکھدی - اسکو یون سمجھیے ؎

	گاہ باشد کہ کودکے ناوان بغلط بر ہدف زند تیرے	

آپ کے اتحادانہ الفاظ جو دل کے اندر رکھنے کے قابل ہین اُنکا تہِ دل سے شکریہ۔

مصنوعی بات کی دل لگی بھی فرضی ناول مین لکھنے کے قابل ہی واللہ اچھی دل لگی کی۔ اسے لیجئے اُنھون نے اپنے ساتھ مجھے بھی ڈبو یا تھا بقول شخصے۔

مثال	آپ ڈوبے سو ڈوبے لے ڈوبے جہان	ہندی

مگر خدا نے فضل کیا۔ سویرے مین مُسہل لیکر بیٹھا تھا کہ دفعتًا میرے دوست نے یاد فرمایا اور کہا کہ مین یہان آیا ہون۔ اور تیرا اتنا نہین مجکو تعجب ہوا۔ کہ چار پہر رات مین تبدیل وقت کیسا ہوگیا۔ مین نے دریافت کیا کہ کیسا وقت بدل گیا؟ جواب آیا وقت سے کیا سرکار حسب الحکم حاضر ہون۔ اور آپ بھی بلائے گئے ہین۔ بس ہوش رفو چکر ہوگئے مسہل کا عمل غائب۔ مارے ہیبت کے قبض ہوگیا۔ اجابت ندارد۔ شش وپنج مین رہا کہ الٰہی کیا کرون۔ جب کیفیت منگوائی تو معلوم ہوا کہ ع۔

	خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا	

اپنا سامنہ لیکر روانہ باشد ہوئے۔ خدا کا شکر بجا لایا۔

ہان صاحب آپ کا یہ فقرہ (این ہمہ کار از لی و قار است)
واللہ پھڑک گیا۔ خوب سوجھی۔ اچھی دور کی کوڑی لائے۔ سچ تو یہ ہے
کہ ایسی دل لگی بازی کی ایسی تیسی۔ یہ تو وہ مثل ہے کہ مارون گھٹنا
پھوٹے طاعون کی بیماری۔ یار لوگ بھی تاک مین رہتے ہین۔
جہان قابو پایا دھر دبوچا۔ خدا بچائے۔

ایک روز آپ سے ملنے کا قابو پایا۔ مگر یارون نے بات
کرنے کا بھی موقع نہ دیا۔ بس تڑپ کر رہ گیا۔ خدا کرے پھر کسیوقت
آپ سے ملین اور گلچھرے اڑائین۔

صاحبدل اور حضرت شاد دونون ایک جگہ ہون تو دل شاد
ہو جائے۔ سبحان اللہ خوب یاد آیا۔ شربت دلشاد۔ ایک
شربت کا نام ہے جسکا بندہ موجد ہے لفظ (دلشاد) بھی کیا
ذو معنی ہوا۔ ہم بھی اب طب پڑھ رہے ہین۔ طبیب نہ سہی
طبیب کے شاگرد تو ہین خدا حافظ پھر ملین گے۔

نشان اتحاد۔

مہربان۔ مکتوب پہونچا۔ مسرور ہوا۔ آجکل بمبئی مین میان شوٹنگ
کی پریکٹس ہو رہی ہے۔ ہمارا بال شوٹنگ کس شمار مین۔ واللہ

ملک الموت بھی عجب گل چلے ہین ۔

شاد عفی عنہٗ

احسان دوست درحق من بے نہایت است
من بے زبان کدام یکے را بیان کنم

مجمع شیرین زبانی منبع جادو بیانی کرمفرمای بندہ نواب افتخار الملک بہادر دام لطفہ
ایک شیشہ عسل کا پہونچا ۔ بندہ شیرین کام ہوا ۔ بجد اچاشنی محبت تازہ
اور قوام خلوص کی لذت بے اندازہ پائی ۔ جناب کی ان نوازشون
کو کوزہ ہاے نبات کہون یا آب حیات کہون ۔ حیران ہون کیا
کہون ۔ نے شکرستان قند و نبات کہون تو می زیبد ۔ آپکی
شیرین زبانی کیا کم تھی ۔ مگر اس عنایت سے اور قند مکرر کا مزا پایا
اسکی تعریف کرنے سے میرے لب بند ہوے جاتے ہین ۔ مزے
مین خود شیرین ہے مگر مصری کو بھی مات کیا ۔ قند سے تشبیہ دینا
چرب زبانی ہے ۔ کوزہ نبات کی مثال شیرین گفتاری ہے معجون
کہون تو تلخ نہین ۔ حلوا سے بے دود لکھون تو وہ ذوق نہین
سچ تو یہ ہے کہ کچھ بھی نہین ۔ مگر ہان کسی شکر لب کے شکر پارہ کا
قوام ہے ۔ اسکی چاشنی سے ذائقہ شکر لبان کا شہیر کی شہادت
خاص و عام ہے ۔ اس ذائقہ محبت کے لئے کوہکن نے شیرین پر

اپنی جان شیرین گنوائی۔ مگر شاد کو شیرین لبان شکر خا کے بوسہ کا
مزا آیا۔ اور زلیخا سے مصر کے ذوق محبت کا مذاق حاصل ہوا۔ بہر حال
آپ نے میرا منہ میٹھا کیا۔ خداوند تعالیٰ آپ کو بھی باین چاشنی قند
اتحاد شیرین کام رکھے۔

غسل کے جتنے عدد ہوتے ہین اُتنے ہی سال
شاد و خرّم رہو تم اور رہو شیرین کام

راسخ الاعتقاد

نواب صاحب مشفق و مہربان نواب خانخانان بہادر دام لطفہٗ۔ باصغائے
مژدۂ صحت و اصلاح اختلاف عناصر و اعتدال مزاج وہّاج روح کو بالیدگی
ہوئی۔ باور کیجیے۔ [اور نہ باور کرنے کی کوئی وجہ نہین] کہ یہ مژدہ
آسائش جان ہے اور باعث تازگی روح وروان۔
جناب من۔ آپ خوب جانتے ہین کہ دوست کی مثال ایسی ہے جیسے ایک
جسم اور اُسکے مختلف اعضا ایک عضو مین جہان کچہ تکلیف پہونچی تو پہر کہی
کہنا پڑتا ہے کہ ع۔

دگر عضوہا را نماند قرار

دلی دوست کی بھی یہی حالت ہے۔ بارے شکر خدا۔ کہ آب
آتش۔ خاک۔ باد۔ کی بے اعتدالیون اور اُنکے باہم مختلف مزاجونکی

مخالفت کے دور ہونے سے سب کلفتین دور ہوگئین۔ اور رفع
قضیہ کے لئے جو جو حکمتین سوجھین اور کی گئین وہ سب موثر ہوئین
حکیم مطلق اور شافی برحق ہمیشہ باعتدال عناصر آپ کو اچّا اور تندرست
رکھے۔

ہے دعا شاد کی یہ صبح و مسا	کہ بفضل جناب رب عباد
ہین عدد جتنے لفظ صحت کے	تم جیو اُتنے سال بادل شاد

راسخ الاعتقاد

میرے دوست حقانی زندہ باش۔ کل مین جب جلسے سے واپس ہوا
بہت دیر تک آپ کا ذکر خیر کرتا رہا۔ آپ کی ہنسانے والی باتین مجھے
گدگدا کر ہنساتی ہین۔ اور مین بے اختیار لوٹن کبوتر ہوا جاتا ہون۔
اُفوہ پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے۔

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

ہان صاحب ذرا ادھر سنئے تو سہی اور کان دھر کر سنئے۔ [مطلع خورشید]
آپ کے پاس بھیجتا ہون چُپ چاپ نظر سے خوش گذرے
بائے بسم اللہ سے تائے تمت تک دیکھ جاؤ۔ مگر بھیّا کہین اعتراض
نہ جڑ دینا۔ مجھے خود ہنسی آتی ہے کہ مین ٹوٹے پھوٹے قصہ کو ناول

کہکر ناول نویسون کے زمرہ مین گویا لہو مل کے شہیدون مین داخل ہوتا ہون یا یون کہون - کہ اِس فنِ ناول نویسی کو عیب لگاتا ہون الغرض جو کچھ ہو - مگر کچھ بک تو دیا ہے ہان یہ بھی یاد رہے کہ [زبان] پر نکتہ چینی نہو - مین حیدر آبادی ہون اور آپ بھی حیدر آبادی ہین - مگر آپ گرگ باران دیدہ - اور مین طفل نومکتب رسیدہ الغرض کہین غلطی نظر آئے تو دیکھیے آنکھہ بند کر کے اُس غلطی کو بذریعۂ پارسل روانہ نمایند -

یہ بھی یاد رہے کہ کسی جگہہ شعر بھی موزون ہوے ہین - اگرچہ بقول غالب ؎

	کچھ شاعری ذریعۂ عزت نہین مجھے	

مگر آصف کا غلام اور شاگرد کہلاتا ہون - اپنی خوش قسمتی پر مجھے کیون نہ ناز ہو - جسقدر ناز کرون می زیبد - اور جیسا کچھ فخر سمجھون می شاید ؎

	گو شاعری سے مجھکو سروکار کچھ نہین پر فخر کیا یہ کم ہے کہ شاگردِ شاہ ہون	

شب کو حضرتِ داغ کے مصرع پر جو رنڈی اداے دلربا یانہ سے گا کر وجد مین لائی تھی چند شعر واہی تباہی کہدئیے ہین وہ بھی بہیجتا ہون

سچ سچ انصافاً کہئے ایسے اُستاد کے مقابلہ مین ہمارے شعر اگر شعر نہین تو شعر صورت تو ہین ۔

ہان میان پھر کہو ۔ تو ۔ کیا مطلع تہا ۔ افوہ ابتک مزا باقی ہے ؎

چوٹ کھانا دلِ حزین نہ کہین
درد رہ جائیگا کہین نہ کہین

واہ حضرتِ داغ ۔ واہ آخر اُستاد ہین ۔ واللہ دوسرے مصرع نے غضب ڈہا دیا ۔ میان جسکو درد نہو وہ کیا جانے چوٹ کا مزا بقول شخصے شیخ کیا جانے صابون کا بہاؤ ۔ واللہ غضب کا مطلع ہے ۔ بہت ہین نے مغز خراشی کی پہر ملین گے خدا حافظ ۔

شاد عفی عنہٗ

مہربان ۔ اِسکے قبل ایک شقہ بہیجا تہا ۔ پہونچا ہوگا ۔ اللہ اللہ کرکے دن تو گذر گیا مگر رات ایسی سُہانی اور ٹہنڈی ہے کہ سُبحان اللہ معلوم ہوتا ہے کہ جنت کی سیر کر رہی ہین ۔ مگر نہ وہ حورین ہین اور نہ وہ میوہ ہے ۔ نہ غلمان ہین صرف جنت برائے نام ہے ۔ آپ کس روز اور کس وقت آئینگے ۔ ضرور آیا کیجئے ۔

شاد عفی عنہٗ

حقانی میان ۔ ہمتو سرور رنگ مین دن دنا رہے ہین ۔ دس روز

کا مقام ہے۔ اس وس ورزمین ایک دو بار ہوسکے تو ضرور تکلیف کیجیئے۔ اللہ اللہ کر کے دن تو جون تون گذرا۔ مگر رات تو جنت کی رات ہی یقین ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے۔

شاد عفی عنہ

خدا کی شان ہم تم ایک ہی بستی مین بستے ہین
مگر افسوس سون خط بھی پڑہنے کو ترستے ہین

میرے مہربان۔ مین اسوقت چوک محلہ مبارک مین آیا ہون۔ اور اپنے چھوٹے کمپ مین رینالڈز کے ناول دیکھہ رہا ہون۔ آپکو حیرت تو ضرور ہوئی ہوگی۔ کہ کجا چوک محلہ مبارک اور کہان میرا لمپ مگر حیرت نہ کیجیئے آپکو معلوم ہوگا کہ مجلس امرا کا اجلاس روزانہ مہتاب محل مبارک مین ہوتا ہے اور اراکین مجلس کو بارہ بجے سے چار بجے تک حاضری کا حکم ہے۔ اُس فرمان کے مطابق مین مجلس مین آتا ہون۔ ابھی تک اور میرے معزز شرکا مین سے کوئی نہین آئے اسلئے مین اپنے چھوٹے کمپ مین جو باجازت حضرت خداوند نعمت لگا یا گیا ہے بیٹھا ہوا ناول دیکھہ رہا تھا کہ ادہر بارہ کی توپ دغی دنا نا نا۔ اور ادہر میرا خدمتگار ایک رجسٹری لیا ہوا پہونچا۔ دیکھتے ہی باچھین کھل گئین اور انتہا سے زیادہ مسرت حاصل ہوئی کہ میرے

دوست کے دل مین میری یاد ہے - چونکہ ایک زمانہ کے انتظار
کے بعد لفافہ پہونچا - فوراً ایک شعر برجستہ جو درج عنوان ہے
یاد آیا - آپ کے خط کو ابتدا سے آخر تک پڑھا اور بار بار دیکھا -
کہ ایسا نہو کہ کسی اور میر لیاقت علی نے لکھا ہو مگر دل نے کہا - کہ
بہئی شاد صاحب آپ بھی اسوقت جامہ سے باہر ہین رائچور سے
میر لیاقت علی صاحب اول تعلقدار کا لکھنا کیا یہ شبہ کے قابل
ہی - میر لیاقت علی گو اور بھی ہونگے - مگر تعلقدار اول رائچور تو اسوقت
وہی لیاقت ہے جو تمہارا سچا دوست ہے - اس فیصلہ کے بعد
مجھے اطمینان ہوا اور شبہ رفع ہو گیا -

دیدیہ آصفی صدلوحش اللہ کی جب کوئی مہذب اور لایق
تربیت یافتہ شخص تعریف کرتا ہے تو میری روح کو بالیدگی ہوتی ہے
بشرطیکہ اُن اوصاف سے موصوف ہو ورنہ اِس شعر کا مصداق
ہے -

صائب دو چیز می شکند قدر شعر را
تحسین ناشناس و سکوت قدر شناس

چنچل نار کی تعریف مین اور بھی احباب نے خط بھیجے ہین ممکن
نہ تھا کہ آپ کا سا عاشق مزاج رنگین طبیعت چلبلے دل والا اس ناول کو

پسند نکرے۔ ایک اور ناول جو بنام مطلع خورشید شایع ہو رہا ہے وہ بھی قریب ہے کہ طبع ہو کر شایع ہو جائے۔ آپ نے جو میری زبان اور طرز بیان کی توصیف کی ہے وہ آپکی دلی محبت کا نتیجہ ہے۔

ورنہ من آنم کہ من دانم۔

مگر ہاں اب انشاء اللہ تعالیٰ ہندوستان اردو کا پورا محقق ہو جائیگا اسلئے کہ خاقان کلاہ فلک بارگاہ اعلیحضرت قدر قدرت دام ملکہ نے

زبان پہ بار خدایا یہ کسکا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کیلئے

اپنے خانہ زاد کو یہ شرف ابدی بخشا کہ فن شاعری مین اس ناچیز ہیچمدان کو اپنی شاگردی مین لیا (شاد تلمیذ حضرت آصف) لکھنے کی عزت عطا کی۔ کیون یہ مژدہ طرب افزا اسکر خوش تو ضرور ہوئے ہونگے۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ میرے آقا کو میرے سر پر باین مراحم خسروانہ دیرگاہ باحشمت و اقبال مظفر و منصور رکھے

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

ہان صاحب اس سے تو مجھے اتفاق ہے کہ آپ اور راجہ ور۔ اسکے کیا معنے یہ تو ایسی مثل ہے۔ جیسے طوطی را با زاغے در قفس کردند۔ طوطی ہزار داستان کا مقام سنہرا قفس ہے۔ آپ کو تو

حیدرآباد فرخندہ بنیاد مین طوطی ہزارداستان کی طرح چہکتے رہنا چاہیئے۔ واقعی ایسے جنگل مین آپ کا رہنا بالکل غیر موزون ہے

دبدبۂ آصفی کا پہلا پرچہ منسلک خط ہے (شادی) کا مضمون پڑھ کر نہ پھڑک جایئے تو میرا ذمہ۔ تیسرا پرچہ بھی قریب اختتام ہے اسمین جو سین جنگل نار کا ہے اسکا داد طلب ہون۔ خدا کے لئے آپ بلدہ مین آئیے تاکہ شب ور وز آپکی ہماری گلچھپ مین گذرے **بحر مواج** جو لکھہ رہا ہون اُسکی نسبت آپکی کیا راے ہے۔ کہئے تو کیسی گذرتی ہے انشاء اللہ تعالی کوئی موقع ملے تو ضرور رایچور مین دن دنا ؤنگا۔ اور عمدہ پہلے درجہ کا ڈبرک فاسٹ لونگا۔ اور پیاری پیاری بانکی بانکی صورتون کی نظارہ بازی سے آنکھین گرماؤنگا۔ حظ وافر اُٹھاؤنگا اِسوقت تک اُس شب کا ڈنر اور لطف صحبت پیش نظر ہے۔

محبوب علیخان صاحب بھی میری پاس ہتیسرے چوتھے آتے ہین۔ واللہ بڑے ہمشکل آدمی ہین نہایت خلیق اور خوش مزاج ہنس مکھہ لایق شریف۔ نوجوان ہین۔ آپ پہچان تو ضرور گئے ہونگے ورنہ کہیئے تو ایک اُن کا فوٹو بھیجدون۔ آپ کا ذکر خیر اکثر رہتا ہے غالبًا انہون نے اپنے خط مین ضرور میرا ذکر کیا ہوگا۔ کہ مین آپکو

بالکل دل سے بھولا ہوا ہون۔

آپ کے بھائی کپتان ممتاز یار جنگ نے تو جنم ہی بدل دیا۔ ایسی کایا پلٹ ہوگئی کہ بالکل زمین اور آسمان کا فرق ہوگیا۔ گاہے ماہے کبھی ملتے ہین۔ مگر محبت مین کوئی فرق اسوقت تک بظاہر نظر نہین آتا۔ خدا کا شکر ہے۔ ورنہ اب اُنکو مسٹر ممتاز کہتے مین کوئی شبہہ نہین۔ ہر کشک آرد۔ الخ

اُنکے روبرو بھی مین نے آپ کی استغنائی کی شکایت کی تھی ابکی آپ اگر اُنکو خط لکھئے تو ضرور یہ پوچھئے کہ جنم کیون بدل دیا۔

ہان مہربان کہئے آپ کے ہونہار فرزند جنّو منّو بائسکل سوار کیسے ہین۔ خدا عمر دراز کرے بیشک ہونہار لڑکا ہے۔

ارے صاحب رایچور او رحیدر آباد تو گھر آنگن ہے۔ جمعہ کے جمعہ کیون ادہر نہین آتے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے دام مین ضرور پہنسے ہو۔ چھٹکارا نہین ہوتا۔ اگر یہ خیال سچ ہے تو لیجئے۔ دوہاتھ کی مبارکباد ہماری جانب سے قبول کیجئے۔ یہ خط پڑھ کر آپ ضرور تھک گئے ہونگے۔ کہتے ہونگے کہ طول امل ہے۔ مگر نہ صاحب آ لیجئے کچھ اور لکھنے کو تھا کہ اخباری نے خبر دی کہ نواب امیر کبیر خورشید جاہ بہادر معز رکن مجلس آگئے بس اب ہم رخصت ہوتے ہین خدا حافظ۔ شاد عفی عنہ

عزیز من - تمھارا مسرت نامہ ابھی پہونچا - بہ تپاک لیا مین اور کیا میرا ناول - جو لوگ ناول نویسی کے میدان مین گوے سبقت لے گئے ہین - اُنکے روبرو میرے ایک چھوٹے سے قصہ کو ناول کہنا ذرہ کو آفتاب کے ساتھ نسبت دینا ہی بہر حال اگر تمکو اُسکے مطالعہ کا شوق ہے تو لیجئے - ایک جلد بطریق ارمغان بھیجتا ہون -

بہت دنون کے بعد مین تمھین یاد آیا - مین پہلے اپنے ناول کا شکر گذار ہون کہ اُس نے مجکو تمھین یاد دلایا اور پھر دعا کرتا ہون کہ خداے تعالیٰ تمکو شاد رکھے اور علم و عمل مین ترقی عطا فرماے ؎

ذی ہنر ذی کمال ذی اقبال		رہو دنیا مین تم صد و ستی سال

شاد عظیم

عزیز من - تمنے تو تعریف کے پل باندہ دئے - مبالغہ بھی ایسا کہ اُسکی دُم مین دُمدار ستارہ لگا دیا - اب مین حیران ہون - کہ تمھارے اِس مبالغہ کا کیا جواب دون کیونکہ نہ مبالغہ گو ہون اور نہ مبالغہ پسند - اللہ میان کی بھی کبھی مین نے تعریف کی تو سواے جلشانہ اور سُبحان ربی الاعلیٰ کے اور کچھ نہین کہا جو سچے الفاظ ہین اور نص قرآن سے ثابت پھر اب تم ہی کہو کہ مین تمھارے مبالغہ کا جواب بجز اسکے کہ اِس امر کی خواہش کرون کہ وہ جواب

.... مجھے نہ ملے - جسکے جواب دینے سے مین عاجز رہون پھرُانکی ایسی تاکید ہی کہ جہان کہین خلاف حکم پہرہ کی اجرائی ہوئی - کہ حکم نظر بند اور پہرہ معہ وردی اور بندوق سنگینے گنجی ہو زمین داخل - جلّ جلالہٗ برائین ہم کچھ فکر کرتا ہون - کیا بہتیہ شادیکی شادمانی اکیلے ہی مناؤ گے یا ہم بھی براتیونمین شریک کئے جائین گے خدا تمھین شاد رکھے -

شاد عفی عنہٗ

شوق صاحب - آپکی غزل واپس ہی - اکثر اشعار اچھے ہین مگر معلوم ہوتا ہے کہ سرشار صاحب کی دیکھی ہوئی غزل ہے ورنہ ایسی بگڑکی زمین مین ٹٹو چلنا دشوار ہے اور ایسے اشعار بے تکلف کہنا ٹیڑہی کھیر ہے - خیر اگر پنڈت سرشار صاحب نے غزل نہین دیکھی ہے تو اب اُنہین بتلائیے کہ اصلاح کیسی ہوئی -

شاد عفی عنہٗ

نواب صاحب والا مناقب عنایتفرمای مخلصان دام عنایتہٗ آپکا اتحادنامہ پہونچا کیفیت سے مطلع ہوا - مجھے نواب معتضد جنگ بہادر کے ساتھ نہ کسی قسم کا ملال ہی اور نہ وہ معتوب ہین - مجھے خود اُنکے اس بیوقت وظیفہ خوار رہنے کا تاسف ہی مگر مین مجبور ہون -

کہ یہ حکم نواب مدار المہام بہادر کا ہی۔ اگر قبل از اجرائے حکم
نواب صاحب معزمجہ سے مشورہ کرتے تو مین ضرور نواب
معتضد جنگ بہادر کے لئے واجبی تائید کرتا اور آپ بھی حتی المقدور
اُنکی واجبی تائید بلحاظ اُنکی قدامت اور ملکی ہونے کے۔ کرنیکے لئے
مستعد ہون۔ زیادہ ایام شادمانی بکام باد فقط

شاد عفی عنہٗ

نوابصاحب والامناقب عنایتفرمای دوستان کرمفرمای مخلصان دام عنایتہٗ۔
مبارک خطاب سروقار الامرائی کے۔سی آئی ای۔ سے جس طرح
زمانہ مین سربرآوردہ کیا ہے۔ اِس عزت کی وہی نسبت ذاتی
ہی۔ جو کہ سر کو خالق عالم نے جملہ جوارح اور اعضائے انسانی پر
ارجمند کیا ہی۔ خداوند عالم آپکو سرکارین کی قدردانی وقدر افزای سے
سربلند رکھے فقط

شاد عفی عنہٗ

مہربان۔ علی الصباح بتاریخ ۲۷ ماہ ذلیقعدہ ۔ ۲۷ دانہ انجیر کے
پائے یہ انجیر ہے۔ یا شاخ نبات لب لعل شکر خائے شکر لبان
مہ جبین سے شیرین اور گوارا تر۔ سبحان اللہ نہایت ہی خوش ذائقہ
شیرین کی نہ بات ہمسے پوچھئے مصری کی ڈلی کہون تو می زیبد۔

آپ نے میرا منہ میٹھا کیا۔ اللہ تعالی آپکو شیرین کام اور اپکے
نخل مراد کو بارور کرے اور فائز بمرام فقط

شاد عفی عنہُ

علم میدان شجاعت سلامت۔ آپ کا دعوتی رقعہ پہونچا مسرور
ہوا ضرور ہولی کی دعوت مین شریک ہون گا۔ اور آپ کے
رنگ خلوص وعقیدت کا پھاگ مناؤن گا ؎

ہمیشہ ہولیان ہو وین وطن مین رہو ہولے پھلے تم بادلِ شاد	منائین رنگ ٹیسو کے چمن مین مناؤ رنگ لیان خانہ آباد

شاد عفی عنہُ

مشفق ومہربان۔ آپ کے حسب تحریک ایک چھٹی بنام تارا سنگہ ود
بیسر پا پا بی بی ساکن بنارس لکھکر روانہ کیا ہون۔ اس خاندان سے
آپکو جسقدر ہمدردی ہے اُسکے اعادہ کی ضرورت نہین۔ مین نے
ایسے ابواب کے متعلق آجتک آپکو کسی قسم کی تکلیف نہین دی
مین نے جبکہ آپکو ہر طرح مستعد پایا تو اسوقت ایسا بار آپکے ذمہ کیا
اور اُسکے نیک وبد کو بالکل آپکی ہمدردی اور دوستی کے اعتبار
پر چھوڑ دیا۔ یقین ہے کہ جہانتک ممکن ہو اسمین سعی کرکے کامیابی
کے مژدہ سے مجھے مسرور بلکہ مشکور وممنون منت کرین گے

یہ پہلا کام ہے جو آپکے ذریعہ سے خدا چاہا تو سرانجام پائیگا یادگار رہیگا۔ اس تقریب ۔ ۔ ۔ کی یاد دہی کے لئے وٹھل راؤ کو آپکے ہمراہ کردیا ہون کہ آپکے فرزند طولعمرہ جسکو مین اپنا عزیز سمجھتا ہون ۔ انکی مبارک شادی مین کارگذار بھی رہے ہے اور آپکو میری جانب سے یاد دہی کیا کرے ع ۔

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

اخیر مین اس جملہ پر اپنی تحریر کو ختم کرتا ہون ۔ کہ خداوند عالم آپکو یہ سفر وسیلۂ ظفر مبارک اور ہمایون کرے اور پوتے کی شادی دیکھنا نصیب کرے ۔

	بسفر رفتنت مبارک باد		بسلامت روی و باز آئی	

شاد عفی عنہ

مخدوم و مکرم معظم جناب شاد صاحب قبلہ ۔ بعد سلام سنت الاسلام عرضکہ جناب کا عنایت نامہ پہونچا ۔ بندہ مشکور رہوا ۔ مکتوب سے ظاہر تھا کہ بندہ کا ایک خط بھی جناب کو نہین پہونچا ۔ جاے حیرت اور موجب استعجاب ہے ۔ جنابمن بندہ نے تو برابر نیاز نامجات ڈاکخانہ مین رجسٹر کروایا ۔ مگر ڈاکی ۔ ڈاکو ضرور ہوگئے ہین ۔ ورنہ کوئی سبب نہین اور نہ ایسا سُنا گیا کہ رجسٹرو خطوط بھی ٹلکے ہوجائین ۔ خدا کرے کہ یہ نیاز نامہ جو بذریعہ گھنگر و بخوف ورنگ و سارق روانہ

کرتا ہون ۔ برابر جناب کی خدمت مین پہونچکر مشرف اور گذشتہ
و حال کی کیفیت سے مفصلاً آگہی کردے ۔ بندہ زادے و
بندہ زادیان سب خیریت سے ہین مُدام دعاے خیر کا امیدوار ہون
شاد عفی عنہٗ

مولانا ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ ۔ آپکا خط آیا حال معلوم ہوا ۔

جہانیان ہمہ کور بر گشتہ اند گر غالب
ترا چہ باک خداے کہ داشتی داری

جناب من اگرچہ دنیا دار ہون ۔ مگر متوکل ہون ۔ لباس امیرانہ ہے
مگر دل فقیرانہ ۔ اگر کسی کو مجھسے عداوت ہی تو ہوا کرے ۔ عنوان مین
جو شعر مین نے لکھا ہی ۔ وہ میرے اطمینان کے لئے کافی اور میرا
پورا بھروسہ خدا پر ہے اسمین شک نہین کہ

خاصان خدا خدا نباشند
لیکن ز خدا جُدا نباشند

مگر جب تک مشیت ایزدی کسی امر کی مقتضی نہو اسکا ظہور عالم امکان مین
محالات سے ہی ۔ فقرا خواہش الٰہی کے تابع ہین ۔ اگر کسی حاجت کا
روا ہونا ۔ یا کسی مرض مہلک کا دفع ہونا قضاے معلق ہے ۔ تو
ضرور دوا اور دعا اور تدبیر کا اثر ہوتا ہے اگر قضاے مُبرم ہی تو

پھر بندہ کا مجال بھی نہین کہ اِسکے خلاف اپنی قوت ملکیہ کو صرف کرے خیر۔ ع۔

آنچہ از دوست میرسد نیکوست

اگرکسی روز شاہ صاحب آپسے ملین اور کوئی بندہ کا ذکر چھڑ جائے تو ضرور آپ اِس خط کے مفہوم سے فہمایش کر دینا اور جو کچھ وہ جواب دین اُس سے ایما فرمانا بندہ چندروز کے لئے سردر نگر جاتا ہے۔ والسلام۔

شاد عفی عنہٗ

بھائی تم سچ کہتے ہو۔ کہ بہت سے مسودے میرے ایک منبر کے صندوق مین اصلاح کے واسطے فراہم ہوے ہین مگر آپکو یہ خیال نہو کہ آپکی کوئی غزل یا قصیدہ یا قطعہ یا رباعی بغیر اصلاح کے رہ گئی ہے۔ شوق صاحب کی غزلین بھی دو چار پڑی ہوئی ہین۔

مشکل تو یہ ہے کہ نہ مین شاعر ہون نہ اُستاد کامل زبردستی لوگ اصلاح سخن کے لئے مجھے مجبور کرتے ہین۔ احباب کی خاطر شکنی بھی مجھے منظور نہین مگر اتنو ہفتہ عشرہ مین دس بیس غزل ضرور آہی جاتی ہین۔ کاروبار سرکاری سے کم فرصتی ہو جیسا

دل کاروبار سرکاری مین لگتا ہے اب شعر شاعری مین نہین۔ ہان بیکاری کے زمانہ مین یہی دہن اچھی معلوم ہوتی تھی۔مے و معشوق۔گل و بلبل۔انہین سے کام تہا۔خواب مین بھی یہی نظر آتے تھے۔بفضلہ تعالیٰ شانہ جب سے خدمت سرفراز ہوئی ہے پس ہر وقت قواعد پریڈ رتق و فتق نظم و نسق کی سوجھتی ہے۔ بندہ تو قوم کا خود سپاہی ہے یعنے کہتری راجہ رامچندر کی قوم کا اور خدا نے خدمت بھی فوجی عطا کی سچ ہے کہ خدا شکرخورے کو شکر دیتا ہے بہت آرام سے گذرتی ہے۔

ذرا کاروبار سرکاری سے فرصت پاؤن تو ضرور چھوٹے میان کی غزل دیکھکر روانہ کرونگا مطلع بے مثل لکھا ہے۔اگر بہت ضروری اور جلدی ہے تو فوراً بذریعہ سوار یا کسی آدمی کے اطلاع دیجئے۔معلی صاحب کے ہان بھیجدیتا ہون کہ وہ دیکھکر واپس کردین آپکو دلّی والونکا کلام پسند ہے اور مین بھی دلّی والون مین غالب مرحوم کا شیدا ہون۔باقی تادم تحریر سب خیریت ہے والسلام۔

جواب کا طالب شاد عفی عنہ

میرے عزیز۔کل پانچ بجے منگل پلّی جو میری جاگیر ہے وہان پہونچا۔آدہی رات تک کھاپیکر آرام سے بیٹھے رہے اور

اُسکے بعد یکایک آندہی آئی اور طوفان بے تمیزی کی ہوا چلنی شروع ہوئی۔ معاذاللہ ڈیرے کی طنابین ٹوٹ گئین۔ بھوانی پرشاد پر خیمہ گر پڑا اور وہ اُسمین پارسل ہو گئے۔ اِنکی بوم اُسپرچیخ قابل دید تھی۔ ایک تماشا تہا۔ تہوڑی دیر کے بعد برسات برسنے لگی تمام ڈیرے مین پانی ڈبر آگیا تہا کشتئ نوح تھی۔ تہوڑی دیر کے بعد پانی تو موقوف ہوا۔ مگر ڈیرے کی چہت برسنی شروع ہوئی وہ دو گھڑی برسی تو یہ تمام رات برستی رہی بہت مشکل سے شب گذری اب اسوقت صبح کے آٹھ بجے ہین۔ چاء پی کے بیٹھا ہوا ہون۔ چار بجے تک اگر پہراو کالی برسات نہ برسی تو آگے روانہ ہوتا ہون۔ تمہارے چہوٹے بہائی محبوب پرشاد کو دعا کہو۔

شاد عفی عنہ

جان پدر۔ تمہاری عرضی پہونچی۔ تمنے خوب یاد دلایا۔ واقعی محرم قریب آگیا۔ خیر مقدم خداوندی ظلِ سبحانی کے لئے قطعات ضرور ہونا چاہیے۔ سال گذشتہ کے قطعات محمد حسین خوشنویس نے میری بیاض مین صاف کر دیا ہے اُنہین قطعات کو لیکر کسی خوشنویس سے لکھواؤ اور آئینہ مین نصب کر کے رکھو۔ ایک دعائیہ قطعہ جو صنعت نقاط تحت و فوق مین لکھا تہا اسوقت

یاد آگیا یہ بھی صاف کرواکے آئینہ مین نصب کروادو۔اس قطعہ کا ایک شعر فوق النقاط اور دوسرا تحت النقاط ۔

قطعہ

شاہ رستم صولت وخاقان حشم		آصفِ ظلِ خدا گردون وقار
میر محبوب علی آباد باد ✣		بر سریرِ جاہ اسے پروردگار

باقی بفضلہ سب خیریت سے ہین ۔آج تمہارا دفتر مین جانے کا دن ہے ۔ضرور وقت معینہ پر جانا اور کام سیکھنا ۔جس قدر تحصیل علم مین تم کوشش کروگے میری خوشنودی ہے خداوند عالم مجھ سے زیادہ صاحب علم و ہنر کرے ۔اور مخلوق خدا کو یہ کہتے ہوے دیکھون اور کانون سے سُنون کہ (بہ از پدر) ہین ۔خدا ہمچنین کناد زیادہ دعا ۔

دعاگو شاد عفی عنہُ

میرے دوست ۔تمہارا عنایت نامہ پہونچا رنج و مسرت دونون بہم ہوے ۔مسرت اِس بات کی ہوئی ۔کہ بہت دنون کے بعد خط پایا ۔رنج اِس امر کا کہ نصیب اعدا آپکی بی بی کا مزاج تپ اور درد سر سے علیل ہے ۔مہربانمن زیادہ تردد کی بات نہین ۔یہ موسم ہی ایسا ہے ۔اکثر مریض شفاخانہ مین جو میرے

علاقہ کا شفا خانہ ہے۔ وہان تپ و لرزہ اور پیچش کے زیادہ مریض آرہے ہین۔ خدا فضل کردے گا۔ آپکے حسب الطلب نسخہ لکھدیا ہون جو منسلک ہذا ہے۔ شفاخانہ مین محمد مصطفےٰ خان ڈریسر کے ہان بہیجدیجئے وہ برابر دو دفعہ دوا پہونچایا کرے گا ہان مین نے ایک جز نسخہ مین لکھنا بہول گیا۔ تین ماشہ اسطوخودوس بڑہا دینے کے لئے مصطفیٰ خان سے آپ کہدیجئے وہ بڑہا دیگا۔ منضج اور مسہل ہنے کے بعد ایک معجون تیار کرکے جو ضعف دماغ کے لئے نہایت مجرب ہی روانہ کرتا ہون۔ باقی اور کیا لکھون۔ بہت جلد صحت و عافیت کی کیفیت سے اطلاع دینا۔

شاد عفی عنہ

نواب صاحب والا مناقب عنایتفرمای دوستان کرمفرمای مخلصان دام عنایتہم

بعد تسلیم و تمناے حصول مواصلت نوک ریز قلم ہوتا ہے۔ آپکا عنایتنامہ واسطے تشریف فرمائی کے پہونچکر مشکور کیا۔ میری ہمت متقاضی نہین ہوتی کہ آپکو تکلیف دون۔ مگر جب اپنی عنایت فرمائی اور دلی اتحاد سے تشریف فرما ہونا چاہتے ہین تو مجھے صرف اسقدر کہنا کافی ہے۔

خوشا وقتے و خرم روزگارے
کہ یاری برخورد از وصل یارے

زحمت نہو تو جمعہ کے روز دس بجے صبح کے یا چار بجے عصر کے تشریف فرما ہو سکتے ہین جیسا کہ منظور ہو۔

شاد عفی عنہ

معتمد صاحب فوج۔ بجواب آپکی چھٹی کے لکہا جاتا ہے کہ میرا مزاج شب سے ناچاق ہے۔ لہذا شاید آج سہ پہر مین بھی فرصت نہو گی اور کل کے روز زوال جانے کا ہی اگر آپ اُن کاغذات کو ملفوف کرکے میرے پاس بہیجدین تو مین دیکھکر واپس کرون گا۔ اگر انکے متعلق کوئی کیفیت ہی تو علیحدہ لکھکر بہیجدیجئے کہ اُن پر غور کردن فقط

شاد عفی عنہ

خیر خواہ ما۔ آپ کا عریضہ مورخہ امروزہ دربارہ سید حسن لفٹنٹ پہونچا۔ مین بہت افسوس کرتا ہون کہ یہ اطلاع بعد از وقت ہوئی۔ مین نے اسمقدمہ کی مثل بتاریخ ۸ ذیقعدہ سنہ الیہ العبد ثبت دستخط دفتر پر روانہ کردی ہے پس ایسے ابواب مین آئندہ سے اگر قبل از وقت اطلاع ہوا کرے تو مناسب ہی۔ اس وقت کوئی تجویز نہین ہو سکتی مجبوری ہے فقط

شاد عفی عنہ

نواب صاحب والا مناقب عنایتفرمای دوستان کرمفرمای مخلصان دام عنایتہ

مولوی خیر المبین صاحب کی عرضی معہ عریضہ فرامرز جنگ بہادر
جو مولوی صاحب کے حسن لیاقت اور دیانت وغیرہ کی نسبت
وثیقہ ہے۔ جناب کی خدمت مین روانہ کرکے متصدع خدمت ہون
مولوی صاحب مذکور واقعی ایک لایق اور ہوشیار دیانتدار
عالم شخص ہین۔ چنانچہ جناب نے وعدہ بھی کیا ہے کہ درصورت
خلوے جائداد تقرر ہو جائیگا۔ ہرچند یہ حکم آپکا کافی ہے مگر
اسکی تعمیل سردست ہونی غیر ممکن ہے۔ لہذا آپ اس عریضہ پر
قطعی حکم فرماکر مخلص کو مشکور فرمائین۔ چنانچہ درینولا امیر احمد علی صاحب
دوم تعلقدار مددگاری مالگذاری پر مقرر ہوے ہین۔ انکی جگہہ
خالی ہے اگر یہ اُس جگہہ ترقی پاجائین تو مخلص نہایت مشکور ہوگا۔
اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفَا زیادہ عنایت دلی روزافزون باد

شاد عفی عنہ

نواب صاحب مشفق ومہربان کرمفرمای دوستان زاد عنایتہ

بعد تسلیم وتمنائے حصول مواصلت سراپا مسرت لوکریز قلم اخلاص
رقم ہوتا ہے کہ دو شیشیان عطر کی ایک روح افزا اور دوسری چنبیلی۔
جناب کی خدمت مین روانہ کیا ہون۔ یہ عطر اپنے ملکی ہین مگر
انکو لاونڈر کی وضع پر ترکیب دی گئی ہے چنانچہ بروز کونسل

جناب نے رومال کو سونگھا تھا اور خوشبو پسند آئی تھی ۔
واضح ہو کہ یہ عطر بعد استعمال دو منٹ کے توقف سے بو دیتا ہی اگرچہ دہنیت باقی نہین ہی۔ مگر چونکہ عطر رنگین ہے اسلئے سفید پارچہ پر خفیف سا رنگ آتا ہی۔ یہ بالکل میرا تجربہ جدید ہے۔ یقین ہے کہ آپکی پسند خاطر ہو گا۔ فقط ایام شادمانی بکام باد فقط

شاد عفی عنہ

مشفق راجہ سریندو اسراؤ۔ گردوارہ کے سکھون کا بیان ہی کہ ضلع بھنبی کی ایک جاگیر۔ اور ناندیڑ ضلع کی تین جاگیرات جو خاص میرے جداعلی مرحوم کی جاگیرات مین سے ہین اُنکو عود وگل کے لئے عطا کئے گئے ہین۔ اُن پر دفتر مالگذاری سے ضبطی قائم کی گئی ہے بہت افسوس ہی۔ خیر جاریہ جسکی برکت سے استحکام ریاست و ترقی دولت واقبال حضرت ہے۔ اسکا انسداد عین خیر خواہی سے بعید ہے اور یہ برابر قانونا و شاستراً بھی ناواجب ہی۔ باوجودیکہ اُنکی جانب سے محکمۂ انعام مین ثبوت پہونچنے پر ضبطی کے قیام کو کیون بحال رکھا گیا۔ محکمہ انعام نے جائز رکھا۔ مین نے سُنا ہی کہ آپکے اور تعلقدار ضلع کے مابین اتحاد ہے۔ لہذا لکھا جاتا ہی کہ اگر آپ اُنکو بنظر امر خیر کہدین تو ثواب مین داخل ہونگے۔ اور میری خوشی ہو گی فقط

شاد عفی عنہ

مشفق و مہربان قبل ازین مین نے آپ سے ذکر کیا تھا کہ شکار کے لئے اپنی جاگیر کو جاتا ہون چنانچہ آج مین نے سرکار سے رخصت حاصل کی ہی میرے پاس گولی کی کوئی عمدہ اکسپرس کی بندوق نہین ہے چنانچہ مین نے بمبئی سے طلب کی تھی ۔ ہنوز نہین آئی ۔ اگر بطور مستعار آپ کے ہان سے کوئی بندوق لطف ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ بعد واپسی واپس کر دونگا ۔ مینے سنا ہی کہ اُس جاگیر کے قریب آپکی بھی کوئی جاگیر بنام دھیلو گوڑہ واقع ہے اور وہ بہت پاس ہے اُس سمت اگر شکار وغیرہ کو جانے کا اتفاق ہو تو آپکے علاقہ کے کارپرداز مانع نہون اُنکو تاکید ہو جائے تو مناسب ہی ۔ فقط

شاد عفی عنہ

جناب ماموں صاحب قبلہ ۔ بعد عرض آداب گذارش کہ عنایت نامہ سے مشرف ہوا ۔ کیفیت مندرجہ سے خوشی ہوئی زیادہ کیا عرض کرون ؎

رواق منظر چشم من آستانۂ تست
کرم نما و فرود آکہ خانہ خانۂ تست

نیاز مند کے لئے آپکی اور مہمانونکی تشریف آوری باعث خوشی ہی دربان کو تاکید کیا گیا زیادہ حد ادب ۔ فقط شاد عفی عنہ

مشفق و مہربان ۔ راے چین راے صاحب جو ایک معزز قدیم خاندان سے ہین اور اِس دولتِ آصفیہ کے جان نثار ومنین سے کہلاتے ہین ۔ نہایت لائق اور ہوشیار ہین ۔ اور ہر ایک کام مین اپنے کو ہر طرحسے لائق ثابت کیا ہے ۔ اُنکی عرضی اسکے ساتھہ منسلک کرکے آپکو تکلیف دیتا ہون کہ اِنکے لئے جس قدر آپ سعی فرماکر کامیابی کا موقع دینگے تو میری خوشنودی ہوگی ۔

شاد عفی عنہ

مشفق و مہربان میجر افسر جنگ بہادر تہنیت نامہ بحبت شما پہونچا ۔ اداے مبارکبادی سے دل شاد ہوا ۔ بافضال الٰھی و بتصدق اقدامِ خداوندی خدمت موروثی سے سرفراز ہوا ۔ حق تعالیٰ میرے آقا ر ولی نعمی کی عمر و اقبال مین یوماً فیوماً ترقی عطا فرمائے کہ اپنے خانہ زادکی اسقدر عزت افزائی فرمائی ۔ اور آجتک یہ خاندان و حسن تعلق اُسی عنایات خسروی سے سرفراز ہوتے ہوے چلے آرہا ہے اور آئندہ کے لئے بھی بہت کچہ امید ہی ۔

ف ۔ شافی مطلق آپکو جلد صحت کلّی عطا کرے ۔ فقط

شاد عفی عنہ

مہربان آپکی غزل بذریعہ عرضداشت پہونچی ۔ پہلے تو اصلاح

کے واسطے جو جو دقتین لاحق ہین آپ خود شاعر ہین سمجھہ سکتے ہین مجھہ مین یہ کمال کہان - اور نہ مین شاعر ہون کہ دعوی اصلاح کردن - ہان کسی موقع پر گاہے ماہے بوقت فرصت کچھ کہہ لیتا ہون - اندنون بڑے بڑے شعرا نامی گرامی ہندوستان کے بفضلہ تعالی یہان موجود ہین علی الخصوص اُستاد شعرا ہند جناب داغ صاحب یہان موجود ہین باوجود ان سب کے ہوتے ہوئے آپ نے جو مجھہ سے اصلاح غزل کی خواستگاری کی یہ آپ کا حسن ظن ہے - علاوہ اسکے مجھے فرصت بھی کم ہے بہرحال آپ کے اصرار پر مین غزل دیکھکر واپس کرتا ہون - ماشاء اللہ آپ خود اچھے شعر لکھتے ہین - با این ہمہ گر کسی اُستاد نامی سے اصلاح سخن لین تو دونا حسن ہوگا - اور آپکی استعداد اور لیاقت و قابلیت مواد و سواد روز بروز زیادہ ہوتی جائیگی - فقط والسلام

شاد عفی عنہ

مشفق و مہربان - مین نے سُنا ہے کہ یورپین افسرون کے ہان شکاری تانگے مضبوط ملتے ہین اگر واقعی ایسا ہی ہو اور آپکے خیال مین کوئی تانگے بکاؤ نظر آئین تو دو تانگے مجھے دلوائیے فقط

شاد عفی عنہ

راجہ صاحب مشفق و مہربان - سہ شنبہ کے روز مین شکار کے لئے

اپنی جاگیر و نپرتی کو جانیوالا ہون - آپکے ہان اگر کوئی ہاتھی شکاری ہو تو مع ہودج ایک ہفتہ کے لئے لطف فرمائیے - اگر آپ بھی اس شکار مین رہتے تو لطف ہوتا شکاریون کا بندوبست نواب میجر افسر الدولہ بہادر کے ہان سے ہوگیا ہے فقط

شاد عفی عنہ

مشفق مقتدر جنگ بہادر - بالکشن راؤ وابستہ قدیم راجہ راے رایان بہادر جو نہایت ہی خیر خواہ اور لائق و ہوشیار ہین اُنکے بزرگ بھی اس علاقہ کے ہمیشہ خیر خواہ رہے ہین - اُنکے بھائی کی ایک درخواست جن کا نام بھی بالکشن راؤ ہے اسکے ساتھ مرسل ہے اور وہ قابل و لائق لحاظ ہی روانہ کرتا ہون - اُنکے لئے جسقدر آپ لحاظ کرکے اُنکو کامیابی کا موقع دینگے وہ میری عین خوشی ہے -

شاد عفی عنہ

نشاط صاحب - آپکی غزل پہونچی - بغور دیکھی - اور بنا کر روانہ کردی - چونکہ ابھی آپکی ابتدائی مشق ہی لہذا اشعار مین زیادہ اصلاح ہونا مقام تعجب نہین - یہ جو آپکو شکایت ہی کہ میرے اکثر اشعار کاٹ دئے گئے - بھیا ابتداے مشق مین کل غزل بیکار اور ترمیم کے لائق ہوتی ہی - بہرحال آپکی غزل کو مین نے فکر کے ساتھ دیکھا - اور

جہانتک ممکن ہوا آپکے اشعار یا مصرع قائم رکھکر اصلاح دی خدا کے
فضل سے محرم آیا سنہ ۱۳۰۱ھ شروع ہوگیا مصرع طرح بہجتا ہون اسپر
غزل لکھئے۔ باقی خیریت ہی۔ دعا کرتا ہون۔ کہ آپ بھی باخیر و عافیت
رہین۔ والسلام۔

"مومنو غم کے ہین دن ماہِ محرم آیا"

جواب کا طالب شاد عفی عنہٗ

مہربان۔ دو قرص تنبا کو کے پہونچے۔ فی الفور چلم بھروائی۔
دو ایک کش لئے۔ لکھنؤ کے تنبا کو کا مزا آگیا۔ جی تو چاہا کہ حلوای بید دو
کی طرح ڈکار جاؤن۔ مگر تنباکو براے کشیدنست۔ نہ براے خوردن
سیاہ ایسا کہ ہوشانِ برق دم کے خالِ مشکین سے تشبیہ دون تو غمی ہید
بوے خوش نافۂ تتار کو شرماتی ہے۔ دہوان کاکل معشوقان نوشاد کے
گھونگر کو بڑہا دیتا ہی۔ یہ تحفہ آپکے حسن عقیدت پر دال ہی ؎

اس عقیدت کا دم مین بہرتا ہون		شکر یہ ارمغان کا کرتا ہون۔

شاد عفی عنہٗ

جانِ عاشق تم سلامت رہو۔ اخاہ مزاج خیریت سے ہے
دو سال سے کہان تھے۔ سلامے نہ پیامے۔ بخدا مین تو مایوس ہوگیا تھا
اور یہ یقین کرلیا کہ میری جان مجکو اپنے دل سے ایسا بہولے جیسے

مسافر راستہ بھولجاتا ہی - اور مین تمھین اسطرح ڈھونڈھتا تھا جیسے تھکے مسافر منزل کو ڈھونڈھتے ہین - مگر ہمارے دل مین تمھاری یاد ایسی تھی جیسے دل مین سویدا - کعبہ مین نامِ خدا - رن مین سپاہی اور سپاہی کی کمر مین تلوار - اور تلوار مین جوہر ؎

فرقت مین اِک صنم کی یہ تفرقہ پڑا ہے
دل ہمکو ڈھونڈھتا ہی ہم دلکو ڈھونڈھتے ہین

مین تمھارا گِلا کہانتک کرون - اور یہ کیا بتاؤن کہ تمھاری محبت کے باعث مجھپر کیا کیا مصیبتین گذرین - بس اِس شعر کے سوا اور کوئی حرفِ شکایت زبان پر لانا نہین چاہتا - ؎

تو نجتِ عدو اجل فلک دل		کِس کِسکے ستم اُٹھائینگے ہم

فوے دہنیے کی کشتی پہونچی - بڑی زحمت اُٹھائی - کیا تمھاری یاد سے زیادہ یہ ارمغان ہی - مگر خیر - انچہ از دوست میرسد نیکوست - سمجھکر قبول کیا - تمھارے اِس فقرہ پر جی لوٹ گیا - کہ ہمنے تمھارے لئے محرم مین فقیری لی - کیا آپ بھی ہمارے لئے فقیر ہوتے ہین - کہ نہین - سُبحان اللہ فقیر ہونیکی ایک ہی کہی - تم سال مین ایکبار فقیر ہوتے ہو - مین دو سال سے برابر جوگ رمائے بیٹھا ہون - اب کہو کسکی فقیری بڑھ گئی -
تمھاری بھولی بھالی دنیا سے نرالی باتون کو پڑھ کر دل بیتاب ہوگیا

اگر تم نزدیک ہوتے پہلو سے لگاتا۔ دل چیر کر دکہا دیتا مگر خیر سے تمہین جب بھی قدر نہوتی عجب ناقدرے سے سابقہ پڑا ہی۔ اسکو بھی شعبدہ سمجھکر ہنس دیتے مُفت مین دشمنون کی جان پر بن آتی سچ ہے ؎

بتون کا ناز بھی ای شاد آفتِ جان ہے

ادا ادا مین وہ عاشق کی جان لیتے ہین

خدا حافظ اب ہم رخصت ہوتے ہین ؎

روییت ہمہ سال لالہ گون باد	حُسنِ تو ہمیشہ در فزون باد

شاد عفی عنہٗ

مہربان من نارائن داس۔ دو شیشے شربت صندل کے پہونچے مشکور ہوا۔ فوراً تھوڑا سا استعمال کیا۔ ماشاء اللہ نہایت خوش ذائقہ پایا شیرین کام ہوا۔ بوے خوش سے دل و دماغ کو فرحت حاصل ہوئی کیون نہو اسکے خواص بھی عجیب و غریب ہین۔ اِس موسم گرما مین مجھ ایسے صفراوی مزاج کے لئے اِس سے بڑہ کر کوئی تبرید نہین ہوسکتی۔ جہان ایک دو گھونٹ پیے تسکین ہوگئی بیمثل تبرید ہے۔ طرفہ یہ کہ محرم مین شربت کا پلانا بھی ثواب مین داخل ہی۔ آپ نے اجر حاصل کیا۔ اور میرا دل ٹھنڈا ہوا حضرت امام حسین آپکو بھی شیرین کام رکھین ؎

اور مصری کی طرح رکھے خدا شیرین کام	مثل صندل کے رہین آپ معطر دائم

شاد عفی عنہ

مہربان من محرم توحسن حسین حسین کہتا ہوا شہر مین داخل ہوا۔مگر پیر و مرشد خداوند نعمت کے ہونے سے محرم پورا محرم ہے۔محرم کا رنگ ہی فق ہوگیا۔اگرچہ سب لوگ محرم شریف کے دل خوش کرنے کے لئے روشنی کا ٹھاٹھ جا بجا کر رہے ہین اور آبدار خانے لگائے جا رہے ہین سبیل والے پیاسونکو پانی پلا رہے ہین۔ع۔

پانی پیو سبیل یہ نذر حسین ہے

ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیو۔اور نہر علقمہ کے سوکھے ہوئے لب۔دجلہ و فرات کی بیکسی شیر خوار و نکی بے لبسی۔آل رسول کی تشنہ لبی۔سبط نبی کا پیاس مین ضبط کرنا یاد کر کے رونا شروع کرو اور داخل حسنات ہو۔کہین شربت کی ٹھلیان تقسیم ہو رہی ہین۔کوئی قہوہ دہنیا نذر کر رہا ہے۔مگر بقول شاد۔

رباعی

محرم است و لے شاد ظل سبحان نیست	بہ طبع ذوق تماشای این چراغان نیست
ہمہ بر احضر است ذات بصید لمسال	چہ چارہ شاد کہ ترک سوم آسان نیست

ہان صاحب کہئے۔محرم کا تو یون حشر ہوا۔مگر اب سواری مبارک کب رونق افروز ہوگی۔ہماری آنکھین قدم بوسی کے لئے ترس رہی ہین۔ادہر دل بیقرار ہے طبیعت پریشان ہے جی اداس ہے شاد اکیلا۔اب اتنی رضا مجھکو

کون سمجھائے۔ یک انار و صد بیمار ع۔

خدا کرے کہ مجھے شاد شاہ بلوالین"

چو طرفہ سناٹا ہے۔ ایسا اُداس سین کبھی اِس بلدہ کے اسٹیج پر نہین دیکھا گیا۔ خدا کرے کہ سرکار جلد رونق افروز ہوکر اپنے خانہ زادون کو سرفراز فرمائین۔ یا باری تعالیٰ تو ایسا ہی کر۔ سب مجھے محرم عید تھی مگر ابکی پورا محرم ہے بس تڑکا ہو گیا۔ اللہ مالک ہے فقط

جواب کا طالب شاد عفی عنہ

مہربان من۔ الحمد للہ سب خیریت سے ہین۔ عشرہ شریف شہر مین مہمان ہین۔ اِنکی مہمانداریان بڑی دہوم دہام سے ہو رہی ہین۔ حضرات امامیہ پنجتنی نے غم حسنین مین قیامت بپا کر دی ہے۔ یہ سب کچھ ہی مگر بقول حضرت شاد غلام و تلمیذ حضرت آصف۔

رباعی

اگرچہ ماہِ محرم کا جملہ سامان ہے	مگر قدوم شہنشہ کا دلمین ارمان ہے
حضور آئین تو پھر شاد ہو بڑی ہی بہار	کہ اُنکے دم سے دکن غیرتِ گلستان ہے

ف شکریہ۔ بس سمجھ جائیے للعاقل الخ۔ اور ایک بہت بڑا کام نکلنا ہی جسکا حال آپکو معلوم ہے۔ خدا کرے کہ آپکو خیال رہے۔

ہان صاحب یہ خطاب کیسا مِل گیا۔ خطاب بھی ایسا کہ رجسٹر شدہ خیر

مارا چہ۔ مگر لائق غور ہے۔ کہئے کب ملین گے محلس کا کیا ہوگا۔ لوگون نے
پوچھ پوچھ کے ناک مین دم کر دیا۔ اور یہان کہتے کہتے تسلی دیتے دیتے
زبان تہک گئی۔ چاہیے جو کچھ ہو۔ پہلے سرکار تو آجائین۔ بعدہٗ دیدہ خواہد شد
لیجئے خدا حافظ پھر ملین گے فقط

غیرت کا طالب شاد عفی عنہٗ

مولوی سید عبد الرحیم صاحب۔ دو کورے گھڑے
جنمین ساٹھ مچھلیان زندہ تھین پہونچے۔ ایک از انجملہ غرق بحر فنا ہوگئی
تھی۔ خدا غریق رحمت کرے۔ انسٹھ مچھلیان خانہ باغ کی باؤلی مین
چھوڑ دی گئین۔ اس خوشی کے ساتھ اُچھل اُچھل کر غوطہ زن ہوئین جیسے
بچھڑی ہوئی دُلہن اپنے دولہا سے ملتی ہے۔ یا عاشق زار دل فگار اپنے
محبوب مطلوب سے ہمکنار ہوتا ہے۔ ظلمات مین سکندر چشمۂ آب حیات
دیکھکر بھی اسقدر مسرور نہوا ہوگا جیسا کہ باؤلی کے پانی سے یہ آشنا ہوگئین۔
الحمد للہ کہ یہ مچھلیان میری باؤلی کی زیب دہ ہوئین۔ اور سکندر بیچارہ
تشنہ لب ناکام واپس آیا۔

تہیدستانِ قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آبِ حیوان تشنہ می آرد سکندر را

مجھے ایک تذکرہ یاد آیا۔

یاران موافق کے ساتھ لب جو سیر کر رہا تھا - لال لال مچھلیاں لطف دکھا رہی تھین - ایک ظراف نے کہا [ماہی دریم گم از پا تا سر - تیر سراپا تر] ماہی یم گم - ماہی کا اول حرف میم - اور (ی) پاے ماہی - یہ صنعت ہی - تیر سراپا تر - تیر کا سراپا کیا ہے ؟ ت - سر - اور (ر) تیر کا پاؤن - سر - اور پا - ملکر تیر ہوا - جس پل کے نیچے یہ مچھلیان گذرین اُس پل کی تعریف مین یہ قطعہ مصداق ہے

قطعہ

بنا ہی پل عجیب و نفیس و خوشنما ایسا	کہ جسکے وصف کا بحر جہان مین شور ہی غل ہے
صراط اسکی حسد مین مثل ماہی ہی تپان ہر دم	گہر سے بڑہکے اسکی آبرو ہی واہ کیا پل ہے

ہر حال مین آپکی اس اِتحاد اور یگانگت کا دل سے مشکور ہون ۔

دوست نے بھیجا ارمغان ای شاد
خانۂ اتحاد باد آباد

شاد عفی عنہ

ارسطو فطرت لقمان حشمت دام حکمتہٗ - نامۂ اتحاد پہونچا مضامین رنگا رنگ نے دنیا کی بوقلمونی کا نقشہ نظر کے سامنے کھینچ دیا - گرم و سرد زمانہ کے مزاج سے پوری آگہی ہوئی - خداوند عالم جان عالم کو اس کالبد ریاست مین تا ابدالآباد برقرار رکھے - آمین -

مشفقا میری بیخودی کیا اور مین کیا سچ تو یہ ہی کہ اُس آقا کی بندہ پروری

اور غلام نوازی کا احسان ہمارے سر پر ایسا ہی کہ ہم اُن احسانات کا شکریہ
ادا کرنے مین بالکل عاجز ہین لیس دل سے یہ دعا کرتے ہین ؎

مہ و خورشید کو جبتک ہے قیام
شاد۔آباد رہین آصف جاہ

قطعہ کے مصرع ادلے مین شاد کا لفظ ذومعنی ہوتا ہے۔ اسلئے
عمداً رکھا گیا یسودہ مین بقول آپکے (شاہ ظل سبحانی) بھی لکھا گیا ہی
بہر حال اس ترمیم کا شکریہ۔ خدا خدا کر کے محرم بڑی مشکلون سے گذرا۔
ابھی آب روان دیکھنے کے لئے آپ کا جی چاہتا ہے۔ واہ واہ اچھی
سُنائی یہان ہوش رفو چکر ہو گئے۔ جل جلالہٗ ع۔

منعم بکوہ و دشت بیابان غریب نیست

یہ سب صحیح۔ مگر خدا جانے ہمارا کیا حشر ہو۔ اللہ مالک ہی۔ بہر حال
جہان ہین۔ اور رہین گے۔ حضرت آصف کے جان نثار رہینگے مگر
دوری شاق گذرتی ہے خدا کرے کہ آپ ٹیلیفون سے مبارکباد دین
اور مین خوشی مین جھومتا ہوا یہ کہون ؎

رواق منظرِ چشم من آستانۂ تست
کرم نما د فرود آکہ خانہ خانۂ تست

آپکا قطعہ بیمثل تھا۔ جدید ہرکارے کی کیفیت سے اطلاع ہوئی

مشکور ہوا۔ بوڑہا اخباری ۔لقوے اور فالج کے بہرہ مین ڈندنا رہا ہے
دیکہیے کیا ہو۔ والسلام۔

شاد عفی عنہٗ

دیباچۂ دفتر نظم ونسق نواب اکبر جنگ بہادر۔

تفضل یاب جنگ بہادر کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ کا مزاج مرکز اعتدال
سے تجاوز کر گیا ہے اسکی وجہ خدانخواستہ ضعف قلب بتائی جاتی ہے۔
یہ خبر ناگوار خاطر شاد ہوئی ۔خداوند تعالیٰ کل اعضاے رئیسہ کو اپنی اپنی
مسند قوت پر قوی تر اور مستحکم رکہے۔ اور کل جوارح اُسکے تابع رہین۔
کشتئ اربعہ عناصر باد مخالف سے مامون ومصئون رہے۔ چاردن مین
ایکار ہے۔ پہوٹ نہ پڑے۔

آپکی ذات صرف باخبر ہی نہین ہے بلکہ تخت خیر خواہی آصفی اور
ملک ورعایا کا ایک زبردست پایہ ہے۔ خدا مضبوط رکہے فقط

طالب صحت شاد عفی عنہٗ

میرے شفیق ۔آپ نے ارض الرمل میری مصنفہ کتاب طلب
کی تھی۔ ابھی وہ چھپی نہین اور نہ وہ نام باقی رہا۔ کیونکہ ارض الرمل ۱۳۰۲ھ
کے لیئے موزون تہا جب تو وہ مکمل بھی نہین ہوئی تھی ۔ اب تو ۱۳۱۶ھ
مین۔ کوئی دوسرا تاریخی نام سوچ رہا ہون۔ اگر مل جاے تو فہو المراد

ورنہ سید ہلساو؟ کوئی نام رکھد ونگا۔ آپکے حسب استدعا مقدمہ معلومہ مین قرعہ ڈالکر دیکھا۔ اشکال سعد داخل اور اپنے گھرکے اے۔ دائرہ سکن کے حساب سے تین اشکال اپنے گھرمین نہایت زبردست ہین اور وہ تینون طالع کے گواہ ہین۔ کامیابی کی ضرور امید ہے۔ مگرکسی قدر دیر اور یہ ظاہر ہی ہر کہ مقدمہ پیچدار ہے۔ ایک جلد مطلع خورشید اور ایک جلد روضۂ شریف ارمغان بھیجتا ہون۔ گلستان کا انتخاب ابھی طبع نہین ہوا۔ آجکل مطبع کا انتظام بہت خراب ہے میری پسند نہین۔ ہان ایک شخص ہوشیار خوانده مہذب ملا ہے وہ مہتممی کے قابل ہے۔ اُنکے سپرد جب یہ مطبع ہوجائیگا کام بھی اچھا چلیگا۔ ورنہ سہ

گرہمین مکتب است واین مُلا

کارطفلان تمام خواہد شد

باقی عند الملاقات۔

شاد عفی عنہُ

سعادت نشان۔ آپ کا خط ۵ اسمہ کا ۱۳۱۶ آمین پہونچا۔

مزا یہ کہ جب خط میرا دیکھوگے تو اسکا جواب ضرور یہ دوگے کہ مجبے چار دن
ہوے جواب لکھکر۔
کیون یہی کہوگے نا۔ ضرور کہوگے ۔ یہ بتاؤ کہ انمین جھوٹا کون سچ
یہ ہی کہ نہ آپ جھوٹے اور نہ مین جھوٹا۔ ۲۹۔ ذیحجہ ۱۳۱۵ھ کو آپ نے
لکھا۔ چوتھی محرم ۱۳۱۶ھ کو مین نے پایا اللہ کا شکر ہے کہ نیا سال شروع
ہوا۔ محرم بہت دہوم دہام سے آنیکو تہا مگر جب معلوم ہوا کہ پیرو مرشد
حضور شاہ دکن خلد اللہ ملکہ شکار کے لئے رونق افروز ہوے ہین
یہ بیچارے کی کمر لوٹ گئی ۔ کیا پوچھتے ہو جو طرفہ سناٹا۔ نہ میلا برابر
جمتا ہے اور نہ دلون پر فرحت ہے ۔ تماشا دیکھنے کو بالکل جی نہین
چاہتا ۔ لنگر تو البتہ دیکھ لیا ۔ کیون نہین ۔ یہ لنگر حضور کی سلامتی کا ہے
باقی تو بہتیا دیکھا بھی اور نہین بھی دیکھا وہ یہ کہ آنکھون کے روبرو
جو چیز آگئی دیکھ لی ۔ نہین دیکھا یہ معنی کہ ہر کوئی شئے چاہ اور غور سے
نہین دیکھی ۔ ہان خوب یاد آیا اسکے قبل آپنے کسی خط مین لکھا تہا کہ جو
کوئی رباعی یا قطعہ یا غزل لکھون تو ضرور آپکو لکھ بھیجون ۔ آجکل طبیعت ہی
موزون نہین مگر ہان پیرو مرشد کی عدم رونق افروزی کی نسبت دو
قطعہ ہوے ہین جنکی نقل درج ذیل ہے۔

قطعہ فارسی

محرّم آمد و در بلدہ قتل سبحان نیست	بہ طبع ذوق تماشای این چراغان نیست
ہمہ برای حضور ست و اولیسید امسال	چہ چارہ شاد کہ ترکِ سوم آسان نیست

قطعۂ اُردو

عشرے کا سارا ٹھاٹھ مہیا ہے شہر مین	اور روشنی سے عقدِ ثریا بھی مات ہے
پر لطف کیا ہے شاد کہ شہ ہین شکار مین	دولہا کے دم کے ساتھ یہ ساری برات ہے

یقین ہے کہ یہ دونون قطعہ آپکو پسند آئینگے۔ آج دسوین تاریخ ہے حضرتِ امام حسینؑ کی شہادت کا دن۔ اُفوہ نام شہادت پر کلیجا مُنہ کو آتا ہے۔ شقی ظالمون نے آلِ رسولؐ کے ساتھ کسقدر گستاخی کی افسوس ان بے پیرون کو رحم بھی نہ آیا۔ اب دس روز کم ایک سال محرّم باقی رہا۔ ابکی آپ نے محرّم کہان دیکھا۔ والسلام فقط

طالبِ جواب شاد عفی عنہٗ

سید صاحب سلامت۔ چاشتگاہ۔ پہلی جون ۱۸۹۸ء

روز پنجشنبہ جسوقت مین ہوا خوری کے لئے گاڑی مین سوار ہو کر جا رہا تہا آپ کا خط پہونچا قہوہ دہنیا کی چار کشتیان ارمغان بھیجنے کا خط مین ذکر تہا۔ اسکے موافق مین نے سرسری طور سے آپ کے آدمی کو کہا کہ میرے

آنے تک ڈیوڑہی پر لیکر حاضر رہو - اور ہوا خوری کے لئے چلا گیا - جب وہان سے واپس ہوا - اور آپ کے آدمی سے دریافت کیا - کہ قہوہ کی کشتیان کہان ہین بیچارہ ہکا بکا ہو کر کہڑا ہو گیا - سراسیمہ عرق آلود بُت بنگیا - مجھے اسکی یہ حالت دیکھکر خود حیرت ہوئی - مگر سمجہ گیا - کہ خط یہ آپ نے اسوقت لکھا ہو گا - جب پینک کی دہن مین غین ہو گئے تھے - اور جُنیا بیگم سر پر سوار تہین - لکھہ تو دیا - مگر بہیجنا فراموش - ماشاء اللہ از خود فراموشی اس نشہ کی بدولت ہو جاتی ہی ہے - کشتیون کا بہیجنا بہولجانا - کوئی بڑی بات نہین - کیون سچ کہئے - کیسی پتے کی کہی - ع -

ہاتہہ دے اُستاد کیون کیسی کہی

خیر آپکے ارمغان کا شکریہ جو لکھنا چاہا تہا - پہر واپس لیتا ہون - اور عطاے تو بہ لقاے تو بخشیدم - اچھے رہو - مگر اس بڑہاپے مین ہم سے یہ چھیڑ چھاڑ بازی - واللہ - ہمیر نہ سہی - آپ پر تو پھبتی ضرور ہوئی - آپکی اکثر باتین فسانۂ آزاد کے کھوسٹ شوہر سے ملتی جلتی ہین - مگر فرق یہی ہے کہ اُسکی بیوی نوخیز و نوخواستہ پری چہرہ - برق دم تھی - اور آپکی بیوی خدا بخشے آپ سے زیادہ بزرگوار معلوم ہوتی ہین - خدا بخشنے - پر بگڑنا نہین - آج نہین - کل ضرور بخشے گا - دوستونکی دعا پیشگی قبول ہو جاتی ہی - اس فراموشی کا جب خیال آتا ہی بے اختیار ہنسی آتی ہی - لوٹن کبوتر بہیجتا ہون

اور یہ کہا کرتا ہون ؎

ہم بیخودی کے نشہ مین بیہوش ہوگئے
کچہ ایسے ہوگئے کہ فراموش ہوگئے

خدا زندہ رکھے - وہ گھڑی دگی تو ضرور ہوئی فقط ارمغان خیالی کا شکر گذار

شاد عفی عنہ

درۃ التاج فرق طبابت سلامت - اُدہر ٹہیک بارہ کی توپ دغی - اور گھڑیالی نے گجر کی چوٹ لگائی - ادہر ڈاکئے نے آپکا خط پہونچایا جی خوش ہوگیا - کہ بارے صد شکر جواب لکہنے کو آپ زحمت نہین سمجہے - ایک ایک فقرہ سحر آمیز پر دل لوٹ جاتا تہا ایک ایک مژدہ پر ہزار جان فدا ہونی چاہیے - جہان بے انتہا مژدہ ہاے مسرت افزا کی بوچہار ہو وہان کئی جان فدا ہونی چاہئین - اسکا حساب آپ خود کرلیجئے -

پہر یہ وہ مژدہ ہاے روح افزا ہین جنکو میرا دل ہی جانتا ہے - خداوند عالم جلد ایسا ہی کرے - ایک جلسہ تو کیا - اگر مبالغہ نہ سمجہئے تو دس لاکہ جلسے دکہاؤن - اور پہر وہ صورتین ہونگی کہ بہشت کو آپ نہ بہول جائین تو میرا ذمہ - حورین حسن - ہم جوان - اُنکے بوڑہے غمزے بہلا ہمکو کب بہائینگے ؎

حورونمین کہان نازو ادا صورت انسان
جنّت مین بہی دنیا کے مزے یاد کرینگے

خال رخسار پری رخان پر سنگ اسود کا دھوکا نہ ہو تو کچھ شرط بد لیجئے۔ بہر حال جلد خدا وہ دن نصیب کرے۔ اور مبارکباد اُنہین لوگیان شوخ و شنگول کے لب لعل شکر خا سے سنئے ؎

این راگ و پریخانہ ای شاد مبارکباد

این رونق کاشانہ اے شاد مبارکباد

پھڑک گیا۔ سبحان اللہ کیا کہنا۔ الخط نصف الملاقات۔ صحیح ہے۔ اگرچہ لکھنے کی زحمت آپکو ضرور ہوتی ہوگی۔ مگر میرے دل کو تو تسکین ہوتی ہے۔ ایک کاغذ اور ایک لفافہ ایک ٹکٹ کا خرچ گوارا کیجئے۔ اور اسکا اُلماہانہ بھیجدیجئے۔ ورنہ زحمت ہو تو گاہے گاہے سلام پیام کا ضرور خیال رہے بالکل ترک نہو۔

اجی حضرت کیا آپ لقمان الدولہ بہادر کو پہچانتے ہین۔ اگر تعارف ہے تو میرا سلام پہونچا دیجئے اور خط نہ لکھنے کا گلا کیجئے۔ خدا حافظ۔

طالب خیر۔ شاد عفی عنہ

حضرت نشاط سلمہ اللہ تعالی۔ مبارک۔ مبارک۔ مبارک۔ ڈیڑہ ہاتھہ کی مبارکبادی۔ میری طرف سے قبول ہو۔ اخاہ اب تو پانچون گھی مین اور سر کڑاہی مین۔ لیجئے نشان تو بڑہا۔ خدا خدا کر کے فرط شادی سے لڈو بیان اُچھل رہی ہین۔ اب اسکے بعد ہیرالال کے

فرزند۔ جواہر لال کی سواری کرّم وہم کے ساتھ جلوہ افگن ہوگی۔
حضرات پنج ڈنکے پر گھن گرج ... لگائین گے۔
ہر طرف سے بدہا ہونکی بوچھار ہوگی۔ مبارکبادی کے خطون سے
ڈاکخانہ مبارک کی باچھین کھل جائینگی۔ ڈاکیے سب ہشاش بشاش۔
منہ بہ اکرتے کی فکر مین کل پہونچانیکا خط دو منٹ مین بادِ صبا رفتار کیطرح
لاکر پہونچائینگے۔ جواب دیتے دیتے منشی کے نہتر بگڑ جائین گے۔ شکریہ
ادا کرتے کرتے آپکا ہاتھ تھک جائیگا۔ مگر یارون کو یہی سوجھیگی کہ جلسہ لین

ساقی ہو مے ہو باغ ہو گردش مین جام ہو
گل در بغل ہین اور زمانہ بکام ہو

کہین تھاپ پڑ رہی ہے۔ کوئی نشہ مین سرشار۔ دُہت بنا ہوا باغ کی روشون
پر نازنینان گلبدن چہل پہل کرتی ہونگی۔ اور ادہر باریک باریک پہوار
پڑتی ہوگی۔ اور کوئی خوش گلو ملہار مین کہتی ہوگی (آئیو بدرا کارے کارے)
اور حضرت شاد مدظلہ پیچوان لگائے ہوے رندانِ مے آشام کا ٹھاٹھ
دیکھ دیکھکر پھولون نہین سمائین گے۔ زاہدانِ خشک کی گت بنائی جا رہی ہے
واللہ عجب لطف ہوگا۔ کیون بہلا انشاط یہ سمان پڑہکر خوش تو ضرور ہوے ہوگے
کہ شاد صاحب نے بھی گلشنِ قرطاس پر کیا سین کہینچکر دکھایا۔ کہ اگر
بہزاد و مانی ہوتے تو وہ بھی اپنا قلم توڑ دیتے۔ خیر اللہ وہ دن جلد لاتا ہے۔

مگر بھیا اب یہ خوشی کیا کم ہے ۔ جھٹ پٹ جلسہ کا دن مقرر ہو جائے ۔ اور ہماری دعوت ہو ۔ کھانے مزے مزے کے بکثرت ۔ رشک حوران بہشتی طلب کی جائیں اور یہ مطلع پہلے گایا جائے ۔

ساقیا برخیز و در دہ جام را		خاک بر سر کن غم ایام را

مصرع

درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

بہت جلد دھوم دھام کی تیاریاں شروع ہو جائیں ۔ اور دعوتی رقعے داخل ہو جائیں ۔ ورنہ پھر بری ہو گی ۔ دو مہینے کی تنخواہ صرف نذرانہ داخل کرنا پڑے گا فقط

جلسہ کا طالب ۔ شاد عفی عنہٗ

دوست روحانی بابو موہن سنگھ ۔

کہاں وہ باتیں کدھر وہ الفت کہاں ہے رسم مودت آمیز
جواب خط ہی نہ کچھ پیارے فلک نے کیسا یہ رنگ بدلا

کیسے مزاج شریف ؟ عنوان کا شعر میرے جوش دلی کا فوٹو اچھی طرح سے کھینچ کر آپکے ضمیر پر منعکس ہو گیا ہو گا ۔ اب زیادہ قلم فرسائی طول امل کا موجب ہو گا ۔ کیوں صاحب وہ اگلی باتیں ۔ اور وہ اگلے شکر و شکایات فرقت کی بیتابی ۔ ملاقات کی تمنا کیا خزان اڑا لے گئی ۔

	ان تلون میل ہی نہ تھا گویا۔ آپ سے میل ہی نہ تھا گویا	

مہربان سچ تو یہ ہی کہ اِس رکاوٹ کا عقدہ نہ کھُلا۔ حیران ہون۔ کہ ع

یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے

مہربانِ من۔ طرفین سے دوستی کا دم بھرتے ہین۔ اسلئے بے تکلفی اور سادگی پسند ہون۔ یار شاطر ہون۔ نہ بارِ خاطر۔ جو کچھ نامہ و پیام کے ذریعہ سے مین وقتاً فوقتاً اپنے بزرگون کے ارادات خاطر کا اظہار کرتا رہا اگر وہ موجب دل شکنی ہوا تو مجھسے نامہ و پیام کا ترک کرنا کیا وجہ۔

آپنے اپنی دختر نیک اختر کی شادی کی کیفیت لکھی تھی۔ اور یہ وعدہ کیا تھا کہ بعد شادی کے خط لکھونگا۔ چنانچہ اُسی بنا پر بذریعۂ تار برقی اِس امر کی کیفیت دریافت کی تھی۔ کہ آپ کارِ نیک سے فارغ ہوے کہ نہین۔ اُس جواب پر بھی پانی پھر گیا۔ جب تو مین نے یہ یقین کر لیا ؎

بارہا دیکھی ہین اُنکی رنجشین ؎

اب کی پر کچھ سرگرانی اور ہے

اِس تھوڑے سے لکھے کو زیادہ سمجھئے۔ اگر بار خاطر نہو تو کبھی کبھی پیام و سلام۔ ورنہ خیر۔ جہان رہیئے خوش رہیئے۔ مین بھی یہ سمجھکر دل کڑا کر لونگا ؎

ظاہرا کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہی		ایک جا حرفِ وفا لکھا تھا وہ بھی مٹ گیا

والسلام فقط

رنجیت کو دعا پہونچے - پنڈت جی سلام کہتے ہین -

شاد عفی عنہ

میان نشاط - کل کے روز آپکو ڈیڑہ ہاتہ کی مبارکباد لکھی اور ایک ٹکٹ جواب کے لئے روانہ کیا - مضامین سحر آمیز سے آپ کا دل خوش کردیا - اور منتظر تہا کہ اُسکے صلہ مین آپ جلسہ دینگے - مگر واہ رے مرے شیر آدہ آنہ کا ٹکٹ بھی ہضم کیا اور ڈکار تک نہ لی - جواب تک قلم انداز کیا کہنا ہے - اس بھدیسیل شعر پر خط ختم کرتا ہون ؎

نہ جلسا نہ ولسا نہ مے اور نہ مینا

ہوا ہضم اُلٹا ٹکٹ - آدہ آنا

جواب کا طالب شاد عفی عنہ

میرے عزیز - کیون صاحب یہ اُستادی اور شاگردی پر کیا پانی پھر گیا - کیا تمسے مین نے کوئی دولت مانگی تھی - یا دس بیس لاکھ کا قرضہ طلب کیا تہا - یا جاگیر منصب دلوانے کے لئے متقاضی تہا - اُنمین سے کوئی شئے مانگتا - اور تم نہ دیتے تو البتہ درست تہا - لکھنو سے دو سیر اتنبا کو خوشبودار بھیجنے کی فرمایش کی - دو مہینے ہوے ۱۳۱۵ھ سدہارے ۱۳۱۶ھ براجمان ہوے ہین ابتک پتا نہین - دم ناک مین آگیا - طلب سے حال بُرا ہوا جاتا ہے

اگراس خوشخرید کو تمنے ارمغان کہی تو مین باز آیا۔ گویا میرا اعتبار نہین۔ اور یہ سمجھتے ہین۔ کہ مین اس طرز سے مانگتا ہون۔ لیجئے اچھا شاگردی اور اُستادی کا ناتا بنا ہا۔ واللہ باللہ مین تمسے ارمغان نہین مانگتا۔ چونکہ تم شوقین ہو۔ اور عمدہ سے عمدہ تنباکو پیا کرتے ہو۔ اور تمنے وعدہ بھی کیا تھا اور قسم دے گئے تھے کہ لکھنؤ سے کوئی شے بدون تمھارے ذریعہ کے طلب نہ کرون۔ اسلئے تمکو لکھا۔ اور تکلیف دی۔ اگر اسکی رقم نہ بھیجون تو تمھارا قرضدار۔ اور اسپر بھی اگر تم نہ بھیجو تو میان تمکو صد آفرین فقط

منتظرِ جواب طالبِ تنباکو۔ شاد عفی عنہٗ

بندہ پرور کل جناب کا تفقد نامہ پہونچا۔ آج دو روز کے بعد مین پاسخ طراز ہوں۔ دیوان میرا ابھی چھپا نہین۔ ابتداے شوق مین جو کلام طبع ہوا تھا اُسکا نام باغ شاد ہے اسوقت کوئی جلد اسکی باقی نہین ہے۔ اب ارادہ ہے کہ جو کچھ کلام اس عرصہ مین جمع ہوا ہے اُسکو طبع کراؤن۔ انشاء اللہ تعالیٰ بعد طبع روانہ خدمت کرونگا۔ فی الحال مطلع خورشید کی ایک جلد اور روضہ شریف کی ایک جلد ارمغان پیش کرتا ہون۔ قبول ہو ع۔

آرزو ہے کہ آرزو نہ رہے

اس مصرع پر مین نے غزل واقعی لکھی ہے حسب الارشاد غزل مذکور

اپنے حافظہ کی تحویل مین منسلک کر دی ہے - یہ جناب کی عنایت کی دلیل ہے جو میرے کلام کی نسبت اسقدر رطب اللسان ہین - ورنہ کجا مین - اور کجا میرا کلام - بہرحال آپکے اُن عنایت آمیز الفاظ کا سپاس گذار ہون -

شاہ ولی الدینصاحب قادری کی خدمت مین سلام و نیاز پہونچا دیجیے جواب چندان ضروری نہین - لیکن کتابونکی رسید ضرور مسرور فرمائے - زیادہ نیاز - فقط

شاد عفی عنہٗ

میرے عزیز زندہ باش - ابھی ابھی صبح کے آٹھ بجے ہین - ٹھناٹھن - اپنے اوراد و وظائف سے فارغ ہو کر نہاری کہانے کے لئے جا رہا تہا - کہ آدمی نے شقہ پہونچایا - یعقوب علی خان جوہر کے انتقال کی اسکے ساتہہ ہی خبر دی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ - بس دہک سے رہ گیا سراسیمہ ہو کر رقعہ چاک کیا - دیکہا اور بار بار بغور و تعمق پڑہا - تمہاری غم آلود الفاظ نے میرے دلکے ساتھ وہ کام کیا جو درد دل کے اور نمک زخم کے ساتہہ کرتا ہے - واللہ اسمین شک نہین کہ مرحوم کی ذاتِ باصفات بہت غنیمت تھی - اگرچہ وہ تمہارے عم تھے - مگر اُنکا یارانہ اور برتاؤ دوستانہ ایسا تہا کہ کسی سے بے ناتا نگاے نہ رہے - کوئی ماموں پکارتا تہا - کوئی خالو - کوئی نانا - کوئی دادا - مین بھی اُنہین اُستاد پکارتا تہا - اُن سے

تیر اندازی سیکھی تھی - اور لطف یہ کہ وہ مجھے اُستاد کہا کرتے تھے - اسلئے
کہ حال مین اُنھین نظم کا شوق ہوا تھا - کچھ لکھا کرتے تھے - اور مجھ سے مشورہ
لیا کرتے تھے - میان وہ بہت پُرانے فیشن اور وضع کے آدمی تھے - بہاری
انگرکھے دوپے مین کوٹ کوٹ کر بہری تھی - غصہ انکی گُھٹی مین پڑا تھا - وضعداری
کے خلاف عمر بہر کوئی کام نہین کیا - اہل آبرو کے خلاف کوئی بات تک نہین کی
سب کے ساتھ دوستی سب سے یارانہ - یگانہ ہو یا بیگانہ - تمام جہان کے یار و غمخوار
کل حیدرآباد کو اُنکے ساتھ یارانہ - اُنکی تعریف کرنے کے لئے ایک دفتر چاہیئے
بیشک ایسا آدمی پیدا ہونا دشوار ہے - اِس پیر فلک نے بھی ایسا باوضع بوڑھا
نہ دیکھا ہوگا - جگت آشنا - اور نہ پیرزال عالم دیرینہ روز - دنیا سے دنیٰ نے
ایسا کوئی پیدا کیا ہوگا - ہائے اُنکے مرنے پر زمین اور فلک از سما تا سمک سبکو
غم ہوتا ہوگا ؎

نزاد مادر ایام اینچنین فرزند
نہ پرورید جہان کُہن چنین استاد

مگر میان عمر انکی بیاسی برس کی تھی - اب اِس سے زیادہ اور زندہ رہکر کیا
قیامت کے بورئے بٹورتے - بینائی کا یہ حال کہ دن مین اونٹ سجہائی نہین
دیتا تھا - باصرہ تو گویا مر ہی چکا تہا - سامعہ بھی ضعیف ہو گیا تھا - ڈھول بجتا تو
کچھ سُنائی دیتا تھا - جتنی قوتین تھین سب مضمحل - اربعہ عناصر مین ایکا نہین -

پھوٹ پڑی ہوئی تھی۔ سب جواب دیچکے تھے۔ حواس سراسر مختل۔ بلا اجازت نفقر و۔ حافظہ کا یہ حال کہ نہ اپنے والد بزرگوار نہ پاک پروردگار کا نام یاد۔ بہر حال قبلۂ پیری و صد عیب کی مصداق ہوگئے تھے۔ میاں صبر کرو۔ رنج کرنے کا مقام نہین۔ تمہارے والد نے پینتیس ۳۵ برس کی عمر مین انتقال کیا۔ نوجوان یہ اگر بیاسی مین مرین تو کچھ غم نہین۔ مگر غم اسی بات کا ہی۔ کہ ایسا آدمی پیدا ہونا مشکل ہی۔ خدا بخشے۔ اور غریقِ رحمت کرے۔ فقط

شادعمی عمر

علم میدان شجاعت عبد الرزاق صاحب سلامت۔

ایک ڈالی ثمر یعنے کھجور کی پہونچی۔ یہ میوہ خاص عرب کا ہے۔ اسکی توصیف محال ہی۔ یہ میوہ مرغوب اور مطبوع عرب ہی نہین۔ بلکہ کل بلاد کے لوگ اسکے شیدا میوہ کیا ہی جان شیرین ہی۔ کیون نہ ہو یہ ثمر مقبول رسول مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ روحی فداک۔ بران نام پاک سے

زبان پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لئے

ہر شخص اسکا شایق اور مشتری ہے۔ نخلبند ان گلشنِ نشاط مین اسکا علم سرافراز مذاق شیرینِ لبان زیر بار منت شیرین ثمری ہے۔ واہ کیا شان دلبری ہے۔ یوسف مصری بھی اِسکے ذائقہ حلاوت سے شیرین کام تھے۔

آپنے میرا منہ میٹھا کیا۔ خداوند عالم آپ کا منہ قند و نبات اور دامن امید درم و دُر و دینار سے بھر دے ؎

ارمغان سے ہوگیا دل شاد شاد		ہو تمہارا بار ور نخل مراد	

شاد عفی عنہ

طرۂ دستار محبوبی محبوب علیخان صاحب سلامت۔ آم کی ڈالیان پہونچین۔ یہ میوہ نہایت ہی دل پسند اور مرغوب ہی۔ خاص و عام اسکے ذائقے کے رطب اللسان۔ اور عذب البیان ہین۔ قند و نبات اسکی شیرینی کے سامنے مات ہین۔ شیرہ جاشنی محبت گلرخان شکر لب شکر خا کا مزہ دیتا ہے۔ مگر شاد دلشاد کو بوسۂ محبوبان نوخیز و نوخاستہ اور مہرویان مودت آمیز و آراستہ کا مزہ آتا ہی۔ اسکا شکریہ ادا کرنے مین میرے لب بند ہین ؎

آم کیا ہین دل پسندِ خاص و عام		شکریہ پر ختم کرتا ہون کلام

مشکور و مسرور۔ شاد عفی عنہ

نوابصاحب طرۂ دستار امارت سلامت۔ پرسون ٹھیک بارہ بجے جناب کا نامۂ اتحاد وصول ہوا۔ بڑا مسرور رہوا عشرۂ شریف کی وجہ سے باقیات اسٹائۂ مقدمات کا تصفیہ فیصل طلب تہا۔ تین روز سے اسمین مشغول ہون یہانتک کہ اکل و شرب کی پابندی کو بھی رخصت کر دیا کسی قدر طبیعت تہک گئی اور بشرطیکہ اشتہا ہوئی تو اسیوقت دو چار نوالے کہالئے۔ پہر وہی قلم ہی

اور وواتہی۔ اشلہ کے تو دسے ہین اور حضرت شاد عطار ورقم ہین۔ خداخدا
کرکے آج فرصت پائی۔ اسکی یہی دلیل ہے۔ کہ آپکی خدمت مین جواب لکہہ ہا ہون
خدا کا شکر کہ بعافیت ہون۔ اور آپکو ہمیشہ بعافیت دیکہنا چاہتا ہون۔ گرمی
نے ابکی وہ زور دکہایا۔ کہ خدا کی پناہ۔ رہی سہی چربی پگہل گئی۔ معاذ اللہ ایسی
گرمی مینے اپنے ہوش مین نہین دیکہی۔ خدا کا قہر تہا۔ تیر کا مہینا کمان سے چلا کر
نشانۂ ملامت ہوا۔ اب حضرت امرداد آج سے مسلط ہوے ہین۔ انکا حکم
جاری ہورہا ہے۔ ڈہنڈورے نے ڈہنڈورا پیٹ دیا۔ مرگسر اگہپتر اِس
پندرہ روز کے لئے مشیر خاص ہوا ہی۔ راجہ میگہا کے جلوس کی تیاریان ہورہی
ہین۔ دیکہئے ابکی کس سمت اور کب اور کس تزک واحتشام سے تشریف
لاتے ہین۔ باقی خیریت ہی۔ اب اسوقت نہاری کہانے کے لئے جاتا ہون
خدا حافظ

شاد عفی عنہٗ

حضرت دل سلامت۔ حضرتِ شاد کی طرف سے ڈاکٹر صاحب
کو سلام پہونچائیے۔ کہدیجئے کہ حضرت دل کا رقعہ پہونچا۔ مضامین دلچسپ سے
ناول پڑہنے کا مزا آیا۔ ماشاء اللہ۔ قطعہ بند نہایت ہی موزون اور بامعنی
تہا۔ ایک شعر پر دل لوٹ ہوگیا ؎

خطا سے منفعل ہونا ہماری رستگاری تھی	وہان آیا جو رحمت جوش زن یان شرمساری تھی

ماشاء اللہ کیا کہنا بہت ہی بیثل شعر ہوا ہے ؎

شعر گوئی ہین تم اے حضرتِ دل
میان بیدل کے برابر نکلے

یہان کی سب مخلوق قدوم بادشاہِ دکن کی منتظر ہے ۔ گرمی کی گرم بازاری اپنی تیزی دکہا رہی ہے ۔ ماہ تیر نشانۂ باران ہوگیا ۔ میگہ راج کی آمد آمد کی تیاریان ہین ۔ مغرب کی جانب سے گھٹائین اُٹھ آٹھ کے رہجاتی ہین ۔ مگر کسر الجہتر بہ سواری خر بیدم تشریف لائے ہین ۔ نجومی کہتے ہین ۔ کہ یہ نچہتر دہوبی کے گھر مبارک ہی ۔ پانی بہت پڑے گا ۔ دیکھیئے کیا ہوتا ہی ۔ رندان مے آشام کی نظر آسمان کی طرف لگی رہتی ہے ۔ بس جہان لکۂ ابر سیاہ نمودار ہوا ۔ باچہین کہل گئین ۔ اور جھوم جھوم کر کہنا شروع کیا ؎

ہو مبارک ہمکو یہ کالی گھٹا
مست ہم ہن اور متوالی گھٹا

خدا کرے کہ باران رحمت برسے ۔ اور گرما کے سارے گنہ دہوئے جائین ۔ ارے صاحب آسمان جاہ بہادر ۔ خدا حشر تک اُنہین زندہ رکھے علیل تھے ۔ کل یارون نے ناحق بے پر کی اُڑائی لی ۔ اور آسمان چارم پر بٹھلا دیا اور ایسی بٹی کہ توبہ ہی بھلی ۔

فال نیک ہی ۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام اِنکے چارہ گر ہونگے ۔ تو پہر کیا کہنا

یہ بھی عیسیٰ نفس کہلائینگے ۔ سُنا ہی کہ اپریشن ہوا ہے ۔ خدا نکرے ۔ سرطان کا مادہ ہی ۔ ذیابیطس کا نتیجہ ہے ۔ خدا شفا دے دم غنیمت ہی ۔

یہان دو چار روز سے یاران حاسد **شاد صاحب** کی نسبت کچھ فکر بیجا کر رہے ہین ۔ مگر شاد صاحب سے مین ملا تہا ۔ اور اُنسے کہا بھی کہ دیکھو ۔ یہ خبر ہے ۔ اُنکے کان پر جون تک نہ رینگی سُنکر ایسے خاموش ہوے جیسے شاہ خاموش ۔ یا چُپ پیر کا روزہ رکھ لیا ۔ بڑے اللہ والے لوگ ہین اور متوکل ہین ۔ خدا اُنکے استقلال کو قائم رکھے ۔ جب مین نے باصرار کہا تو صرف یہ جواب دیکر پھر صم و بکم ہوگئے ؂

نیست از موجِ حوادث ہیچ خس پروا مرا
جنبشِ گہوارہ باشد موجۂ دریا مرا

ہان خوب یاد آیا ۔ **لقمان الدولہ بہادر** کا سلام **شاد صاحب** کو مین نے پہونچا دیا ۔ نہایت محظوظ ہوے ۔ اور یہ کہنے کے لئے مجھے ارشاد ہوا کہ گاہے ماہے خیر و عافیت سے دل شاد کرنا ۔ والسلام ۔

ف ۔ پرچہ ارمغان کے مصرع طرح پر کل ایک غزل مین نے لکھی ہی وہ منسلک ہی ۔ فقط

شاد کاہمتا

مہربان من ۔ ایک ڈالی آم کی پہونچی ۔ ابکی سال آپنے اسقدر آم کہلائے کہ اگر اُنکے تخم جمع کرکے بوئے جاتے تو خاصی امریان ہو جاتین ۔

پسینہ مین بھی آم کی بو آنے لگی ۔

تین آمون پر چٹھیان چسپان تہین جنپر سلطان الثمر لکہا ہی نام بھی کسقدر موزون ہے ۔ میرے خیال مین عام طور پر بھی اِس ثمر کو سلطان الثمر کہین تو می زیبد ۔ چہوٹے قسم کا آم سلطان الثمر ۔ دوسرون کے بہ نسبت زیادہ خوش ذائقہ تہا ۔ ابھی ابھی آپکے مرسلہ آم دسترخوان پر طلب کئے ۔ اور ایک دو چکھے ۔ گلوری کہا کر اسوقت خمیرے کے دم اُڑا رہا ہون ۔ ادہر ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین ۔ اُدہر اودی اودی گہٹائین ۔ واللہ جنّت کا مزہ مِل رہا ہے ۔ بلکہ اُس سی بڑہ کر سب کچہ بقول شاد سہ

ابر ہی ٹھنڈی ہوا ہی مے بھی ہی ساقی بھی ہی	چاہتا ہی جسکو دل اُسکا پتا ملتا نہین

اپنی تحریر کو شکریہ پہ ختم کرتا ہون ۔ خدا آپ کو اپنی امیدون کا برخوردار کرے ۔

شاد عفی عنہ

خیر اندیش گوپال راؤ ۔ سوا سو روپیہ نقد اور غلّہ کہانیکی لئے بتقریب شادی آپ نے جو پیش کیا ۔ قبول کیا ۔ میری دعوت تو پرسون ہوگئی تھی ۔ یہ دُہری دعوت کیسی ۔ اسقدر تکلیف کی ضرورت نہ تھی سہ

ہو مبارک بھتیجے کی شادی	ہو مبارک یہ خانہ آبادی

شاد عفی عنہ

گل سرسبز چمنستان وکالت سلامت - میرے ایک دوست نے مجھ سے اس امر کی خواہش کی کہ آپکے دوست سوم تعلقدار کے بھائی کے امتحان مین آپ نظر ثانی کرین -

سُنا گیا کہ دوسرے ممتحن کے ہان خاطر خواہ نمبر پائے - مگر آپکے ہان دو نمبر پر خاتمہ ہو گیا - بے سبب سفارش کرنا میری وضع کے خلاف ہے - دو سے زیادہ انکی قسمت مین نمبر ہونگے - اگر در اصل ایسا ہے اور کوئی وجہ معقول ہے تو مین اپنی سفارش واپس لیتا ہون - ورنہ دو کو ایک صفر اور دین تو بیس ہو جاتے ہین - ایک نقطہ کا فرق ہے نقطہ دینا اُستادونکے بائین ہاتھہ کا کرتب ہے پس ایک نقطہ ہی تو ہے جو کچھہ ہے سو

ہندسہ پر دو کے جب نقطہ فزون ہو جائیگا
پوری خاطر خواہ نمبر ممتحن تب پائے گا

خیر یہ تو ایک مذاق تہا اب اپنی خیریت سے مطلع فرمائیے -

شاد عفی عنہُ

السلام اے خانِ دوران السلام
آپ کا پایا خطِ گوہر نثار
ذکرِ آلِ خامسِ آلِ عبا
آب کوثر سے زبان دہوئی ہوئی

مجرے شاہ گیہان السلام
مشکبو و مشک ریز و مشکبار
لکہنؤ والون کا حصہ ہو گیا
مشک و عنبر سے زبان دہوئی ہوئی

حضرتِ جاوید آئے ہین یہان — مین ضرور اُنکو سُنونگا بیگمان
ختم کرتا ہون مین اب اپنا کلام — السلام ای خانِ دوران السلام

شاد عفی عنہ

آم بھیجے خان دوران نے مجھے — آم ہین یا ریزۂ قند و نبات
شہد اور مصری تو کوئی شے نہین — عسلِ اصل اسکے مقابل مین ہی مات

راسخ الاتحاد شاد عفی عنہ

نواب آصف یاور الملک بہادر

حضرتِ من شاہِ مردان کے وزیر — شاعری مین بے عدیل و بے نظیر
پوچھتا ہی شاد یون بعد از سلام — شاعری سے یان نہین ہی اسکو کام
خان دوران نے بُلایا ہی مجھے — مرثیہ خوانی ہی وان تیئیس ۲۳ سے
حضرتِ جاوید آئے ہین وہان — حضرتِ قاسم کا کل ہوگا بیان
مرثیہ پڑھنے مین یہ بھی طاق ہین — لکھنؤ کیا شہرۂ آفاق ہین
مین تو جاؤنگا ضرور ای مہربان — لطف ہو گر آپ بھی آئین وہان
بھیجئے آپ اس مرے خط کا جواب — حضرتِ من مشفقِ عالی جناب

شاد عفی عنہ

میرے پیارے عزیز جان شاد — دائما حق رکھے تمہین آباد
خط بہجت نمط مجھے پہونچا — دل ناشاد شاد شاد ہوا

من وعن ایک ایک حرف پڑھا
اسکا مطلب تمام مجھپہ کھلا

اسی خط مین وفا کی آئی غزل
جسکو کہنا غلط نہین ہے ہزل

خود ہی انصاف کیجیے صاحب
بات کی داد دیجئے صاحب

کرتا واپس ہون اسکو بے دیکھے
کیا کرونگا مین اسکواب لیکے

انکو تاکید کیجیے گا ذرا
دل لگا کر لکھا کرین اچھا

آم کا تحفہ آپ نے بھیجا
دل مسرور باغ باغ ہوا

ہی یہ میوہ کہ رشک قند و نبات
شہد و شکر ہے جسکے آگے مات

نیشکر کا بھی رنگ ہے پھیکا
منہ مرا تمنے کر دیا میٹھا

ختم کرتا ہون اس دعا پہ کلام
رہو دلشاد اور شیرین کام

شاد عفی عنہ

نواب آصف یاور الملک بہادر

نامۂ اخلاص پہونچا ای جناب
شکریہ مین لکھہ رہا ہون یہ جواب

اِس عنایت کا بدل مشکور ہون
شاد ہون محظوظ ہون مسرور ہون

میری خاطر سے وہان آپ آئینگے
لطف تازہ مجھپہ یہ فرمائین گے

کامین ہون اور تم ہو کہربا
تب کشش نے یون عمل اپنا کیا

شاد کی ہو یہ دعا یارب قبول
ہون مددگار آپکی سبطِ رسول

شاد عفی عنہ

اجی حضرت سرشار یہ میری غزل کو جو آپ نے سراہا ہے اُسکا شکریہ مین ضرور ادا کرتا - اور اب بھی ادا کرتا ہون - لیکن پورے طور پہ شکریہ تب ادا کرتا جب مین جانتا کہ یہ غزل اس تعریف کے قابل ہے - مین خوب جانتا ہون اور میرا خدا جانتا ہے کہ مین کچھ بھی نہین جانتا - اور اگر کچھ جانتا ہون تو یہ جانتا ہون کہ ؎

آنکس کہ بداند و بداند کہ بداند	اسپ طرب گنبد گردون بجہاند
وانکس کہ نداند و بداند کہ نداند	او ہم خرک خویش بہ منزل برساند
وانکس کہ نداند و بداند کہ بداند	در جہل مرکب ابد الدہر بماند

ظہوری شیرازی کتنا بڑا شاعر غرا - اور نستعلیق گو سے بے ہتا تہا اُنکا ایک شعر یہ ہے ؎

بدہ ساقی آن مایۂ قوت را	کہ سازم علاج عقل فرتوت را

مدرسے کے ایک طالبعلم نے آنکر کہا - [کچھ عرض کرنا ہے] اور جواب سُننے کے قبل ہی اس شعر کی تقطیع کی -

کہ سازم فعولن - علاجق فعولن - لفرتو فعولن - ترا فعول -

اب ظاہر ہے کہ عقل کا عین تقطیع سے گرجاتا ہے - علاجق ہوتا ہی اور ع عین سراسیمگی کے ساتھ دُم دبا کے بھاگتا ہے -

ظہوری نے جھلّا کر کہا - کہ (مرغکہ این مصرع ثانی از ان ہانیست من باینطور گفتہ بودم ؎

بدہ ساقی آن مایۂ قوت را	کہ سازم جوان عقل فرتوت را

آج مراثی دبیر و انیس مین پڑھ رہا تھا - خود میر انیس صاحب لفظ طرز کو ٹیپ کے ایک شعر مین مذکر باندہے بیٹھے ہین - جلّ جلالہٗ فرا پنڈت جی کی آدہبگت کر دیجئیے گا فقط

شاد عفی عنہٗ

مہربان - اجی صاحب یہ تو فرمائے - کہ آپنے بمبئی جانیکا کیون ارادہ کیا - وہان تو وبائے طاعون نے اپنا جہنڈا گاڑا ہی نعوذ باللہ صدہا بندگان خدا اُنکے جمال باکمال کو دیکھکر زندہ درگور جنت پہونچ جاتے ہین ؎

گور کے لب کی نشانی ہے یہ
ملک الموت کی نانی ہے یہ

خدا کے لئے ان دلون فسخ عزیمت کیجیے - دیکھتے دکہلاتے لقمۂ اجل ہونا فراست اور دانائی کے خلاف ہی سراسر اعتساف ہی ؎

گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد
تو مرو در دہان اژدرہا

خدا کے لئے حیدر آباد ہی مین اپنا بوریا بستر کسی مسجد یا خانقاہ مین جمائے - نام خدا لیجئے - یا رام رام جپیئے - اسوقت تک شیوزاین نہین آئے

ورنہ ضرور مین اُنکو قاضی صاحب کے ہان روانہ کرکے آپکے خط کا جواب
طلب کرتا فقط

شاد عفی عنہٗ

مہربان من ارشاد - اسوقت ٹہیک گیارہ بجے ہین - دیوان ذوق
مطالعہ کر رہا تہا - کہ ڈاکئے نے تمہارا خط پہونچایا - دیکھکر باغ باغ ہوگیا
لفافہ چاک کیا - تمہارے تینون عرائض پڑہے ہے - ایک مین تم نے اپنی ناچاقیٔ
مزاج کا اظہار کیا تہا مگر اُسکی دوسری سطر مین صحت کے مژدہ نے دل شاد
کیا - خدا تندرست رکھے - یہ ظاہر ہے کہ تمہارے میرے روحانی تعلقات
ایسے ہین کہ مین تمکو اپنا عزیز سمجہتا ہون - شاگرد اور عزیز مین کوئی فرق نہین
بہرحال شاد وخرم رہو - اور تمہارے علم مین روزافزون ترقی ہو - ہان صاحب
خوب یاد آیا - آپکی فارسی اگرچہ خوب ہے - مگر اہل زبان کی فارسی نہین
معلوم ہوتی - اگرچہ ہم اہل زبان نہین ہوسکتے - مگر کوشش کرنے سے اُنکی
تتبع اور تقلید پورے طور پر کرسکتے ہین بلکہ ہم پلہ کہین تو می زیبد - ع

ہم نہین ہین اگرچہ اہل زبان
ہین مگر رشک طالب و سحبان

سعدی کا رنگ سب سے اچہا ہے - خدا کرے ما و شما جس قدر
شائقین علم ہین - اُنکی زبان سعدی کی سی ہوجاے - اگر مغلق فارسی لکہنا

چاہتے ہو۔ اور انشا پردازی تو البتہ۔ نعمتخان عالی۔ ابو الفضل۔ بیدل۔ طاہر وحید
اپنے عصر کے بیدیل اور بے نظیر ہین۔ میان سعدی کی زبان حاصل ہونا البتہ
مشکل ہے۔ اگر وہ حاصل نہو سکے تو خیر۔ عالمگیر کی سلیس فارسی بھی کچھ قند و نبات
سے کم شیرین نہین ہے۔

مثلاً [فرزند سعادت توام حفظہا اللہ تعالیٰ وسلم۔ شنیدم کہ جامہ پلوانی
دربر۔ دجیرۂ زعفرانی برسر در دیوان عام می نشستند۔ سن شریف چہل و شش
نازم براین ریش وفش۔] سعدی شیرازی کی گلستان کا سا لطف کسی فارسی
کتاب مین حاصل نہین ہوسکتا۔ مثلاً۔ این بگفت و بر سپاہ دشمن زد۔
وتنے چند مردان کارے را بگشت۔ ہان سعدی کے لفظ پر مجکو اپنا ایک
شعر یاد آیا ؎

ہون اپنے وقت کا مین رشک سعدی شیراز
ہی اسکی ایک گلستان تو میرے سو گلشن

اگرچہ قدیم سے گلستان مبتدیونکو پڑہائی جاتی ہے۔ مگر میرے
خیال مین منتہی بھی کنہ حقیقت کو نہین پہونچ سکتے۔ شاعری مین آپکو دلی کی
زبان کا شوق ہے۔ تو۔ ذوق۔ مومن۔ غالب کا کلام ضرور دیکھئے۔
غالب مرحوم کی جدت پسندی کا مین عاشق ہون۔ ہاے ایک شعر اسوقت
یاد آیا۔ کیا بات پیدا کی ہے ؎

خدا شرماے ہاتہونکو کہ رکہتے ہین کشاکش مین کبہی میرے گریبانکو کبہی جانانکے دامان کو

عجب نمکینی ہے ہر مصرع شوخی سے بہرا ہوا۔
غزل آپ نے جو لکہی ہے دیکہکر واپس کی ۔ تاریخین بہی ٹہیک ہین ۔
ایک تاریخ اُردو جسمین ناول کو تانیث لکہا ہے وہ درست نہین ۔
ناول مذکر ہے ۔ اسلئے اسکے معاوضہ مین دوسری تاریخ کہدی ۔ یہہ
دونون تاریخین رسالہ دبدبۂ آصفی مین ضرور طبع کرا دونگا ۔
اور یہہ بہی خیال رہے گا کہ اگر مطلع خورشید دوبارہ طبع ہو
تو اُسوقت یہی لکہدیجائینگی ۔ والسلام فقط

دو مصرع طرح کے درج ذیل ہین ۔

مرا دل بہی مجہسے خفا ہو رہا ہے خفا ۔ قافیہ ۔ ہو رہا ہے ۔ ردیف	کوئی دنیا مین برگشتہ مقدر ہو تو ایسا ہو افسر ۔ سخنور ۔ ستمگر ۔ قافیہ ۔ ہو تو ایسا ہو ۔ ردیف

شاد عفی عنہ

مہربان محمد ہدایت علی صاحب

بحق سورۂ یٰسین تبارک	۱۰۵	بہو لانا تمہین ہو اب مبارک

ابہی ابہی آپکا دعوتی رقعہ پہونچا ۔ دلشاد ہوا ۔ جم جم یہ شادی مبارک
ہو ۔ سال آئندہ خدا کرے کہ پوتے کو گود ون کہلاؤ ۔ اور مابدولت کو

ڈبل جلسہ دکھاؤ۔

انشاءاللہ تعالیٰ آج نو بجے شب کے ضرور جلسۂ مسرت بخش مین شریک ہون گا۔ فی البدیہ ایک مادۂ تاریخ بھیجتا ہون۔ داد سخن دیجئے۔ اور تاریخ لیجئے۔ ایّام شادمانی بکام باد بالنون والصاد۔

تاریخ

جبکہ محمود علی دولہا بنے نکلی برات	اور ملی اک نوعروسِ مہ جبین ماہِ کمال
دی مبارکباد زہرہ نے بصد ناز وطرب	ہو مبارک تجھکو نوشہ یہ عروس خوش جمال

شاد عفی عنہ ۱۳۱۶

میرے ارشاد سلمہ اللہ تعالیٰ۔ کل بذریعۂ رجسٹری جسمین ایک غزل اور دو مادۂ تاریخ تھے۔ دیکھکر بھیجدئے۔ غالباً پہونچے ہونگے آج چوبیس ۲۴ محرم روز سہ شنبہ دو غزلین اور آئین۔ بواپسی ڈاک دیکھکر واپس کرتا ہون۔ خدا کرے بحفاظت پہونچین۔ یہ دونون غزلین کسیقدر پھیکی ہوئین۔ مگر انشاءاللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ استاد بے بدل ہو جاؤگے ابتدا مین ایسا ہی ہوتا ہے۔ تمہارا کلام ابتدا مین بھی بہت اچھا رہا اصلاح کی گنجایش کم ہوتی ہے۔ خدا کرے تمہارا کلام ایسا پختہ اور شہرت پذیر ہو کہ کوئی شاگرد شاد کا گمان نہ کرے بس میرا تو یہی کہنا ہے ؎

	می نویس و می نویس و می نویس	

تہوڑے دنون مین میدان شاعری کا یالا جیت جاؤگے اُستاد
کوخوشی اُس روز زیادہ ہوتی ہے جب شاگرد اُس سے فائق ہوجائے
جیساکہ پسر کا بہ از پدر ہونا باپ کے لئے معراج ہی۔
ف۲ ۔خط وکتابت سے توتم میرے شاگرد۔اور مین تمہارا اُستاد
ٹہیرا۔یا تم میرے اُستاد مین تمہارا شاگرد ہی سہی۔مگر صورت تمہاری
دیکھی نہین۔کوئی فوٹو ہو تو ضرور بہیجو۔کہ تصویر خانہ مین اُسکو رکھون۔
اور میان آرشاد کو دیکھا کرون۔
ف۳ تمہاری نام کا ایک سجع مینے موزون کیا ہی جو درج ذیل ہے سَجَعۡ
(چشمۂ کوثر پہ ہے قاسم علی۔)

شاد عفی عنہٗ
مشفق ومہربان نواب بہرام الدولہ بہادر۔کل کی مجلس
مین جو مرثیہ پڑہا گیا۔واقعی اکثر بند بے مثل اور بے عدیل تھے۔خورشید صاحب
کی نکتہ معزی اور بلند پروازی اور سخن سنجی کی تعریف اس موقع پر شاعری
نہین۔اسلئے جو سچی سچی بات تھی۔اُسکو رباعی مین موزون کیا تہا آپکے پاس
بھیجتا ہون۔نہ مین شاعر ہون۔نہ نثار۔مگر ہان اپنے مطلب کو ٹوٹی پہوٹی
اُردو مین کچھ شُد بُد کہہ لیتا ہون کبھی کبھی تغزل کا بھی خیال آجاتا ہے۔مگر
اہل زبان اور کاملین کے روبرو قلم اُٹھانا دل لگی نہین ہی۔

شب سے میرا مزاج درد سر سے علیل ہے۔ کچھ بھی افاقہ ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپکی مجلس مین ضرور شریک ہونگا۔
محرّم کے چاند کے روز ایک رباعی کہی تھی۔ وہ بھی ارمغان بھیجتا ہون۔

رُباعی

ہر شید مین ہی جلوہ فگن شان انیس
خورشید کا یہ کلام معجب فرجام
ہر شعر ہی دُر خیز و گہر ریز و سلیس
خورشید علی کا سا ہے نغز او نفیس

رباعی

ہشیار ہو غافلو محرّم آیا
ناشاد فلک پر بھی ملک ہین پُر غم
ہنگام بکا و شور و ماتم آیا
روتے ہین یہ کہکر کہ مہ غم آیا

شاد عفی عنہ

خانِ دوران خانِ دوران السلام
مینے لکھا قطعۂ موزون جناب
واجبی جو امر تھا لکھا وہ صاف
شاعری سے کچھ نہین ہے مجکو کام
شاد کی جانب سے لیجئے یہ سلام
بعدیل و بے نظیر و لاجواب
اسمین کچھ اصلا نہین ہی اعتساف
ختم کرتا ہون یہ نامہ والسلام

قطعہ

میر صاحب کا یہ کلام نفیس
خوب کہتے ہو مرشیہ واللہ
ہی بلا شبہہ دیدا ورنہ شنید
واہ واہ واہ حضرتِ جاوید

خیرخواہ ما۔ لیموکا اچار پہونچا۔ اس موسم کے لئے نہایت مفید صفرا شکن ہے سکنجبین کا ہم پلّہ۔ انار ترش کا پہنچا ہے۔ شبکو ضرور زیب دستر خوان کرون گا۔

اِن دنون آپ کے عرائض کا خط غیر کے ہاتہہ کا لکھا ہوا دیکہا گیا۔ مزاج تو خیریت سے ہی ٥

حال دل کا خط سے ہم پانے لگے		ہاتہہ سے غیروںکے لکھوانے لگے

شاد عفی عنہٗ

مہربان۔ ایک ڈبّا خوشبودار تنبا کو کا پہونچا۔ دوبارہ آپنے کیون زحمت اُٹھائی۔ اِسقدر آپ نے تنبا کو پلایا کہ تنبا کو فروش مالامال ہوگیا۔ وہ بیچتے بیچتے تھک گیا۔ مگر آپنے خریدنے مین قصر نہ کیا۔ مجھسے اب اسکا کیا بدل ہو۔ بجز اسکے کہ مرتے مرتے دم اُڑاؤن۔ اور آپکے عقیدت کا دم بہرون ٥

خوش ہوا آپکی عقیدت سے		رکھے اللہ شاد فرحت سے

شاد عفی عنہ

ناظم صاحب۔ ایک گمنام خط آپکے پاس بھیجتا ہون۔ بغور معاینہ کیا جائے۔ کہ مددگار ماتحت کے ظلم کا خاکہ کیسا اُڑایا گیا۔ یہ ایک ہی نہین۔ اسکے قبل بھی میرے پاس ایسی شکایتین بیبل ڈاک آئین۔

جنکا ذکر بالمشافہ بھی کیا گیا تھا - اور بار ہا تاکید کی گئی تھی - کہ اپنے ماتحتین کے رویہ سے غافل نہ رہین -

اسمین کچہ شک نہین کہ آپ بہت بیدار مغز ہین - وفادار اطاعتگذار سرکار عالی اور نمک حلال بمنگزار دولت آصفی یین آپکا شمار کیا جاتا ہے اور ایسے ناخدا ترسون کی دلی حالت سے واقف ہونا نہ آپکے امکان مین ہے نہ میرے - مگر ہان بظاہر نگرانی ہر ایک افسر کا کام ہے خواہ وہ ادنی ہو خواہ اعلی - تکاسل کو روا رکہنا نہ چاہئے - زیادہ صراحت کی ضرورت نہین خود آپکو معلوم ہو جائیگا -

حاجتِ مشاطہ نیست روی دلارام را

ظاہر ہے - اگرچہ قانوناً گمنام عرضیون کا چاک کرنا واجب کیا فرض سمجھا گیا ہے - مگر یہ خیال کرنا چاہئے کہ -

تا نباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا

یہ غیر ممکن ہے کہ جبتک کوئی ستایا نہ جاے وہ نامی کا مرتکب ہو مجھے اسکے مان لینے مین بھی تامل ہوگا کہ حاکم اور کارگزار کے دوست کم دشمن زائد ہوتے ہین - مگر اسکے ساتھہ ہی یہ بھی ہے - کہ جسقدر حاکم صاحب انصاف اور رحمدل دادگستر ہوگا مخالف کی زبان اُسکی مذمت اور عیب جوئی پر بہت کم گویا ہوتی ہے - الغرض اب انتہا سے زیادہ اُنکی خود غرضیان

اور گستاخیان اور بے رحمیان مختلف الوان مین اپنا رنگ دکھا رہی ہین۔ ایسے وقت مین سکوت کرنا غریبون کے حق مین کانٹے بونا ہی۔ خداوند نعمت پیر و مرشد بندگانحضرت خلد اللہ ملکہٗ نے مجھکو اس خدمت وزارت فوج سے جو سرفراز فرمایا ہے۔ اگر مین اس خدمت کو وفاداری و ایمانداری اور رعایا کی ہمدردی کے ساتھہ بجا نہ لاؤن تو گویا مین نے اپنے ہاتھون خدانخواستہ انصاف کا خون کیا۔ یا یون کہئے کہ اس عطای عزت شاہی کی قدر نہ کی۔ نعوذ باللہ۔ حاکم مجازی کے نزدیک معتوب اور حاکم حقیقی کی بارگاہ مین گنہگار ٹھہرا۔ میرا منصب یہی ہے کہ مین جس خدمت پر مامور ہون اُسکو حتی الامکان بحسن و وفاداری سرانجام دون۔ اور عدل و انصاف کو ہاتھہ سے نہ چھوڑون اور جو ناخدا ترس ظالم ہین اُنکے پنجے سے غربا کو بچاؤن۔ اور اُنکی داد کو پہونچون ورنہ سے

نکوئی با بدان کردن چنانست
کہ بد کردن بجائے نیکمردان

کا مصداق ہونگا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ بہت جلد اُس معاملہ کو بلا کسی رعایت کے جسطرح سے ممکن ہو دریافت کرکے غریبونکی داد کو پہونچینگے اور اُسکے نتیجہ سے مجھے اطلاع دینگے۔ فقط وما علینا الا البلاغ

شاد عفی عنہ

راجہ صاحب مشفق ومہربان۔ دو خربوزے پہونچے۔ بے فصل کے اس ارمغان نے ایسا مزا دیا۔ جیسے خزان مین بہار۔ اور صحراے عظیم افریقہ مین ٹھنڈی ہوا کے جھونکے۔

ارمغان سے آپکے ثابت ہوا
لوٹ کر پھر آئی گلشن مین بہار

ذائقہ مین کوئی فرق نہین۔ وہی شیرینی۔ اور وہی خوشبو۔ اسکے مغز کو حلواے بے دودہ کہون تو می شاید۔ پھل کیا ہی اچھی غذا ہے۔ لطیف۔ سریع الہضم۔ نوجوانون کو اسکی گرمی اور بھی گرما دیتی ہے۔ بوڑھون کو جوانی کا مزا دکھاتی ہے۔ خداوند عالم۔ شیرینی محبت جانبین مین روز افزون ذائقہ حلاوت تازہ بخشے۔ اور آپ بھی برخوردار ہون

ارمغان کا شکریہ کرتا ہون مین ۔ آپکی الفت کا دم بھرتا ہون مین

شاد عفی عنہ

مہربان۔

یہ بھی سمجھے کہ یارون نے ہمین دلسی بھلایا ہے
خدا کا شکر ہے ہمکو بھی کوئی یاد کرتا ہے

اسوقت چار بجا چاہتے ہین۔ آپ کا نامہ مودت طراز پہونچا۔ دلشاد کیا۔ بار بار پڑہا محظوظ ہوا۔

مہربان من - الحمد للہ - کہ آپ خیریت سے ہین - اگرچہ آپ اور
ہم بانگاہ گر نظرون سے دور ہین - مگر حضرت دل کے لگاو اور سلسلہ
کے روبرو برقی قوت اور جذب مقناطیس اور کشش کہربائی ثابت
ہین - جہان خیال کیا - صورت دل مین پیدا ہو گئی - پہر توجی چاہے
شکر و شکایت کیجئے - رزم و بزم کی حکایت سنائیے - علمی مباحثہ
کا تذکرہ فرمائے - کوئی مانع نہین - نہ سگ و دربان کی مزاحمت -
نہ غیر و بیگانہ کی دل مین دہشت - دہڑلے کے ساتہہ خیالی موجونکی
سیر کرتے رہیئے - الغرض انسان جو خلاصہ موجودات اور اشرف المخلوقات
کہلاتا ہی عجب طلسم کا پتلا ہے ع -

یہی نمونہ قدرتِ پروردگار کا

اس موقع مین رسالہ دبدبہ آصفی کا سپاسگزار ہون -
کہ جسکے باعث مجھے میرے ایک قدیم دوست نے بذریعہ خط و کتابت
اپنی روحانی ملاقات سے خوش کیا - میری لنسبت آپنے جو کچہ لکھا ہی
یہ آپکی دلی عقیدت اور خیر خواہی کی پوری دلیل ہے - ورنہ من آنم
کہ من دانم - اللہ کا شکر ہے کہ مین اپنے خداوند مجازی کے غلامون
مین شمار کیا جاتا ہون - اور میرے آقاے ولی النعمت کا موروثی نمکخوار
کہلاتا ہون - اور نعمہائے غیر مترقبہ سے سرفراز ہون - اگرچہ اس لائق نہین ہون

خداوند عالم - خداوند ظلّ سبحانی کو تا صدوسی سال بایمن اہم خسروانہ مظفر و منصور رکھے - آمین جب کبھی اپنے فرائض منصبی سے فارغ ہوجاتا ہون - باقی وقت علوم و فنون کے گلستان کی سیر کرتا رہتا ہون - دنیا مین اس سے بہتر کوئی شغل کیا دنیا کی ترقیون اور عاقبت کی بہبودیون کے لئے دوسرا نہین ہے سہ

انسان کو علم فائدا دیتا ہے	آئینۂ عقل کو جلا دیتا ہے
دنیا مین جو عزت ہی تو عقبی اندین بہشت	یہ دونون جہانمین مرتبا دیتا ہے

ف۲ - اب اپنی تحریر کو اس مصرع پر ختم کرتا ہون ع -

ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

خداحافظ -

شادعفی عنہ

مہربان من - بچون کے لئے آپنے دو عباسیان جوارمغان بھیجین پہونچین - آپ نے اسقدر کیون زحمت اٹھائی - یگانگت مین تکلف لیعنے چہ - بہرحال بمصداق - ع -

آنچہ از دوست میرسد نیکوست

شکریہ کے ساتہہ آپ کے ارمغان کو بدل قبول کیا - اور بچون کی کمرمین نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ کہکر باندہ دین -

دونون عبّاسیان اپنی آب و تاب مین گو ہرابدار۔ صفائی مین پرتوِ رخسارِ یار۔ بُرش مین خنجرِ خونخوار۔ روانی مین بحرِ ذخار سے کم نہین یہ وہ عبّاسیان ہین کہ اگر عدو بھی دیکھے تو سو جان سے فدا ہو۔ اور ملک الموت بھی اِنکا دم بھرے۔

کرون تعریف کیا عبّاسیون کی	ہر اک اِنمین پرستا کی پری ہے
عدو بھی جسپہ سو جان سے فدا ہو	قیامت کی وہ شانِ دلبری ہے

اللہ تعالیٰ آپکے جمیع مقاصد مین آپکو فیمتمند رکھے۔

شاد عفی عنہٗ

مولوی صاحب۔ مجھے اُڑتی اُڑتی یہ خبر پہونچی کہ نواب معتصد جنگ بہادر کے فرزند کی جہان نسبت ٹھیری تھی۔ آپکے مشورہ کی وجہ سے طرفشانی وعدہ خلافی اور عہد شکنی پر آمادہ ہوی ہین۔ اول تو مین اس خبر کو باور ہی کیون کرتا۔ کیونکہ آپ کوئی معمولی مولوی نہین ہین۔ مجھے سخت ناگوار معلوم ہوا۔ کہ آپکی نسبت ایسی افواہین اُڑائی جاتی ہین۔ مگر متواتر اخبار نے کسی قدر مجھے مُشتبہ کیا۔ خواہ آپ اسکو حُسن ظن سمجھئے۔ یا بدظن خیال کیجئے۔ چونکہ آپ میرے قدیم خیر خواہو مین سے ہونے کے علاوہ میرے فرزند دلبند کے اُستاد شفیق بھی ہین۔ بایں وجوہ مجھے ضرور ہوا۔ کہ مین اِس کیفیت سے آپکو

آگاہ کردن۔

یقینی ایسا نہو گا۔ اور اگر طرفتانی کی دوستداری کی خاطر سے آپ نے کوئی مشورہ دیا بھی ہو تو ایسا مشورہ دیجئے کہ گھر بس جائین۔ اور آپ کو لوگ خیر سے یاد کرین۔ ورنہ مانع خیر کے لفظ سے لوگ یاد کرینگے۔ اور پوچھنے والے یہ پوچھین گے تو آپ کیا کہین گے ؎

تو برائے وصل کردن آمدی
یا برائے فصل کردن آمدی

فقط وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

شاد عفی عنہ

مہربان من محمد محبوب علی خان صاحب۔

آپنے بھیجی آم کی ڈالی
ہین یہ خوشبو مین طبلۂ عطار

کُلِّیاں ہین یہ قند و شکر کی
کیا حقیقت ہی مشک و عنبر کی

شاد عفی عنہ

حبیب لبیب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ ؎

قلم اور سیف دونون سکے دہنی ہین
انہین دونعمتون سے ہم غنی ہین

اسوقت چین اور جاپان کی لڑائی کے مزے اُڑا رہا تھا۔ کہ

آپ کا شقہ اتحاد آمیز پہونچا۔ بغور پڑھا عجب اتفاق کی بات ہی کہ جس اخبار
مین چین اور جاپان کے کارہاے نمایان کا حال دیکھ رہا ہون اُسی
اخبار کے آپ بھی طالب ہین۔ بوالیسی جواب اخبار روانہ کرتا ہون
دیکھئے۔ اور بغور دیکھئے۔ مین تو جاپان کی بہادری اور اُسکی عقلی ترقی
اور جیالے پن کا عاشق ہون۔ کہان چین۔ کہان جاپان۔ بقول شخصے
ریگستان مین۔ رای کا دانہ۔ مگر واہ رے مائی کے پوت کیا کیا حملے
کئے۔ اور دشمن کو کہان کہان زک دی ہے۔ دشمن نے منہ
چڑھتے ہی مُنہ کی کھائی۔ جنگ بھی کیا مزے کی چیز ہے۔ لڑائی کے نام پر
میرا خون رگ و پے مین تیزی کے ساتھ دوڑتا ہے۔ نہونا تعجب۔
اور باعث نفرین ہی کیونکہ ہماری قوم کی قوم سپاہ۔ تلوار کے دھنی۔
ہم ہی لوگ کہلاتے ہین۔ ہمارا لوہا سبھون نے مانا ہے۔ راجپوت
ہم ہی کہلاتے ہین۔ راجپوت یعنی راجہ کے پُتر۔ سورج بنسی چندر بنسی
سورج بنسی راجہ رامچندر رہین ہم راجہ رامچندر کے بنس سے ہین۔
اب یہ راجپوت کسی گروہ کا نام ہوگیا ہے۔ جنہون نے اپنا مسلک ہی
جُدا قرار دیا ہے۔ خدا کی قدرت کے قربان جائیے۔ اُسکی بھی کیا سرفرازی
ہی کہ جرار و کرار فوج کی خدمت عنایت فرمائی۔ وزیر فوج کی عزت سے
سربلند کیا سچ ہے۔ کہ خدا شکر خورے کو شکر دیتا ہی۔ اور موذی کو ٹکر

ہم نرے اُجڈ سپاہی ہی نہین ہین - بلکہ ہر فن مین مشہور - ہمارا
مشیر قلم سیف میدان فتح کا علم - رگ و پے مین بہادری کا جوش ہے
بس جہان کوئی فوج آراستہ و پیراستہ دیکھی - یا کسی جنگ کی خبر
سنی لہو جوش کھاتا ہے - خدا کا شکر ہے کہ ایسے بادشاہ ذیجاہ
کے ظلّ عاطفت مین پرورش پاتے ہین کہ ہر طرح چین ہی چین ہو خیالے

شاد عفی عنہ

مہربان من - آپ کا شقہ معہ ڈالی پہونچا مشکور رہوا ابھی ابھی
آم مین نے چکھے - فی الواقع نہایت مزیدار خوشگوار ہین - کل ہی مجھے
معلوم ہوا کہ آپ کا مزاج علیل تھا - خدا تندرست رکھے -

آسمانجاہ بہادر غفر لہ نے جنت کی راہ لی - اُنکی وفات کا
سخت افسوس ہے اُنکی ہر دل عزیزی نے عامۂ خلایق کو اُنکا گرویدہ
کر رکھا تھا - اُنکی اس بیوقت موت نے سبکو زار زار رُلایا -
یہانتک کہ آسمان بھی رو رہا تھا - سر و رنگر ماتم نگر تھا - اُنکے متعلقین کے
غم کا کوئی اندازہ نہین کرسکتا -

خدا کی پناہ جسوقت میت نکلی اور تابوت بر ہانے شاہ صاحب
کی درگاہ کی جانب روان ہوا - اُسوقت میرے دل کی عجب کیفیت ہوئی
جسکو مین لکھہ نہین سکتا - اُسی عالم مین ایک رباعی کہی تھی جو درج ذیل ہے

فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِی الْاَبْصَارِ

رباعی

کیا شاہ و گدا اور امیر اور فقیر	دنیا سے انہین سبکو سفر کرنا ہی
پیدا جو ہوا جہانمین اک دن آخر	سب چہوڑ کے ای شاد اُسی مرنا ہی

شاد عفی عنہ

میرے کرمفرما نواب بہرام الدولہ بہادر۔ آپ کا نامۂ اتحاد پہونچا بھی تو ایسے وقت پہونچا۔ کہ جب بندہ ناشتہ کر رہا تہا واللہ طبیعت پہڑک گئی۔ رقعہ مین بھی کہانیکی دعوت کا ذکر تہا۔ یہان تو بندہ اول ہی کئی ڈش چکہہ کر بیٹہا تہا۔ باقی ساقی آپکی دعوتی چیٹی نے طبیعت سیر کردی۔ اب بتلائے کہ اسقدر کہا کر بھی پہر کہانا مانگون۔ کیا یہ بھی (برٹن بیٹہ) ہے یا (ڈہول بیٹہ) علاوہ اسکے دوستی مین تکلف یعنے چہ۔

ہان صاحب یہ جو آپ نے لکہا تہا۔ کہ آپکو میری دعوتمین کہانا ہوگا۔ الا پرایوٹ ہو۔ یا پبلک۔ واللہ ع۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

بخدا یہ پرایوٹ اور پبلک کی ایک ہی کہی۔ بالکل انوکہی بات ہے۔

کیا کوئی چیستان ہے۔ یا کوئی پہیلی بجھواتے ہو۔ کھانے کے کئی اقسام ہوتے ہین۔ مگر پرائیوٹ۔ اور پبلک یہ دو اقسام بالکل ایجاد بندہ ہین
الغرض لکھتے لکھتے اسقدر تحریر کو طوالت دی کہ جواب کیا شیطان کی آنت ہے۔ آپ بھی پڑھتے پڑھتے ضرور اُگتا گئے ہونگے
لیجئے جواب صاف یہ ہی کہ اگر آپکو دوستی دلی ہے تو تکلف دور کھانا دانا برطرف ہے

	خوشا وقتے وخرم روزگارے کہ یارے برخورد از وصل یارے	

اس سے زیادہ اور کیا لطف ہوگا۔ مزید بران اگر آپکو منظور ہی ہے کہ تکلف فرمائین تو بس ایک دو پاکیزہ صورتین۔ اور سُریلی عنادل نغمہ سرا کو بلوائے۔ آنکھین ٹھنڈی ہونگی۔ دل بہلے گا حضرت شاد دلشاد ہونگے۔ والسلام فقط

آپ کا دوست شاد عفی عنہ

حضرت سلامت نمیقۂ رشیقہ وصحیفۂ انیقہ مین پایا۔ آپ دعوت دیتے ہین۔ منظور منظور۔

لیکن دوازدہم ربیع الاول کو دو شقین میرے آنے کی مانع ہین ایک نیاز دوازدہم شریف جو قدیم سے میرے خاندان مین جاری ہے۔

دوسرے ہم ہندؤن کا تہوار جسکو راکھی پونم کہتے ہین۔ بارھوین تاریخ کے بعد جو دن مقرر کیجیئے غالباً موزون ہوگا۔ دیکھون وہ کون مہ شان جادو جمال۔ پری وش۔ زہرہ تمثال۔ مشتری خصال ہین۔ جنکو آپ ناہید نغمہ و باربد نژاد کہتے ہین۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ یار زندہ صحبت باقی۔ باقی عند اللقا فقط

شاد عفی عنہٗ

مہربان من ارشاد۔ کیون صاحب کہئے مزاج شریف ؟
یقین ہے کہ اصلاح شدہ غزل بحفاظت پہونچی ہوگی۔
نمبر (۱۰۱) کی غزل ابتک وصول نہین ہوئی۔ غالباً ڈاکئے نے نہ پہونچائی ہو۔ یا ڈاکخانہ ہضم کرگیا ہو۔
ایک اشتہار منسلک ہذا ہے۔ ضرور ان مصرعون پر غزل لکھئے۔ اور قبل از مشاعرہ روانہ کیجیئے۔ تاکہ مین ایک نظر دیکھ لون اور مشاعرہ مین پنڈت جی سے پڑہا دون۔ میری غزل بھی وہی پڑہتے ہین۔

شاد عفی عنہٗ

نوابصاحب مشفق ومہربان کرمفرمائے مخلصان نواب افتخار الملک بہادر دام کرمہٗ۔ میر عبد العلی نواب فتحیاب جنگ مرحوم

کے نواسے جو میرے خلیرے بھائی - ہونہار - نوجوان ہین - اُنکی خواہش ہے کہ مین آپکی خدمت مین اُنکی ناظم بندی کے لئے سفارش کرون - سبکو یہ معلوم ہے کہ آپکی مہربانی میرے حال پر ازبس ہے علاوہ اسکے میرے عزیزون مین سے ہوتے ہین - اور آپکے خاندان سے بھی متوسّل ہین - چنانچہ اُنکی درخواست منسلک ہذا ہے اگر براے مہربانی اُنکا تقرر فرمایا جاے تو مخلص آپکا نہایت ممنون ہوگا - اگرچہ میرا ارادہ تہا کہ بسفارش نواب مدارالمہام بہادر فوج مین کسی جگہہ مقرر کردون - مگر وہ راضی نہین ہین - اسلئے جناب کے اتحاد اور یگانگت نے مجھے مجبور کیا - کہ مین آپ ہی سے اپنے ایک عزیز کی سفارش کرون - مجھے آپکی عنایتون سے امید قوی ہے - کہ میری یہ سفارش بیکار نہ جائیگی - ع -

	برکریمان کارہا دشوار نیست	

زیادہ عنایت دلی روز افزون باد فقط

شاد عفی عنہٗ

نوابصاحب مشفق ومہربان کرمفرماے مخلصان
نواب افتخار الملک بہادر دام کرمہٗ - میر سکندر علیصاحب مدرّس مدرسۂ جالنہ کی خواہش ہے - کہ کوتوالی - یا صفائی مین جناب کی زیر حکومت

اطاعت کرکے اپنا حسن کارگزاری دکہائین - اسوقت دو جائداد مین آئینی کی خالی ہین - کیا عجب ہے کہ صاحب مذکور اپنے ارادہ مین کامیاب ہوجائین - لطف یہ ہی کہ تعلیمات مین بھی اُنکا تقرر جناب ہی کی سفارش سے ہوا تہا - شاید اس عہدہ پر مخلص کی سفارش کام آجائے - مزید عنایات زیادہ نیت

شاد عفی عنہ

نواب صاحب مشفق و مہربان میر مصطفےٰ علی خان بہادر

میر سکندر علی صاحب کے لئے مین نے نواب افتخار الملک بہادر سے سفارش کی ہے - آپ بھی اُنکے لئے سعی فرمائین - نہ صرف اُنکی امید پوری ہوگی - بلکہ مخلص بھی آپ کا مشکور ہوگا ٥

	بر آوردن کار امیدوار		بہ از قید بندی شکستن ہزار	

شاد عفی عنہ

دیباچۂ دفتر اتحاد نواب بہرام الدولہ بہادر - آپکی دعوت

صرف دعوت جلسۂ رقص و سرود ہی نہ تھی - بلکہ ضیافت مذاق اہل مذاق بھی تھی - یون تو لولیان شوخ و شنگ رشک پری رخان فرنگ تہین ہی - کوئی مہ پارہ - زاہد فریب - کوئی طاؤس زیب ناہید نغمہ باز شہزادے غیرت گلبدنان نوشادے - سچی سُریلی تانین - علم موسیقی کی جانین مگران سب باتون پر طرّہ یہ کہ آپکی غزل سُنی ٥

	جانہا حیات یافت زحسنِ کلام تو درزیرلب چہ شیوۂ شیرین نہادۂ	

پینے بھی کچھ فکر کی ہے۔ معاینہ فرمائیے۔
لکنو کا تمباکوئے خوردنی خوشبودار پہونچا۔ جہان تہوڑا سا گلوری کے ساتہہ کہایا مشامِ جان تک معطر ہوگیا۔ گویا طبلۂ عطار کہل گیا واہ کیا بات ہے۔ مشک و زعفران اسکے روبرو مات ہے۔ نافۂ تاتار اسکے مقابل مین خجل۔ گلاب بصرہ اسکی خوشبو سے منفعل۔ کدیور جہان آفرین آپکو سرخرو۔ اور آپکے گلدستہ محبت کو تروتازہ رکھے۔

شاد عفی عنہ

مہربان محبوب علیخان صاحب سرور

نامۂ لطف آپ کا پہونچا	مجکو مسرور اور شاد کیا
آجکل ہے تداخلِ فصلین	کچہ نہین فکر اسکی ہے اصلا
ٹہنڈے پانی سے بچیے اسکو	مین نے بھیجی ہے آپکو جو دوا
صبح تک کل اگر خدا چاہے	مِرا شافی عطا کرے گا شفا
سینے بھیجے ہین چند اور اشعار	اُنکو اپنی غزل مین لکھئے گا
ختم کرتا ہون اپنا یہ نامہ	شاد رکھے تمہین یہی دُعا

شاد عفی عنہ

عندلیب گلشن اتحاد سلامت - جناب من آپکی یاد میرے دلمین
ہے - اور دل میرے پہلومین - پھر آپ ہی تبلائیے کہ آپکو کیونکر
بہولتا - مگر ہان اندنون دل مہمان سرائے افکار گوناگون ہوگیا ہے
اسلئے البتہ ظاہری خط وکتابت سے معذور رہا - معاف فرمائیے
دوست جانی آجکل میرے حال پر نہایت چشم عنایت مبذول فرمارہے
ہین - بظاہر دیکھنے کو وہ قوی - مین ناتوان - وہ معمر - مین نوجوان ع
ببین تفاوتِ رہ از کجاست تا بہ کجا
مگر الحمد للہ ایک بات مین مین زیادہ ہون - وہ کیا ہے ہ متوکل
بخدا ہون - خداوند عالم نے قرآن مجید مین وعدہ وعید فرمایا ہی -
وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ - اسلئے مین اپنے
دل پریشان کو یہ کہکر تسکین دیتا ہون ؎

نیست از موجِ حوادث ہیچ خس پروا مرا
جنبش گہوارہ باشد موجۂ دریا مرا

۲ - ہان صاحب یہ بات اُلٹی ہوئی - کہ لال دیو ہمیشہ ناکام
ہوا کرتا ہے - اور کالا دیو واصل طالب ومطلوب ہے - پھر کالی دیو
کی ناکامی لیعنے چہ - بہر حال بالا آپکے ہاتھ رہا - نہایت خوشی ہوئی
مشاعرہ کا پرچہ منسلک ہذا ہے - بوقت فرصت تاریخ معینہ تک کچھ فکر کیجئے -

حضرت سلامت آپ نے زردے کا ایسا چسکا لگا دیا۔ کہ ہمارا دیسی زردہ ہمسے کہا یا نہین جاتا یا تو نسخہ عنایت کیجئے۔ یا اور تہوڑا زردہ لطف کیجئے۔ اور بل بھیجد یجئے۔ والسلام۔ باقی عندالملاقات

شاد عفی عنہ

مہربان من۔ آپکی عرضی معہ دو غزلون کے پہونچی۔ مین ذرا عدیم الفرصت رہتا ہون۔ اسکے علاوہ خود میرا کلام محتاج اصلاح ہے مگر دوستونکی خواہش سے کچہ رطب و یابس لکھنا ہی پڑتا ہے۔ حسب فرمایش آپکی غزل اصلاح دیکر بہیجتا ہون۔ بالفعل اُردو کی مشق کیجئے۔ فارسی کی مشق بہت دن سے مین نے چہوڑ دی ہے۔ گاہے ماہے کوئی قطعہ یا رباعی وغیرہ کچہ لکھہ لیتا ہون۔ دکھن بسکون ہاے ہوز غلط۔ دکہن بہ تشدید جائز ہے۔ دَکَن دال اور کاف مفتوح متحرک جائز۔ دُکن" بہ تشدید کاف تازی جائز۔

۲۔ ردیف مین جو کچہ آپ نے ہائے ہوز سے لکھا تہا۔ اُسکو مین نے الف سے بدل دیا۔ اور یہ جائز ہے (نکارا۔) لفظ فارسی نہین ہے۔ ٹہیٹہ اُردو ہے۔ اُردو مین الف کو ہا سے ایسے موقع مین بدلنا جائز ہے۔ بشرطیکہ غلط الترکیب نہو مثلاً (رقص زہرہ) مین ہای ہوز ہی جائز ہے۔ اگر الف سے لکھا جائے

ترکیب غلط ہو گی - ہان بلا اضافت ہو تو ضرورت شاعری کے لئے
زہرا - الف سے بھی جائز ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ ہاے ہوز
مین - ہمزہ - اور اضافت کی ہمیشہ ضرورت نہین ہوتی مثلاً ~

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکان کند

(پردہ کس درد) یعنے پردۂ کس درد -
دوسری ہاے ہوز نہین طعنۂ ہمزہ کے ساتھہ ہی - یہ شعر کافی ہے -
غزل علحدہ پرچہ پر لکھا کیجئے تو مناسب ہی - والسلام -
ٹکٹ واپس فقط

شاد عفی عنہ

دیباچۂ شریعت سرمایہ معرفت کیمیاے حکمت مولینا مولوی
سید یعقوب علی صاحب دام لطفہ - السلام علیکم - اسوقت
مین اپنے اجلاس پر تن تنہا بیٹھا ہوا ہون - مطالعہ کتب تصوف و تواریخ
میرا شغل ہے - مولینا حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ
جو تصوف کے دریا کا ایک لہر ہے اسکی موج مین ہون - اسکی
سیر سے سیر نہین ہوتا - اثناے مطالعہ مین ایک شعر پہ
نظر پڑی ~

رحمتش را تشنہ دیدم بر گناہ
عرصۂ عصیان گرفتم زان سبب

سبحان اللہ بارک اللہ کیا مذاق ہے۔ واقعی وجد کرنیکا شعر ہے۔ گناہگارون کو اچھی دستاویز ہاتھہ آئی مگر حال یہ ہے سہ

قدسی ندانم چون شود سودای بازار جزا
او نقد آمرزش بکف من جنس عصیان در بغل

الغرض یہ مصرعۂ ع۔
عرصۂ عصیان گرفتم زان سبب

خدا جانے کس لہر مین موزون ہوا ہوگا کہ جسکے پڑھنے سے چوٹ کھائے ہوئے دلون کے زخم از سر نو ہرے ہوتے ہین کیف بادہ سرجوش وحدت سے انگور پھٹ جاتے ہین۔ اللہ۔ اللہ۔

درحقیقت ایسا دلچسپ شعر ہے کہ بس دل لوٹ پوٹ ہوجاتا ہے کسی وقت اسکی تفسیر آپکی زبان سے سُننا چاہئے۔

آپکی ملاقات سے وہ لطف حاصل ہوتا ہے کہ دل ہی جانتا ہے۔ آپکی صحبت جام جہان نما۔ آپ کے تجربات سے سفر در وطن کا حال

انکشاف ہوتا ہے۔آپکے ارشادات سے خلوت درانجمن کامزا ملتا ہے۔
بیشک آپکی ملاقات کیمیاے سعادت ہی میان حقانی رشک قاآنی بقول آپکی باتون کے جن نہین ہین۔یہ شخص بھی ظرف معجون ہے۔ایسا ہنس مکھ اور ظراف اور محبت کا یکتا مین نے کم دیکھا ہی نقل محفل کہنا سزاوار ہے۔
مجھے یقین ہے کہ الحمد للہ والمنۃ جناب بخیریت ہونگے۔
شکرِ خدا مین آپکی دعا کی بدولت مع عیال و اطفال اچھا ہون مگر چار عناصر مین کچھ چشمک ہوگئی ہے۔اور وہ راز سربستہ ہی جسکے چارہ گر آپ ہین۔بس دعا یہ ہے۔

شاد	مے دو آتشہ اگر پی لون راس آئے خدا کرے مجکو	

آپکے قدوم کا انتظار ہے۔دیکھئے پھر کب صحبت گرم ہو۔اور حکمت ولیاقت ومعرفت کے جام بھر بھر کر گردش مین آئین اور مین یہ کہتا جاؤن ؎

	دور چلے دور چلے ساقیا اور چلے اور چلے ساقیا	

اور زاہدان خشک بھی بادۂ توحید سے تر دامن ہو جائین فقط
طالب حق مرد آزاد شاد عفی عنہٗ

مہربان من محمد محبوب علیخانصاحب

سُبحان اللہ شان تیری منہ مانگی مراد پائی۔

سویرے سویرے اچھی بہنی ہوئی۔ کل سے جی چاہتا تہا کہ مچھلی پکے۔ اُسکی قدرتِ کاملہ کے قربان جائیے۔ تڑکے سے آج مچھلی پہونچ ہی گئی۔ اسوقت تو آپ نے مچھلی کیا بھیجی۔ گویا سکندر کو بلا مدد خضر علیہ السلام چشمۂ حیوان مل گیا۔ شام کو ضرور پکواؤنگا شکریہ قبول کیجیے۔ ؎

	کیا شکر ادا کرون خدا کا منہ مانگی مراد مین نے پائی	شاد

تفاءل تو نیک ہے۔ دیکھئے جب خدا چاہتا ہے تو سب کام اسی طرح بن آتے ہین۔ اللہ تعالیٰ آپکو تندرست رکھے فقط
شاد عفی عنہٗ

مہربان ارشاد۔ آپ نے خدا جانے کس دُہن مین غزل لکہی کہ کل غزل دوسری بحر مین ہے۔ مصرع طرح یہ تہا۔

بر آئے دل کی جو کچہ آرزو ہو

اسکا وزن یہ ہے۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ فعولن۔ آپ نے
بحر متقارب سالم مین غزل لکھدی۔ فعولن۔ فعولن۔ فعولن۔ فعولن۔
بہر حال وہ غزل بالکل بیکار تھی۔ اسلئے مین نے اکثر آپ کے
قافیون پر دوسرے شعر کہکر گیارہ شعر کی غزل لکھدی ہے۔
بہتر ہوگا کہ آپ عروض کے ایک دو رسالے کسی سے
پڑھ لیجئے۔
اسکے قبل ماہ محرم مین آپ نے دو تین قطعات اور تاریخ بہیجی تھے
وہ بالکل اصلاح کے قابل نہ تھے اسلئے داخل دفتر کردیئے ممکن تہا کہ
اُسکے معاوضہ مین ایک دو قطعہ اور تاریخ مین کہکر بہیجتا مگر فائدہ
کیا۔ آپ ہی طبیعت پر زور ڈالکر دوسرے لکھئے۔
پرسون کا خط پہونچا۔ مین نے آپ کے فرزند کی شادی کے لئے
جو کچھ معونت کرنے کا وعدہ کیا تہا اُسکو ضرور ایفا کرون گا۔
مگر جو عرضی آپنے حضور پُرنور مین پیش کرنے کے لئے بھیجی تھی اسوقت
موقع نہین ہے۔

شاد عفی عنہُ

مشفق و مہربانمن نواب متہور الملک بہادر۔ ایکی سال آپنے آم ایسے کہلائے
کہ بلامبالغہ کئی امریان خالی ہوگئی ہونگی۔ اللہ تعالیٰ آپکے نخل مراد کو

سرسبز اور بار ور رکھے۔ ذریعۂ اتحاد شیرین رہے۔

شاد عفی عنہ

نیر برج طبابت مرزا اسحاق بیگ صاحب آ شام کو بچون کے ساتھ ہوا خوری کو جاتے ہین۔ ذرا غور سے دیکھئے کہ ان لڑکون کا میلان طبع کس شئے کی طرف زیادہ ہے۔ کس چیز کو زیادہ غور سے دیکھتے ہین۔ اور کس علم و فن کی جانب انکا رجحان ہے۔ یہ بات ایک دن کے تجربہ سے نہین معلوم ہو گی۔ کم سے کم ایک ہفتہ کامل غور سے تجربہ کیجئے اور معیار امتحان پر کسئے اور مجھے اطلاع دیجئے۔ مگر شاعرانہ خیالات کو اسمین دخل نہ دیجئے گا۔ کیونکہ لفضلہ آپ کا تخلص ساقی ہے۔ ممکن ہے کہ قدح معیار مین اپنی جانب سے کوئی نسخہ جز دمز درج کر دیجئے اور ہم اسکے نشہ مین ایسے دہت ہو جائین کہ اصل امر سے بے خبر رہین۔

احقاق حق اور ابطال باطل مرکوز خاطر رہے۔ پنڈت سرشار صاحب کو بہیچش ہو گئی ہے۔ میرا دواخانہ یونانی اور ڈاکٹرخانہ دونون بند ہو گئے تھے۔ مین نے سفوف مقلیاثا۔ شربت نیلوفر کے ساتھ پلوا دیا۔ اور تاکید کی کہ روٹی اور بوٹی ان دونون سے پرہیز رہے۔ مگر آدمیون کی زبانی معلوم ہوا کہ قورمہ اور پراٹھا اور

ماش کی دال جسپر ہندوستان کے لوگ جان دیتے ہین - ایسے
ہضم کر گئے کہ ڈکار تک نہ لی - بس پھر کیا تھا پچپش کا مقدمہ اوپیچ مین
آگیا - چار عناصر مین اُلجھن پڑ گئی -
آپ جسم کے اُنکا علاج کیجئے - پنڈت جی کی بیماری کا نام مین نے
بندر کا پھوڑا رکھا ہے - بندر کا پھوڑا کبھی اچھا ہوتا ہی نہین - زخم
رو بہ اندمال لایا اور میان اینٹھا سنگہ نے کُرید ڈالا پھر ہرا ہو گیا -

	تیغ کی آب سے دہوتے ہین مریز زخمونکو وہین زخمِ جگر روز ہرا ہوتا ہے	شاد

اُنکی زندگی کو مین بہت عزیز سمجھتا ہون - شاد عفی عنہ

مائی ڈیر دیوان دولت رام صاحب ایک مدت کے بعد اپکا
خط پہونچا - مجھے تو یقین کامل ہو گیا تھا کہ آپ اپنی یاد اور محبت کو
حیدرآباد اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر ہی چھوڑ کر خیرباد کہہ گئے - مگر ہم
آپکو کہان چھوڑتے ہین - آپکی یاد او محبت دل کی ساتھہ اسطرح مثل شیر وشکر
ہے جیسے خمار مُل مین رنگ و بو گل مین - بہر حال مین نہایت خوش
ہوا کہ آپ خیریت سے ہین -
مین اسوقت تک ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کے
اخلاق اور آپ صاحبون کے اتحاد کو جب یاد کرتا ہون تو لطف صحبت

تازہ ہوجاتا ہے۔

یقین ہے کہ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب ممدوح الشان بہت خیریت سے ہونگے۔

میری جانب سے جناب مہاراجہ صاحب ممدوح کی خدمتمین سلام کا ہدیہ پیش کر دیجئے۔

حکیم صاحب اگر حیدرآباد آئینگے تو انشاءاللہ تعالی مین ضرور بالضرور اور آپکے حسب خواہش اُنسے ملاقات کرونگا۔

گاہے ماہے خط و کتابت سے دلشاد کیا کیجیے کہ المکتوب نصف الملاقات مشہور ہے ع۔

	اسے وقت تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی	

شاد عفی عنہُ

مشفق و مہربان راجہ شیو راج دھرم ونت بہادر۔

جس روز اڈریس کایستھ صاحبان آپکی سرپرستی سے دربار گہربار ظل سبحانی حضرت بندگانعالی متعالی خلد اللہ ملکہُ مین پیش ہوا تہا۔ اُس روز آپ جس لباس سے حاضر دربار دُربار ہوے تھے اُسکا ایک فوٹو میرے پاس روانہ کیجیے۔

شاد عفی عنہُ

نواب صاحب مشفق ومہربان کرمفرمای دوستان ادلطفہ
منجانب سستی سوسائٹی جو اڈریس آپ نے دیا تھا اگر اسکی
نقل ہو تو ایک کاپی مع اپنے ایک فوٹو کے جس لباس مین آپ اُس روز
دربار گہربار ظل سُبحانی خلد اللہ ملکہٗ مین حاضر ہوے تھے لطف
فرما کر مشکور فرمائیے فقط

شاد عفی عنہٗ

نوابصاحب مشفق ومہربان

۱۰ ربیع الثانی سنہ روان کو بتقریب سالگرہ مبارک اعلیحضرت قدر قدرت دام ملکہٗ
منجانب جاگیرداران جو جلسہ آپکے مکان پر ہوا اُس مین جسقدر قصائد
اور اسپیچین پڑہی گئین یقین ہے کہ وہ سب آپکے پاس ہونگی - یا تو وہ
اصل قصائد اور اسپیچین دو روز کے لئے میرے پاس روانہ کیجیے یا انکے
نقول - اگر آپ کے پاس نہون تو جنہون نے قصائد پڑہے یا اسپیچین دین
انکے پاس سے طلب کر کے روانہ کیجیے مہربانی ہوگی - آجکل مین اگر
وہ سب قصائد وغیرہ میرے پاس آ گئے تو بہت بہتر ہے
جنکے قصائد اور اسپیچین پڑہی گئین اگر اُنکے تصاویر بھی مل سکتی ہون
تو وہ بھی روانہ کیجئے -

شاد عفی عنہٗ

مہربان من مولوی احمد حسین صاحب۔
تقریب سالگرہ مبارک مین جسقدر اڈریس پبلک کی جانب سے مختلف
جلسون مین پیش ہوے ہین اور حضرت پیرو مرشد ظل سبحانی خلد اللہ ملکہ
نے زبان فیض ترجمان سے جو جوابات ارشاد فرمائے اُن سب کو ایک
جگہہ مرتب کر رہا ہون۔
کل سامان میرے پاس موجود ہے۔ مگر نواب فخر الملک بہادر نے
جو اڈریس منجانب سٹی اسوسیشن پیش کیا تہا وہ میرے پاس نہین ہے
نواب صاحب سے طلب کیا تہا۔ اُنھون نے جواب دیا کہ مسودہ
گاؤ خورد ہو گیا۔ بہرحال آپکے پاس موجود ہین۔ اگر آپ سرکار مین
عرض کرکے ایک نقل اسکی لطف فرمائین تو مشکور ہونگا فقط

شاد عفی عنہ

مہربان من آصف نواز ونت بہادر۔ بروز اڈریس کالیتہہ
جس لباس سے آپ دربار گہربار ظل سبحانی خلد اللہ ملکہ مین حاضر
ہوے تھے اسکا ایک فوٹو میرے پاس روانہ کیجئے فقط

شاد عفی عنہ

مہربان من
بروز جشن طلبۂ مدارس جس لباس سے آپ دربار گہربار ظل سبحانی خلد اللہ ملکہ

ہین حاضر ہوے تھے اُسکا ایک فوٹو میرے پاس روانہ کیجئے ۔

شاد عفی عنہٗ

مہربان من آصف نواز ونت بہادر ۔ اگرچہ تصویر درباری

لباس مین ہے ۔ مگر بیٹھی ہوئی تصویر اُس دربار کے خلاف ہے ۔

جس دربار مین آپ اور ہم سب دست بستہ کھڑے تھے ۔ اگر اُس

پوزیشن کی تصویر ہو تو زیادہ مناسب ہوگا ۔ فقط

شاد عفی عنہ

مشفق و مہربان من ۔

آپکی درخواست مورخہ ۲۲ ماہ حال آج کہ ۲۳ تاریخ ہے ۔ پہونچی مسرور

ہوا ۔ بروز پنجشنبہ اجلاس کیبنٹ کونسل ہے ۔ اسلئے اُس روز میرا آنا

ناممکن ہے جمعہ آئندہ کو آٹھہ بجے صبح مین ضرور آؤنگا فقط

شاد عفی عنہٗ

نوابصاحب مشفق و مہربان کرمفرمای دوستان زیادہ لطفہٗ

بذریعہ اتحادنامہ مورخہ ۳ شعبان سنہ روان جو تصویر آپ نے

روانہ فرمائی تھی پہونچی ممنون ہوا اِس امر مین آپکو جو زحمت دیگئی اسکی

معافی چاہتا ہون فقط

شاد عفی عنہٗ

نواب صاحب والا مناقب عنایت فرمائی دوستان کرم فرمای مخلصان زاد لطفہٗ

آپ کے عنایت نامہ کے دیکھتے ہی دل شاد شاد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک
کرے۔ مین بخوشی تمام آپ کے حسب استفسار تفصیل سے اطلاع دینے پر
آمادہ ہون۔ چنانچہ فہرست منسلک ہذا ہے۔ اسکے علاوہ اس مبارک
جشن کے متعلق مجھے ارشاد ہوگا تو مین اسکی انجام دہی مین ہمہ تن حاضر اور
باعث سعادت خیال کرون گا۔ نذر تو ایک معمولی بات ہی جس سے
آپ بھی واقف ہین۔ انعام وغیرہ کی حالت کا اندازہ دشوار ہے۔
بروقت جو مانگے مناسب طور پر دینا چاہیے۔ اسلئے کہ سب جگہہ ایک
قاعدہ مرعی نہین ہے۔ اسکے علاوہ وقتاً فوقتاً جو آپ دریافت فرمائینگے
اپنے علم اور واقفیت کے موافق مین جناب کو اطلاع دیا کرونگا۔
ف ۲۔ یہ مبارک جشن کس روز اور کس مقام پر ہوگا اس سے ضرور ایما
فرمائے۔ کیا اس روز اسپورٹس بھی ہونگے کہ نہین فقط

شاد عفی عنہٗ

مولوی صاحب جامع معقول و منقول منبع فروع و اصول دام فیوضکم۔

آپکے اتحاد نامہ مورخہ امروزہ سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ بروز پنجشنبہ بمقام
ملک پلیٹہ جلسہ دعائیہ مین کس قسم کا انتظام آپ ناظم صاحب کے ذریعہ سے
چاہتے ہین پس اس سے بصراحت ایما فرمائیے فقط

شاد عفی عنہٗ

نوابصاحب والامناقب عنایتفرمای دوستان کرمفرمای مخلصان ادعنایتہ

چار خاصون کی رقم من حیث المجموع ساڑہے تین سو سے کچہ زائد ہوئی ہی۔
اور چار پاندانون کا خرچ ڈیڑہ سو سے کچہ زائد ہے۔ خاصے بذریعہ
عباس علی خانساماں تیار کرائے گئے۔ پاندان اپنے انتظام سے
کشتیان پاندانون کی اور انکا متعلقہ سامان علی العموم واپس ہوجاتا ہے
اور اگر یہ ارادہ ہو کہ کشتیان اور انکا سامان سب پیش کردیا جای
تو بھی ممکن ہے۔ لیکن جو جو باتین ہونی چاہئین انکی منظوری اور اپیشگاہ
حضرت پیرومرشد خلد اللہ ملکہٗ سے ضرور ہے۔ اسکے بعد جو امر منظور ہوجاے
اسکا انتظام مناسب ہے۔ پروگرام جلسہ اسکے ساتہ منسلک ہی فقط

شادعفی عنہٗ

مولویصاحب جامع معقول و منقول منبع فروع و اصول دام فیوضکم۔

ایسے جلسون کا انتظام پولس سے متعلق ہے لہذا اگر اکبرالملک بہادر
کو لکہا جاے تو مناسب ہی۔ ہان اگر سلامی وغیرہ کی ضرورت ہو تو بینڈ وغیرہ
حسب قاعدہ روانہ کرنا ممکن ہے فقط

شادعفی عنہٗ

مہربان من۔

مین نے سنا ہے کہ آپ کے پاس نیابت آبکاری وغیرہ کی چند جائیدادین

تقرر طلب ہین۔ اسلیئے مین اپنے ایک عزیز مسمی سید عباس علی کو
آپکے پاس روانہ کرتا ہون۔ یہ چار سال تک صدر محاسبی مین کار آموز
رہے اور لیاقت نامہ بھی حاصل کیا۔ جو کام انکو دیا جائے اسکو بخوبی
انجام دینگے۔ سررشتۂ آبکاری مین جو جائداد خالی ہوا سپر اگر انکا تقرر
کیا جائے تو موجب میری خوشنودی کا ہے۔ یہ ضلع پر جانے مین
راضی ہین۔ فقط

شاد عفی عنہٗ

مشفق و مہربان۔

بڑا خوش نصیب ہے وہ نمکخوار جسکو بادشاہ وقت اپنے مراحم خسروانہ کا
مستحق خیال فرماکر اپنے شاہی عنایات سے ہمچشمون مین اعزاز بخشتے
ایسے مواقع بہت خوشی اور شکر گذاری کے قابل ہین۔ مین آپکو مبارکباد
دیتا ہون اور امید کرتا ہون کہ آپ اور زیادہ عنایت شاہی کے
مستحق سمجھے جائینگے فقط

شاد عفی عنہٗ

مشفق و مہربان من۔

عطیات سلطانی ہمیشہ موجب فخر و مباہات ہین۔ اور بہت بڑی خوش نصیبی
اور کامیابی کی دلیل بین یہ ہے کہ ہر ملازم اپنے آقا و بادشاہ کے دل مین

اسپنے آپکو دیانت دار اور سچا خیرخواہ و وفادار اطاعت ثابت کری
چنانچہ اس ریاست کے قدیم عہدہ دارون مین آپ پہلے شخص ہین
جنھون نے متذکرہ اوصاف سے اپنے مالک کو راضی اور خوشنود
کیا جسکی وجہ سے آقاء ولی النعمی نے آپکو مستحق و مستوجب اعزاز خاص
تصور فرمایا۔ کل کے دربار شاہی مین آپکو عماری و نوبت وغیرہ لوازمۂ
اعزازی عطا ہوا اور یہ موجب مسرت ہے۔ مین آپکو مبارکباد اور دعا
دیتا ہون کہ آپ کا یہ اعزاز آئندہ کی نسلون مین باقی اور آپکے عمدہ
خدمات ہمیشہ کے لئے یادگار رہین فقط

شاد عفی عنہٗ

جناب ماموں صاحب قبلہ۔

آداب عرض ہے۔ آپکے حسب ارشاد معتمد پیشی کو حکم دیا ہے۔ آج یا
کل جاری ہو جائیگا۔ دو تین روز سے بوجہ کاروبار سرکاری و
حاضر باشی ڈیوڑھی مبارک جواب عرض نہ کرسکا۔ معافی چاہتا ہون
یقین ہے کہ مزاج عالی خیریت سے ہوگا فقط

ف ۲ مین نے افواہاً سنا ہے کہ جناب نے مجاور بیگم صاحبہ
کی ہمشیرہ ہونے سے انکار فرمایا ہے۔ غالباً یہ خبر غلط ہوگی۔ کیونکہ
بھائی اپنی بہن کی نسبت ایسا خیال نہین کرسکتا۔ چہ جائیکہ آپ جیسا

سرپرست بھائی ہو اور یہ خیال مجھے محال معلوم ہوتا ہی۔

شاد عفی عنہ

مہربان من۔

مبارک بن اسلم اور اُسکی زوجہ اور شیخ عبدالقادر عمودے کے دلمین بحر جوش زیارت حرمین شریفین موجزن ہے۔ لیکن عسرت نے پریشان کرر کھا ہے۔ سرکاری مدد سے زادراہ دیا جائے تو موجب میری مسرت اور آپکے لئے ثواب دارین کا ہی۔ فقط

شاد عفی عنہ

مہربان من نواب ناظم الدولہ بہادر۔

چار قسم کے عطر پہونچے۔ ہر ایک رشک نافہ ومشک اذفر۔ دماغ تو دماغ مشام جان تک معطر ہو گیا۔ سارا گھر اِس عنبر سارا سے معنبر ہو گیا چاروں عناصر ان عطروں کی خوشبو مین بسگئے۔ ہر ایک سے دائمہ اتحاد قلبی کی خوشبو آتی ہے۔ مین اور میرا خدا کہ خانہ ساز عطر اُنسے بہتر ہونگے اللہ کرے آپکا گھر بسا رہے۔

آپکی تحریر کے مطابق اِنکا امتحان کر کے ضرور مین آپکو لکھونگا۔ یون تو ہر خوشبو سے فرحت ہوتی ہے۔ مگر ان عطریات کی خوشبو سے چوتھی کی نسرین بدن دولہن کے جسم کی خوشبو آتی ہی ؎

در درِ زبان دعا ہی صبح و مسا ہے	شاد	جس گھر مین ایسے عطر ہون وہ گھر بسا رہے

شاد عفی عنہ

مہربان من -

تاریخین لکھنے کی فرصت بہت کم ملی - اسلئے فی الحال تین تاریخین روانہ کرتا ہون - اگر پسند آئین تو محنت ٹھکانے لگی - دو تاریخون مین لفظ دل - کیسے موقع پر آیا ہے کہ جی خوش ہو گیا - اور لطف یہ کہ خاص مادۂ تاریخ مین حضرتِ دل براجتے ہین - بہرحال آپ کی فرمائش کی تعمیل کردی -

تواریخ

کیسی ایجاد تو نے کی ہے کتاب		ہے تو لقمان کہ ساحرِ بابل
ہاتفِ غیب نے کہی تاریخ		شاد لکھ - نسخہ نگارشِ دل ۱۶ ۱۳ھ

ولہٗ

بہرِ تاریخ جنرلِ میڈیکل		شاد از خامہ دُرِ معنی سُفت
بلبلِ طبع از ریاضِ سخن		نغمہ سنجی بلبلِ دل گفت ۱۶ ۱۳ھ

ولہٗ

اندرین ماہ جنرلِ میڈیکل		گشتہ طبع از عنایتِ سبحان
بلبلِ طبع سال تاریخش		شاد بنوشت - نغمۂ لقمان ۱۶ ۱۳ھ

مہربان من۔

سید حسن صاحب شوشتری لایق و خاندانی شخص ہین - یہ بھی مکہ معظمہ و کربلاے معلیٰ وغیرہ جہبت حج و زیارت مع متعلقین جانا چاہتے ہین مگر بوجہ عسرت مجبور ہین - سرکار کی طرف سے زائرین کو آپکے ذریعہ سے جو دیاجاتا ہے اُسمین سے انہین بھی بلحاظ کفاف ذات و متعلقین دیا جائے تو موجب مسرت ہے فقط

شاد عفی عنہ

نواب صاحب مشفق مہربان کرمفرمای دوستان نواب فخر الملک بہادر دزاد لطفہ

اولاد کو نور نظر کہتے ہین - ایسی نعمت خداداد کا آنکھون سے ہمیشہ کیلیے اوجہل ہونا نہ فقط غم و الم ہے بلکہ بہت بڑی مصیبت کا سامنا ہے - مگر حیات و ممات اُس خداے پاک کے دست قدرت مین ہے - افسوس ہے کہ بادسموم کے ناموافق جہونکون نے ہونہار نونہال کو پامال جفا کر دیا "انا للہ و انا الیہ راجعون" مین آپکے اس بیوقت غم مین خلوص کے ساتہہ ہمدردی کرتا ہون - خداوند عالم جل شانہ صبر و تحمل عطا فرمائے - ان اللہ مع الصابرین فقط

شاد عفی عنہ

نواب صاحب مشفق و مہربان الطاف فرمائی دوستان دام الطافہ

یقین ہے کہ جناب کا مزاج بہت خیریت سے ہوگا مجلس امراکی برخاست کے بعد سے ملاقات کا کوئی موقع ہی نہین ملا ۔

فرض کردم کہ بیاد تو دلم خورسنداست
لیکن این دیدۂ دیدار طلب را چہ علاج

چند Fancy note paper جو اس مخلص کے تیار کئے ہوے ہین ارمغان بھیجتا ہون فقط

طالب دیدار شاد عفی عنہ

نوابصاحب مشفق مہربان کرمفرمای دوستان نواب افتخار الملک بہادر زاد لطفہ - مولوی محمد عبد الجبار خانصاحب آصفی نے جنکو گلدستہ علوم وفنون کہنا مبالغہ نہوگا بجواب سہ نثر ظہوری ایک کتاب جسکا نام محبوب الکلام ہے تصنیف کی ہے - اس سے انکی دستگاہ سخن کا اندازہ ہوسکتا ہے - اور وہ کتاب خاص حضرت پیرومرشد خلد اللہ ملکہ کی مدح مبارک اور امرار دولت آصفیہ کے اوصاف حمیدہ ہین ہے مصنف مع کتاب خدمت شریف مین حاضر ہوتے ہین -

وہ صرف اس امر کے امیدوار ہین کہ بالمشافہ وہ اُس کتاب کو پیش کرین اور آپکی قدر دانی کا تحریری صلہ پائین - چونکہ یہ خواہش بھی گویا اُنکی ذاتی تصنیف سے کم نہین - لہذا یہان یہ کہنا بیموقع نہوگا کہ

	تصنیف را مصنف نیکو کند بیان	

آپ قدر دان سخن ہین اسلئے مین نے انکی درخواست آپ تک پہونچا تا علم وسخن کے ساتھہ احسان کرنا خیال کیا۔ زیادہ ایام شادمانی بکام باد فقط

شاد عفی عنہ

مہربان من راجہ اندر کرن بہادر۔

آپ کا خط مورخہ ۲۳۔ مارچ سنہ روان وصول ہوا کیفیت مندرجہ سے اطلاع پائی۔ آپکو نواب گورنر جنرل بہادر کے ساتھہ شرکت دعوت کا اتفاق ہوا ہو تو اسکے اور نیز وہان کے اور اپنے سیر وسیاحت کے حالات سے مطلع کر کے مسرور کیجئے۔

یہان بھی آج شام کو شہزادہ اٹلی آتے ہین بفضل خدا یہان سب خیریت سے ہین فقط

شاد عفی عنہ

مہربان من نواب افسر الدولہ بہادر۔

ایک جلد شکار نامہ حضرت پیر ومرشد خلد اللہ ملکہٗ بالقا وبیر روانہ کیجئے تو باعث مسرت ہے فقط

شاد عفی عنہ

میکش خمستان معانی جناب پنڈت سورج بہان صاحب

آپ کا خط پہونچا۔ مسرور رہوا۔ واقعی پہلے بہی آپکی درخواست پہونچی تھی۔ چونکہ اُسوقت خداوندنعمت حضرت پیرومرشد خلد اللہ ملکہٗ شکارگاہ مین رونق افروز تھے اور مین بھی ہمراہ رکاب حاضر تہا۔ اسلئے فرصت نہین ہوئی۔ اب ضرور بہیجونگا۔ مگر یہ نہین معلوم ہوا کہ تاریخ سنہ ۱۳۱۶ھ کی ہو۔ یا سنہ حال کی۔ اِس سے جلد مطلع کیجئے۔ مین آپکا رندانہ اور مستانہ کلام اکثر دیکہتا ہون سبحان اللہ عجب کیف ہی فقط

شاد عفی عنہ

میکش خمستان معانی۔

عدیم الفرصتی کے باعث سے صرف ایک قطعہ تاریخ آپکی حسب خواہش روانہ کرتا ہون۔

قطعہ

میکش کا چھپا جبکہ یہ دیوان وہ شاد		دہوم اِسکی مچی ور رہوا خوب ہی شہرا
کی طبع نے جب فکر کہ لکہو مین سن طبع		ہاتف نے ندا دی کہو خمخانۂ زیبا ۱۳۱۶

شاد عفی عنہ

جسکے ہر فقرے سے آتی ہی محبت کی بو
کیون نہ اُس خط کو مین گلدستۂ الفت لکھون

شفیق ومشفق ومہربان دام لطفہٗ۔

آپ کا اتحادنامہ پہونچا۔ مسرور ومشکور ہوا۔ عبارت آرائی ہے یا سحر حلال۔ مضمون طرازی ہے یا جادوگری۔ طرز بیان سے بالکل غالب کا چربا پایا جاتا ہے۔ ہر حرف سے محبت کا اظہار۔ ہر ہر فقرہ پہلودار۔ مضمون دلکش۔ معنی دلفریب۔ سبحان اللہ عجیب طبیعت پائی ہے۔ جی خوش ہوگیا ؎

آگئی باغ سخن مین پھر بہار
تجھسے زندہ نام غالب ہوگیا
شاد

جو کچھ گذرا اور جو جو غلطیان سہواً ہوئین انکو اب یاد نہ کیجیے معافی مانگی درحقیقت یارونکی گندم نمائی وجو فروشی نے آپکو دہوکے وٹہری مین کہا

دوست سمجھتے تھے جسے ہم وہی دشمن نکلا
جسکو سمجھے تھے کہ رہبر ہے وہ رہزن نکلا
شاد

خیر وہ اپنے کئے کی سزا پاینگے۔ مگر جو خیرخواہی آپکو اپنے آقا کی ساتھ ہے وہ ضرور ایک روز کام آئیگی ؎

قدردانی گر زمانے مین ہنو پروا نہین
کام آئیگی تری یہ خیرخواہی ایک دن
شاد

ہان جناب۔ میرے گذشتہ اور حال کے حالات مین جو فرق آپنے

دکھایا ہے وہ بالکل صحیح ہے اور مین اُسکو مانتا ہون اور خداوند عالم جلشانہٗ کا شکریہ ادا کرتا ہون ۔ اور اپنے مالک اور خداوند مجازی کی ترقی عمر و دولت کے لئے دل سے دعا دیتا ہون۔

آپ خوب جانتے ہین کہ جون جون انسان کے ظاہری مدارج بڑہتے جاتے ہین ویسے ہی اسکو اپنی عزت اور آبرو کی حفاظت کا زیادہ تر خیال ہوتا جاتا ہے جسکو کچھ نہین اسکو کسی بات کی پروا بھی نہین ۔ ہر کہ ہیچ ندارد ہیچ غم ندارد ؎

	جو گدا پیشہ ہین انکی تو گذر جاتی ہے جنکے رتبے ہین سوا انکو سوا مشکل ہے	شاد

کسی نے کیا خوب کہا ہے ۔

ہر کس کہ بد ہر نیم نانے دارد نے خادم کس بود نہ مخدوم کسے	وز بہر نشست آشیانے دارد گو شاد بزی کہ خوش جہانے دارد

خیر بہر حال مین اپنے آقا کی رضا پر راضی ہون اور انشاءاللہ تعالیٰ جبتک زندہ ہون اپنے مالک کی خیر خواہی مین ثابت قدم رہون گا دعا کیجیئے کہ خداوند تعالیٰ جلشانہٗ مجھے اس ارادہ پر راسخ رکھے میرا تو وقت یہی قول ہے ؎

	سر اگر جائے بلا سے جائے شاد کیا ہے پروا ہرچہ بادا باد باد	شاد

حضرت شاہ صاحب دام برکاتہ کا دامن حشر مین نہی چہوڑونگا
یا خدا ایہی توفیق دے۔ آپ ہر طرح مطمئن رہین۔ اللہ مددگار رہے۔
باقی اور کیا کہون جنہون نے کہا انہون نے کیا کردکہایا۔ جو مین کچہہ کہون ۔

شاد	شاد برڑہ برڑہ کر نہ تو باتین بنا وقت پر جو ہوسکے وہ کر دکہا	

مگر ہان اسقدر یاد رہے کہ مین آشنا سے محبت پرست ہون۔
خوشامد پرست نہین۔ راستی کا روادار ہون ہمت مردانہ رکہتا ہون
بحمد للہ تعالی عز اسمہ۔ میرے اس قول کا آپکو تجربہ ضرور ہوگا۔

رُباعی

بندی جو سیم وزر کے ہین دولت پسند ہین ای شاد یزدلون کا خوشامد شعار ہے	شاد	عاشق مزاج جتنے ہین الفت پسند ہین مردانہ لوگ جو ہین شجاعت پسند ہین

خدا آپ سے جلد ملائے۔ اور آپ نے جو دعائین دی ہین اللہ تعالی
وہ قبول فرمائے آمین بحق پنجتن وطہ ویسین۔

شاد عفی عنہ

مہربان۔
آپ کا خط پہونچا۔ جو کچہہ آپ نے میری نسبت لکہا ہی وہ آپکا حسن ظن ہی۔
آپ خوب جانتے ہین کہ شاعری میرا پیشہ نہین۔ اور نہ مین ویسا شاعر ہون

جیسا آپکا خیال ہے۔ شاعری ایک علیحدہ فن شریف ہی۔ موزونی طبع ایک
جُدا امر ہے۔ اسکے علاوہ کاروبار سرکاری سے مجھے فرصت بھی کم رہتی ہی
دکن مین اسوقت جہان اُستاد حضرت داغ سلمہ اللہ تعالے
کا دم نہایت غنیمت ہے اور اپنے فن مین بے نظیر و بے عدیل ہین۔
اگر آپ کہین تو مین آپکی شاگردی کے لئے اُنسے سفارش کرون فقط
شاد عفی عنہُ

مہربان۔
ایک قطعہ اور ایک غزل جو بتقریب سالگرہ مبارک حضرت خداوندنعمت خلد اللہ ملکہُ
آپنے لکھی تھی ہوئی ماشاء اللہ سالگرہ تو آپنے خوب ہی لکھی۔ بعض بعض اشعار مین
کچھ کمی بیشی ہوئی ہے۔ قطعہ بھی حسب حال ہے۔
آپکو غیر معمولی انتظار کرنا پڑا ہوگا۔ عدیم الفرصتی کے باعث سے مجھے
آپکا کلام دیکھنے کی فرصت نہین ہوئی۔ چونکہ آپ خود اچھا لکھتے ہین
اور صاحب استعداد ہین لہذا مین مناسب سمجھتا ہون کہ حضرت داغ
جو اس فن کے اُستاد مانے جاتے ہین اُنسے اصلاح لیا کیجیے۔
تو آپکی موجودہ استعداد مین اور ترقی ہوگی۔
مین اس فن کا اُستاد نہین ہون۔ لہذا میری اصلاح سے آپکو جیسا کہ چاہئیے
نفع نہوگا فقط شاد عفی عنہُ

مہربان من محمد محبوب علی خان صاحب -

آپکی عرضی معہ رقعہ نواب محبوب نواز الدولہ بہادر دربابِ تولیت درگاہ شریف حضرت محمد داؤد علی شاہ صاحب قدس سرہٗ - بنام میر احمد علی صاحب پہونچی - اسکے ادائی جواب مین عمداً مین نے پہلی بار سکوت کیا مگر جب مکرر تحریک ہوئی تو اسکا جواب دینا مناسب خیال کیا - چونکہ اللہ تعالیٰ جلشانہٗ نے اپنے فضل وکرم سے منجملہ اور انعام الٰہی کے یہ نعمت خادمی شاہ صاحب قبلہ قدس سرہٗ مجھہ بندۂ ناچیز کو عطا فرمائی ہے - اور مین جملہ خدمات کی ادائی کو اپنے لئے سعادت سمجھتا ہون اور ہمیشہ مستعد ہون پس ایسی صورت مین اپنے آپکو عطیہ نعمت الٰہی سے محروم کرکے اس سعادت کو اورونکے لئے وقف کرنا محال اور بعید از قیاس ہے فقط

شاد عفی عنہٗ

مہربان -

غزل اور ایک قطعہ جسکو آپ سہواً رباعی لکھہ گئے ہین آپکے معروضہ کے ساتھہ پہونچا - غزل اور قطعہ دونون سے بہت کم توجہی پائی جاتی ہے - غزل ابتدا سے آخر تک غیر موزون - ایک مصرعہ دوسرے مصرعہ کا متضاد - بندش الفاظ سست - محاورے غلط - خدا جانے کس دھن مین

لکھی گئی تھی۔ از سرِ نو دوسری غزل لکھنی پڑی۔ اول تو غیر موزون ہونیسے
مین خود حیران رہا کہ کس بحر مین غوطہ مارون۔ یہ بحر بھی عجب بحر زخار تھی۔
کہ العظمت للہ سہ

	دُرِ مقصود کیونکر ہاتھ آئے
	نہین ہو جس سمندر کی کوئی تھاہ

بہرحال مجھے بھی اسکی شناوری مین مدد لینی پڑی۔ آئندہ سے ذرا
عروض کا خیال رکھین تو بہتر ہوگا۔ صرف موزونی طبع سے شاعری نہین
آتی۔ اندھیری راہ مین ٹھوکر کھانا ضروری بات ہے۔ اور روشنی مین
اتفاقی امر۔ رباعی کا مضمون کچھ ایسا پیچیدہ تھا کہ واقعی بہت غور سے
دیکھنا پڑا۔ وہ بھی درست کردیگئی۔
سابق مین آپنے جو قطعہ اور غزل بھیجی تھی بعد اصلاح واپس کردی گئے
یقین ہے کہ پہونچے ہونگے ع۔

	دعا بس ہمین است تو شاد باشی

شاد عفی عنہٗ

نوابصاحب مشفق ومہربان کرمفرمای دوستان زاد لطفہ۔

نامۂ اتحاد مورخہ ۲۵۔ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ پہونچا بنہایت مشکور ہوا۔ ادائی جواب مین
جو تاخیر ہوئی اس سے نادم ہون۔ چونکہ مین اُس زمانہ مین شکار کے لئے گیا تھا

اور وہانکی واپسی کے بعد ہمراہ رکاب ماملی کے کیمپ شاہی مین حاضر رہا۔ اسلئے مین نہ مولوی عبدالجبار خانصاحب کو آپکی خدمت مین حاضر ہونیکی اطلاع دی اور نہ جواب لکھہ سکا جب ماملی سے واپس ہوا محرم کا چاند نظر آیا۔ اور اُدہر بیچارے شاعر صاحب بھی علیل رہے۔ اب کوئی وجہ مانع باقی نہین رہی اسلئے مکلف ہون کہ جسروز آپکو فرصت ہو اگر زحمت نہو روز معینہ سے ایما فرمائے تو انہین روانہ کرون اتحاد مزید باد فقط راسخ الاتحاد۔ شاد عفی عنہُ

مشفق و مہربان من ۔

مرزا اسمعیل بیگ مہاجر حرمین الشرفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً ۔ شریف شخص ہین۔ اور متمنی ہین کہ زیارت بغداد شریف سے مشرف ہون لیکن عُسرت و قلت معاش سے مجبور ہین پیشگاہ خداوندنعمت حضرت پیرومرشد خلد اللہ ملکہ سے غلاف درگاہ شریف حضرت غوث صمدانی قطب ربانی رضی اللہ تعالی عنہ جو جاتا ہے اور اُسکے ساتھہ جو لوگ حضوری کی سعادت حاصل کرینگے اگر ممکن ہو تو انکو بھی شریک کرکے ثواب مین داخل ہو جائے فقط

شاد عفی عنہُ

عزیز القدر نانک پرشاد ۔

تمہاری صحت کی کیفیت سُنکر خوشی ہوئی ۔ علاج ڈاکٹری کسکا ہے

یہ معلوم نہ ہوا۔ دو چار روز ہوئے تمہارے ماموں کا ایک رقعہ آیا تھا۔ ہین
انہون نے لکھا تھا کہ پانچ چار روز تک نانی صاحبہ نہین مل سکتین۔ لہذا
مین اپنا قصد ملتوی کیا۔ اگر اب مل سکین تو انشاء اللہ تعالی کل پانچ بجے
بلکہ چار بجے آؤن گا فقط

شاد عفی عنہٗ

مشفق و مہربان نواب رکن الملک خان دوران بہادر۔

نامہ اتحاد پہونچا۔ کل کی مجلس مین انشاء اللہ تعالی عتی المقدور شریک
ہونیکی کوشش کرتا ہون۔ چھتر دانے آم کے پہونچے۔ آم کیا ہین شکر
قند ہین۔ اتحاد باہمی مثل شیر و شکر باد فقط

شاد عفی عنہ

میرے دلی مہربان۔

آپ کا نامہ پہونچا۔ نہایت محظوظ ہوا۔ بیشک آپکا قرض مجھپر باقی ہے۔
اور سود چڑھ رہا ہے۔ خدا کرے کہ یہ قرض حسنہ اور ترقی پذیر ہو میرے
لینے والے دوست شاد و خرم رہین۔
اجی مہربان آپ کے کل پریزنٹ مین تو جاری کرنے ہمیشہ سے مستعد تھا
اور اب بھی ہون بشرطیکہ آپ کو لینے مین عذر نہو۔ اگر آپ مجکو وہی
کشن پرشاد سمجھتے ہین تو مین بھی آپکو وہی آپنا وفادار دوست

سمجھتا ہون جب طرفین مین اِس بات کا فیصلہ ہوجائے تو بہر نہ سب مجھے پریزنٹ وغیرہ دینے مین عذر ہے اور نہ آپکو لینے مین عذر ہوگا ۔ اگر مصاحبت شاہی کا خیال ہے تو مین بھی اُسی بندہ پرور کا ایک ادنیٰ جان نثار ہون اور اُس بادشاہ کی غلامی کا مجھے بھی پورا شرف حاصل ہے ع ۔

ہرکس بخیال خویش خبطے دارد

دینے کو ہم دل بھی دین مگر لینے والے کو اغماض ہو تو علاجے نیست ؎

دل تو دینے کو ہین آمادہ بدل ہم ای شاد
پر کوئی مول بھی لے اسکا خریدار بھی ہو

سچ تو یہ ہے کہ ہمارا یہ مالٹو ہے ؎

کیا غرض لاکھہ خدائی مین ہون دولت والے
اُنکا بندہ ہون جو بندے ہین محبت والے

ورنہ میان دل تو کیا دمڑی دینا بھی قطعی حرام ہے ۔ ماشاء اللہ ۔ آپنے پریزنٹس کی ادائی کی اچھی راہ بتائی ۔ واہ کیا پہلو نکالا ہے ۔ واللہ دور کی سوجھی ۔ کیون ۔ آخر خیال مین فرق تو آگیا ۔ اِس پہلو سے بوے یگانگت کوسون دور ہے ع ۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

آپکو جو کچھ (پریزنٹ) دیا کرتے تھے وہ صرف آپکی اطاعت کا ہی صلہ نہ تھا بلکہ ہماری دلی الفت کا ارمغان تھا۔ ابھی اس بحر الفت سے پاس آشنا نہین اور نہ اس کلاس مین پاس پاس ہوئے۔ جو اس پریزنٹ کے مستحق سمجھے جائین چونکہ ایسے پریزنٹ پر ذات جاگیر کا طلاق لازم آتا ہے تو ایسی صورتمین آپکی اولاد۔ یا آل۔ اسکی مستحق ہوسکتی ہے نہ کوئی اور۔ اگر آپکو تامل نہو تو آپ اپنے فرزندون۔ یا دخترون کے نام اجرا کرنے کیئے تو ہم بخوشی اسکے قبول کرنے مین آمادہ ہین۔ بلکہ نہ صرف ہم ہی ہین۔ انشاء اللہ تعالےٰ ہماری اولاد کو بھی خدا ایسی توفیق عطا فرمائیگا۔ ورنہ نہ آپ لین دار نہ ہین دیندار۔ اللہ بس باقی ہوس۔

ماھڑپلّی یاد آتی ہے۔ خدا کرے کہ ہر سال ماھڑپلّی کا سفر ہوا کرے۔

شاد عفی عنہ

جناب محمد امام الدینصاحب۔

مزاج شریف۔ ایک زمانہ دراز کے بعد مین آپکو خط لکھہ رہا ہون یقین ہے کہ آپکو ضرور شکایت ہوگی اور آپکی گنجایش شکوہ سنجی بجا ہے۔ کہ یا تو وہ روزانہ ملاقاتین یا یہ فراق کہ برسون سے سلام نہ پیام۔ اسکے دو وجوہ ہین۔ ایک تو یہ کہ اسباب کچھ ایسے درپیش آئے اور آتے رہے کہ مین خود اپنے آپکو بھول گیا۔ دوسرے جب کبھی آپ یاد آئے

میری ندامت ٹھٹھہ لگا کے روبرو آئی اس پس وپیش مین قدم آگے نہ بڑہا
اور سخت انفعال ہوا۔ آپکا خط جو محمد علی صاحب کے نام آیا تھا۔
جسمین مرسلہ ابریونکے ذریعہ سے آپنے مجھے یاد کیا ہے۔ میری ندامت کو
دور کردیا۔ اب ندامت تو دور۔ لہذا یاد قریب۔ آب آمد تیمم برخاست
اسلئے مین آپکو خط لکھہ رہا ہون۔ یقین ہے کہ میری اس رام کہانی سننے کے بعد
اب آپ بھی میری عدم تحریر کا گلا نہ کرینگے۔

یقین ہے کہ آپ بہت خیریت سے ہونگے۔ ابریون کا بنانا مجھے کہان سے
آتا اور فی الجملہ خط میرا جو صاف ہوا ہے۔ ایسا کہان سے صاف ہوتا
جبتک آپکی فیض بخشی نہ ہوتی۔ پہلے مین آپکی دلی توجہ کا شکرگذار اور بعد
اپنی مشق اور نیز دوسرے استادون کا جنکی صحبت سے بمصداق ع

	متاع نیک ہر دوکان کہ باشد	

فیض پایا۔ دو سال سے مشق خط تو یک قلم ترک۔ مگر اب ارادہ ہے
کہ کسی کتاب کی نقل کرون۔ البتہ ابریون کا شوق باقی ہے۔

کیا یہ ممکن ہے کہ کبھی ہفتہ عشرہ مین آپ مجھ سے ملین اور شغل نہ سہی
صرف یہی کافی ہے ؎

خوشا وقتے وخرم روزگارے		کہ یارے برخورد از وصل یارے

شاد عفی عنہ

عزیز القدر نانک پرشاد۔
نقل درخواست حکیم طالب افندی بھیجکر لکھا جاتا ہے کہ اسقدر رقم رقم کا
ادا نہ کرنا موجب بدنامی ہے فوراً ادا کرکے اطلاع دین یا وہی رقم یہان
بھیجدین کہ انکو دیکر رسید طلب کیجائیگی فقط
شاد عفی عنہٗ

راجہ اندر کرن بہادر۔
محبت نامہ مع دانہ ہائے انبہ باغ آن مہربان وصول بہجت شمول ہوا
فی الحقیقت انبہ ہائے متذکرہ کے ذائقہ خوش سے حلاوت اور لطف
بے اندازہ حاصل ہوا فقط
شاد عفی عنہٗ

مہربان من ارشاد۔
۲۰- رمضان ۱۳۱۶ھ مین آپنے ایک قصیدہ بمدح ظلّ سبحانی بغرض اصلاح
بھیجا تھا افسوس ہے کہ وہ قصیدہ کامل پانچ ماہ تک نظر انداز رہا وجوہ کا
بیان کرنا باعث طول امل ہے۔ آج مین نے اُس قصیدہ کو اپنے
بکس مین پایا۔ ابتدا سے اخیر تک دیکھا۔ یہ قصیدہ بہت کم توجہی سے
لکھا گیا ہے اور ایسی زمینین قصیدہ کے قابل کم ہوتی ہین۔
اسکی اصلاح مین وقت ضایع کرنے کے عوض دوسرا قصیدہ

اپنی طرف سے لکھدینا مناسب خیال کیا۔ مگر مجھے اسقدر فرصت کہان
کہ قصیدہ کی زمین ناپتے بیٹھون۔ بہرحال اسکو کہین کہین دُرست کردیا مگر یہ
قصیدہ بالکل مرفوع القلم ہونے کے قابل ہے۔ کسی اور شگفتہ زمین
مین لکھئے۔ قصیدہ لکھنا ٹہڑی کہیر ہے۔ ابھی تغزل ہی کا شوق رہے۔
جب اسمین کچھ شُد بُد ہو جائے تو پہر قصیدہ مثنوی جو چاہے لکھہ سکتی ہین
ایک ایک زینہ چڑھتے ہیئے خیر اگر برابنھم شوق ہو تو مضائقہ نہین کچھ کہئے۔
قافیہ کا پہلو نبھانا سیکھئے۔ فقط زمین ناپنے سے کیا ہوتا ہے اگر زمین
ٹھنڈی بھی ہو تو کلام بے اصول نہونا۔ اسکا خیال رہے۔ فن شاعری
بہت مشکل ہے۔ موزونی طبع اور بات ہے آپکے اور آپکے فرزند کے
ایک دو غزلین طرح اور غیر طرح مین پہونچی تہین اُسوقت مین ماڑبلّی
مین جو ہی کی عطا کی ہوئی جاگیر ہے اور جسکو حضرت نے اپنے
قدوم میمنت لزوم سے رونق دی تھی۔ ہمراہ رکاب حاضر تہا۔ خدا جانے
وہ لفافے شاگردپیشیون نے کہان رکھدئے۔ ہرچند تلاش کیے گئے
مگر نہین ملے۔ اگر آپ کے پاس نقل ہو تو نقل النقل بہیجدیجئے اور اپنے
فرزند سے بھی کہدیجئے فقط

شاد عفی عنہ

میکش خمخانۂ معانی پنڈت سورج بہان صاحب۔

پہلے کی تاریخ تو ضرور پہونچی ہوگی۔ تلاش تاریخ مین ایک اور مادہ عیسوی
نکل آیا۔ پانچ عدد کی کمی تھی تعداد اشعار سے پوری کردی گئی۔ چنانچہ
قطعہ تاریخ عیسوی بھی منسلک ہذا ہے یقین ہے کہ ہر دو قطعہ بروقت
آپکو پہونچے ہونگے فقط

تاریخ

چھپا میکش کا دیوان ان دنون شاد	عجب انداز اور شانِ سخن ہے
کھلے ہین پھول یارب کیسے کیسے	چمن ہے یا گلستانِ سخن ہے
چمکتے ہین ہزارون ہی عنادل	بہار افزا وہ بستانِ سخن ہے
نہین یہ بوستان رشکِ ارم ہے	مصنف جسکا رضوانِ سخن ہے

لکھی تاریخ باتعداد اشعار
کہ یہ بوئے خمستانِ سخن ہے ۱۹۱۶ء

شاد عفی عنہٗ

سرشار ذی وقار۔

آپکا قاعدہ ہے کہ جب کبھی آپ کا جی کہین باہر جانے اور یارانِ طریقت کے
ساتھہ رنگ رلیان منانے کو چاہتا ہے تو آپ بیماری کا عذر
لنگ پیش کرتے ہین اور بیماری بھی وہ جسکو کوئی دیکھہ نہ سکے کبھی تو
تقبہ عنبیہ چشم کے اندرونی طبقات کے ساتوین پردے مین درد

ہوتا ہے۔ کبھی قلب کی حرکت ثانی کمزور ہو جاتی ہے۔ غرضکہ گُرگری کے بہانے سے آپ کُسار کشمیر کے گھوڑے بنجاتے ہین اور کبھی کانٹا لگانے کا حیلہ کرکے بھراچ کے مینار سے مقابلہ کرتے ہین۔ مگر واہ رے مین۔ آپکا ایک کشمیری پیچ بھی مجمہ سے نہین چل سکتا۔ ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت رامی شناسم

رائے مُرلی دھر کے باغ مین آپ کا الگ تھلگ رہنا خالی از علت نہین۔ کوئی سبب خاص ضرور ہے ع۔

برائے پختن شبنم گریختہ کاشو

مرلی دھر کا باغ کوئی نیلگری یا اوٹی کمانڈ یا نینی تال یا مہا بلیشر۔ یا دارجلنگ نہین ہے کوئی سنیٹریم نہین کہ وہان آپ تبدل آب و ہوا کے لئے گئے۔ مطلب سعدی دیگر است ع۔

من خوب می شناسم پیران پارسارا

مگر ہان سنئے تو۔ پرسون شب مین مین نے جو رقعہ بھیجا تھا اسکی عبارت کیسی تھی۔ آپکو دعویٰ تھا کہ لکھنو والون کے مقابل اور خصوص سرشار کے مقابل کوئی نثر نہین لکھہ سکے گا مگر اب بھی مانو گے کہ نہین کہ ہم حیدرآبادی بھی کچھہ لکھہ لیتے ہین سچ کہنا کہ بارش کی کیسی عمدہ سنہری نثر مین

کھینچکے دکھلائی تھی۔ درحقیقت اِس سین کے پڑہنے سے بارش کا سمان ضرور بندہ گیا ہوگا۔ اور ہے وہ میخانہ ساقی وجانانہ کی ضرور دل مین یاد آئی ہوگی۔ مگر ابتو اِس بڑہاپے مین یہ اونچ کی جو سوجھتی ہے اسے بڑسیس کہتے ہین۔ باقی عندالملاقات فقط

شاد عفی عنہ

مہربان۔

کسی انگریز سے اُسکے سررشتہ دار نے کہا کہ صاحب ہمارے ملک کا سب سے بہتر میوہ آم) اسنے نیشکر کہا) او نہین نہین۔ آم وام نہین تمہارے ہندوستان کا سب سے بہتر میوہ جسکو ہم پسند کرتے ہین پہوٹ ہے۔ یہ برجستہ فقرہ کسینہ بہ سینہ چلا آتا ہے۔ واقعی کیا بات کہی ہے واہ رے ہندوستان۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

جو بات کی بے تکی۔ اب اس سے بڑھکر کیا ہوسکتا ہے کہ اتفاق سے اِس ملک کو کوئی بحث ہی نہین۔ یورپ مین بھی ہر ملک مین نفاق ہی مگر ملک اور بادشاہ کی فائدہ کی لئی مثلاً روس مین نہلسٹ روم مین مرادسٹ۔ فرانس مین سوشلسٹ۔ جرمنی مین۔ کیمونسٹ برطانیہ اعظم مین پارنلسٹ وغیرہ وغیرہ لیکن غیر ملک کے ساتھہ جنگ چھڑی اور سب یکجا مین ایکا ہوگیا۔

ہندوستان بالکل اسکے ضد جہان کہین جنگ چھڑ گئی توبس۔ دبلے دم آپ بھی اُدہر ہی کی گانے لگے فتح کے نقارچی اپنے اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے۔ آپنے جو لکھا تہا کہ فلان فرقہ حیدرآباد پر فلان غالب آئے اور اسپر آپنے بڑی خوشی ظاہر کی تھی۔ مگر مجھے آپکی راے سے اتفاق نہین ہے۔ کیونکہ تو تو مین مین سے ہمارے ملک کا کوئی فائدہ نہین۔ اور نہ ہمارے مہذب ملک مین یہ بات اچھی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ ہان اگر دو فرقون مین یہ بحث پیش ہو کہ سررشتہ تعلیم کا کورس یون بدلنا چاہیے۔ انگریزی کے اور عربی کی نایاب کتابون کا تلنگی اور اُردو مین ترجمہ ہونا چاہیے۔ ڈاکخانہ کے محکمہ مین ان ان ترقیون کی ضرورت ہے۔ ریلوی شاخ مین ترمیم طلب امور یہ ہین۔ حکام کے انسداد رشوت ستانی کے ان ان ذرائع سے فکر کیجائے۔ گورنمنٹ کے مصارف سالانہ کی تخفیف مسئلہ پر غور کرین تو البتہ چشم ما روشن دل ما شاد۔

اللہ کا شکر ہے کہ اب ہم حیدرآبادی ماشاءاللہ ترقی کر رہے ہین۔ پچیس برس اُدہر کیا تھے اور اب کیا ہین۔ زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ اللھم زد فزد۔

شاد عفی عنہ

جانِ پدر راجہ چندا پرشاد بہادر۔

کل پنڈت جی کی زبانی مین نے بہت خوشی سے سُنا کہ جب وہ تمہارے ساتھ ایٹ ہوم مین گئے تھے پلٹتے ہوی فقیرون نے سڑک سے تمہاری گاڑی کا پیچھا کیا اور تمہارے ہمراہیون نے اُنکو انعام دیا جب وہ لوگ نظر سے اوجہل ہوے تو تمنے کہا کہ (ایسے سنڈون بدمعاشون کو کچہ دینا صرف یہ دکہانا ہے کہ ہم امیر ہین ورنہ نظر ثواب سے انکو دینا میری راے مین خلاف) یہ فقرہ مجہ سے پنڈت جی نے کہا تو میرے دلپر اثر ہوا اور تمہاری اس فراست اور خیالات کا حال سُنکر خدا کا شکر ادا کیا۔

اللہ تعالی تمہین عمر طبعی عطا کرے۔ آمین۔ بیشک اس قسم کے فقیرونکو دینا ثواب نہین بلکہ اظہار امارت ہے اور یہ خیال بھی لوگونکو ہوتا ہے کہ میرا نام ہوگا۔

خیرات تو اُسی کا نام ہے جو اپنا رزق آپ پیدا نہ کرسکتے ہون اُنکو دین۔

یہ کیا معنی کہ ادہر چار پیسے ملے اور سیندی خانے پہونچے اور مزے اُڑائین۔ جب نشہ مین چور ہون تو راستہ سے آتی جاتے چہیڑکر لڑائی مول لین اور جوتی بیزار ہو جائے یہ تو ثواب نہین عذاب ہے

لیکن جس قسم کی خیرات جاریہ چلی آتی ہے اُسکا اِس مغلئی ریاست مین روکنا معیوب سمجھا جاتا ہے۔ بہرکیف مجھے تمہارے اس خیال سے بڑی خوشی ہوئی۔ خزانہ دار کو حکم دیا گیا ہے کہ تمہین اِس جلد وین پانچ اشرفیان فوراً دیدے۔ خدمتگار کو بھیجکر منگوالو۔

ہان خوب یاد آیا مین نے سُنا کہ آج تمنے بجرنگ کو پیٹا آدمیون پر ہاتھہ چلانا بالکل بدتہذیبی ہے ان پانچ اشرفیون مین سے ایک جرمانہ اب چار ہی رہ گئین۔ مین چاہتا ہون کہ تم مجھہ سے بہتر بہ از پدر رہو۔ اور راجہ چندولال کا نام روشن کرو۔ تمنے کل کونسی نئی کتاب شروع کی اس سے اطلاع دو۔ گلوریا صاحب برابر آتے ہین کہ نہین۔ اخبارات کا دیکھنا ضروری سمجھو۔ جو پڑھتے ہو شب مین تھوڑی دیر تک اسکو مکرر دیکھا کرو۔ شب کا پڑھا ہوا زیادہ یاد رہتا ہی فقط

شاد عفی عنہ

مہربان۔

آپنے حکمرانی کے اصول پر جو مضمون لکھا ہے ماشاء اللہ طبیعت کو بہت زور دیا واقعی اچھا مضمون ہوا اگر حکمرانی کے چند اصول ہین جنکے بغیر حاکم حکومت نہین کرسکتا۔ گویا وہ اصول تمدنی حالت کے نظر کرتے حکمران مین ضرور ہونا چاہیے۔ ورنہ طعام بے نمک۔

پہلے۔ نصفت پسند ہو۔

دوسرے متعصب نہو۔

تیسرے۔ جفاکش اور بیدار مغز ہو۔

چوتھے۔ رحم و غضب بر موقع استعمال کرنیکی لیاقت کہتا ہو۔

پانچوین۔ عیاش اور مصرف نہو۔

بدون اِن پانچ باتون کے حاکم کیسا ہی عالم اجل اور فاضل پابند شرع کیون نہین ہوتا۔ کبہی حکومت کرنے کے قابل نہین سمجھا جاتا۔ اگر یہ باتین صحیح ہین اور پسند کرتے ہو تو اپنے مضمون مین کسی موقع مناسب پر تکمہ ملا دیجئے ورنہ خیر۔ داشتہ آید بکار۔ آجکل سالگرہ مبارک کے جلسونکی چوطرفہ دہوم دہام ہے ہر کہ و مہ یگانہ و بیگانہ رعایای سرکارین اس چوتیسوین سالگرہ مبارک کی تقریب منانے مین سرگرم ہین۔

یہ صرف ہمارے حضرت خداوندنعمت کی عدل گستری اور رعایا پروری ہی۔ اصول حکمرانی مین مین نے جو باتین بتائین انہین سے اکثر صفات ان سے حضرت کی ذات بابرکات موصوف ہے۔ جب ہی تو یہ جان نثار یان اور اظہار خوشنودی یہ عقیدت تامہ رعایا کی جانب سے ہورہی ہین۔ آپ بہی کوئی قصیدہ کہئے۔ مین بہی فکر کرتا ہون فقط

شاد عفی عنہ

مہربان۔

مین آپکی فراست کا قایل ہوگیا اور کیون نہ قائل ہون۔ خیر سے جو سوجھتی ہے بے تکی جسکا اور نہ چھور۔ آپکو خدا نے اونٹ کیون نہ پیدا کیا جسکی کوئی کل ٹھیک نہین۔ میان یہ مانا کہ بعض اوقات سلطنتون کے گورنمنٹونکو حسب مصلحت ملکی بدرجہ مجبوری ایک فرقے کو دوسرے فرقے سے لڑوا دینا پڑتا ہے مگر کب جب گورنمنٹ مستقل طور پر نہ قائم ہوئی ہو۔ اس طوائف الملوکی کے زمانے مین اگر کل رعایا اور کل ماتحت صوبے ایک ہوجائین تو گورنمنٹ ہاتہ سے جاتی رہے۔ دور کیون جاؤ۔ ہندوستانکی تاریخ دیکھو جب دوسری حکومت کے نزدیک یہ بات ثابت ہوئی کہ مختلف اقوام ہند بڑہتی اور زور پکڑتی جاتی ہین۔ تو جو قوم زبردست تھی اُسکو مدد دیکر طاقتور قوم کو نیچا دکھایا۔ اور جب اس زبردست قوم نے اپنی قوت کے زعم مین سرکشی کی تو اور قومونکو مدد دیکر اسکی طاقت کو توڑ دیا۔

بہادر سکھون اور شجاع مرہٹون اور نواب ناظم بنگالہ اور شاہ اودہ کی تلوریں اور گلچلے پوربیون اور ٹیپو سلطان اور حیدر علی میسوری کو باہم یکے بعد دیگرے۔ شئے دیگر جو تا نا۔ بس کنون مین سے صاف۔ انکی طاقتون کو گھٹا گھٹا کر یہ حکمت عملی کی کہ مرہٹا سردارون کو باہم لڑوا دیا۔

وہ اپنی اپنی فکر مین تھے۔ ہر سردار چاہتا تھا کہ مین ہی دوسرا اسیواجی ہوجاؤن
اس پہوٹ کا یہ نتیجہ ہوا کہ مرہٹونکی قوت زائل ہوگئی اور باہم بڑہ بھیڑ ہوکر
اسطرح لڑپڑے جیسے مُرغبازی مین اصیل لڑمرتے ہین۔ پہر تو تلوارونکی
بجلیان اسطرح چمکین کہ خرمن ہستی جہلس کے خاک ہوگئی۔ حریف کی بن آئی۔
ہان مجھے خوب یاد ہے کسی وقت میرے نانا خدا بخشے جنکو زندہ تاریخ
کہنا اسوقت بجا تہا۔ کبھی اس قسم کا ذکر آیا تو فرماتے تھے کہ انگریزون کا
یہ مقولہ ہے کہ ہمنے ہندوستان مسلمانون سے نہین لیا بلکہ مرہٹون سے
لیا۔ یہ اسوقت کا ذکر ہے اب خدا جانے کیا قول فصیل ہو مگر قول فصیل
وہی ہوگا جو پہلے انہون نے بیان کیا۔
اسوقت امن وامان ہے۔ **ملکہ معظمہ قیصرہ ہند** کی عدل گستر حکومت
نے سب پایستونکو چین سے رکہا ہے۔ اگر ایک فیوڈٹری ریاست کسی دوسرے سے
برسر جنگ ہو تو سرکار انگریزی بیچ بچاؤ کردیتی ہے نہ کہ اور لڑوانیوالی ہے
بہرحال عناصر مین اعتدال رہنا صحت کی دلیل ہے اسی طرح رعایا
مین امن کے وقت اتفاق ہونا دلیل استحکام ریاست ہی۔ ع۔

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

والسلام۔
ناصح مشفق۔ شاد عفی عنہ

عزیزم

تمھاری بیوی جو جنت کو سدھارین خوب ہوا۔ روز کے دکھڑے سے
بچے۔ دائم المرض تھین۔ ہزارہا روپیہ تمھارا برباد ہو گیا۔ مگر اسکی بیماری مین
فرق نہ آیا مسیحا بھی ہوتے تو وہ اچھی نہوتین مشیت سے اسکا مرض الموت
یہی تھا۔ تمنے جو اپنے زہد و ورع کی کیفیت بیان کی ہے مجھے ہنسی آتی ہے
عزیز من تمھاری عمر ہی کیا ہے۔ خدا خدا کرکے چھبیسوین سال مین قدم
رکھکر دو مہینہ کا عرصہ ہوتا ہے۔ یہ موسم اور زہد پرستی۔ اللہ اللہ۔
عشق پرستی مین بہت مزا ہے مگر فسق و فجور سے مطلب نہو۔ ع

	جی مین ٹھنی ہے عشق کرین ایک حور سے آتا ہی ننگ یار دنکو فسق و فجور سے	شاد

آمدم بر سر مطلب۔ جو کچھ گذری اسکو غنیمت جان لو۔ اس بیچاری کے مرنیکا
غم نہ کرو۔ مگر ہان اسکی اطاعت اور فرمانبرداری تمھین یاد آتی ہو گی خیر
دعا کرو کہ خدا مغفرت کرے۔ اگر تم جنت مین جاؤ تو وہی حور پیکر ہو کر
تمھین نصیب ہو۔

میرے عزیز تمنے جس پہلو مین اپنے زہد و ورع کا ذکر کیا اس سے
مین تاڑ گیا۔ یعنے تمھارا یہ مطلب ہی کہ آزادی نہو بلکہ پابندی ہو اور
کسی شریف خاندان مین جا ہنسین کسی کو عقد مین لائین یہ سب صحیح مگر

پہلے یہ دیکھ لو کہ جیسی تم چاہتے ہو ویسی تمکو ملے گی کہ نہین۔ مین سمجھتا ہون کہ ہرگز نہ ملیگی۔ اتنے اوصاف کس مین جمع ہونگے۔ فارسی اُردو عربی پڑہی ہوئی ہو۔

حدیث و فقہ سے واقف ہو۔ حسین ہو۔ شریف ہو۔ متمول ہو۔ شاعرہ بھی ہو۔ یہ تو وہ بات ہی۔ نہ نو من تیل جلے گا نہ رادہا ناچے گی۔

حیدرآباد مین ایسی تعلیم یافتہ شریف زادیان بہت کم کیا معنے عنقا کہنا چاہیئے۔ ہان ہندوستان مین سنتے ہین کہ ایسی ہین۔ مگر اُنکے رویہ پر اعتماد نہین۔ بر این ہم ڈہونڈہیئے کہ جست و کہ نیافت۔ اللہ اللہ خیر صلاح۔

شاد عفی عنہٗ

پرتو خورشید امارت نواب بہرام الدولہ بہادر۔

مین نے اسوقت اپنے ایک قدیم دوست روحانی سید عبد العلی حقانی کی آپ سے سفارش کرنے کے لئے قلم اُٹھایا ہے۔

اگر میرا قیاس غلط نہو تو یقین ہے کہ آپکو مجھ سے جو محبت ہے وہ میری اس سفارشی تائید کے منافی نہو گی۔ بلکہ امیدوار کے مؤید حصول مدعا کے لئے باعث ہو گا۔ اس موقع پر سید عبد العلی صاحب کے خاندانی حالات اور اُنکے اعزاز اور وہ تعلقات جو اس خاندان سے چلے آتے ہین انکا بیان ایک تکلف ہی۔

وہ اسوقت مستغیث ہین اور آپکو مسبب الاسباب نے منجملہ اور اسباب دنیوی کے انکے لئے ایک ذریعہ سبب گردانا ہے علاوہ اسکے آپ میرے محب ہین اور مین آپ کا دوست صادق ہون جسکی سفارش کیجاتی ہے بطریق اولی ہم دونون کا خیرخواہ دلی ہے۔ جو ہر طرح لایق قدر اور رعایت ہی۔

قصہ مختصر۔ اُنکے مقدمہ انعام کے متعلق جو فیصلہ ہوا ہے اسکی تعریف اس سے زیادہ کیا ہوسکتی ہے کہ حق بحقدار رسید آپنے انصاف کیا۔ مستغیث اپنی داد کو پہونچا۔ مگر پنج سالہ نذرانہ کی پخ ایسی ٹیڑھی کھیر ہے کہ جسکی تعمیل مین نہ صرف وہ عاجز ہین بلکہ آپکی سیرچشمی اور انصاف کے مقابل ایک ادنیٰ معاوضہ ہے۔

مین یہ نہین کہتا اور نہ آپ مانین گے کہ ایک قلم آپ اپنے علاقہ کے قانون کو بدل دیجئے۔ مگر رعایت اور مروت بھی ایک شان ہی۔

اگر یہ اس حکم سے مستثنے کئے جائین اور اُنکا یومیہ جو آپکی خیرات کا سوان حصہ ہے جاری ہو جائے تو میری سعی مشکور رہو۔

مستغیث ممنون ہو۔ آپ عند اللہ ماجور ہون۔ اگر بنظر امعان دیکھا جائے تو ہم اور آپ بھی اکثر ابواب مین بقدر مراتب مختلف مراعات و مراحم خسروانہ سے مستثنے کئے گئے ہین۔ اور یہ استثنائی مخل انتظام نہین سمجھی گئی۔

قس علیٰ ہذا۔ آپکے قیمتی وقت کا تھوڑی دیر کے لئے جو مخل ہوا وہ صرف

اقتضاء محبت کا باعث ورنہ یہ میری عادت نہین - اب مین اپنی تحریر کو اس
شعر پر ختم کرتا ہون ؎

ای یار با وفا سخنے ہست گوش کن	
تا ساغرت پر ست بنوشان و نوش کن	

شاد عفی عنہُ

شیر نیستان امارت نواب صاحب نواب سلطان الملک بہادر -
آپ نے فرمایا تہا کہ عزم صید افگنی بالجزم ہے بشرط ممکن ایک ہفتہ کی اجازت
حضور بندگانعالی سے لیکر آپکے ہمراہ لطف شکار اُٹہاؤن ؎

خوش آن روزگارے کہ بے رنج و غم	
نشینند آسودہ یاران بہم	

شکار کی خوشی نے میری عقل پر ایسا دہاوا کیا کہ مین نے بہی جہٹ سے
اقرار ہی کر لیا کہ سرکار سے اجازت لیکر آپکو اطلاع دونگا - اسکی پوری
مثال وہی ہوئی کہ رخوشی مین بندگی بہول گئے / بسنت کی خبر ہی نہ رہی یعنی
سالگرہ مبارک کی تقریب مین فوج کی طرف سے جو جشن ہونیوالا ہے
اسمین مخلص کی شرکت ضرور ہے - مین آپکے ساتہہ ہرن ہوجاؤن تو ادہر
غیر حاضری کے رجسٹر مین دہرا جاتا ہون -
سب چوکڑیان بہول جاؤن گا - جل جلالہ شیر کا شکار کیا ہوگا - میرا تماشا

ہوجائیگا۔ غالباً میرے اِس عذر کو آپ عذر لنگ نہ سمجھین گے۔
انشاء اللہ تعالیٰ۔ یار باقی صحبت باقی پھر کسی موقع پر کیا مزا ہوگا کہ ادھر گرما کا موسم ہے۔ اور جون کا مہینہ۔ اور وہ گھمسان صحرا جسمین اونچے اونچے سوکھے درخت آپ ورمین دونالی ۵۰۰ بور لئے ہوئے شیر کے ملک الموت نبے بیٹھے ہون۔ اُدھر ہانکا ہوا اور شیر پھر تا ڈکارتا ہوا یہ نکلا اور وہ گولی چلی وائین۔ اور وہوان اُس پار شیر چارون شانے چیت۔ اُدھر آپ ادھر مین۔ دونون اپنے اپنے نشانے کی تعریف کے پل باندھ رہے ہون یہانتک چھوڑ دیتا ہون۔ اب اسکا تصفیہ کہ صید کسکی بندوق سے نشانۂ اجل ہوا وہ بر سر موقع دیکھا جائیگا۔
اگرچہ ایک چھوٹی بات کے لئے پانچ منٹ آپکے وقت کے ضایع ہوئے مگر شکار کا سین اِس صفحہ کاغذ کے چٹیل میدان مین ایسا کھینچ کے دکھایا ہے۔ کہ باید وشاید۔ اپنے مین آپ اسکو پڑھکر خوش ہوتے ہون اور لب پہ ہنسی نہ آئی ہو تو میرا ذمہ۔ تصدیع معاف خدا حافظ زیادہ ایام شادمانی واتحاد قلبی مُدام باد فقط

شاد عفی عنہ

عندلیب گلستان سخن حضرت وجد دائماً نغمہ سنج باشی۔
کل مولوی محمد عبد اللہ صاحب نے آپکا ایک شعر سُنایا جو درحقیقت

وجد کرنیکے لایق ہے ۔ سبحان اللہ ۔

رحمت ہی پس و پیش شفاعت ہی چپ و راست	
کس شان سے آتا ہے گنہگار تمہارا	

واقعی رحمت اور شفاعت کی اچھی تقسیم ہوئی ۔ دوسرے مصرعہ مین ۔ (کس شان سے آتا ہے) سونے پہ سہاگا ہوگیا ۔ کیا کہنا آپکی ذات حیدرآباد کے لئے نہایت مغتنمات سے ہے ۔

مین نے تو خیال کیا تہا کہ آپ نے مجکو فراموش کیا مگر صد شکر کہ میری یاد دل مین ہے ۔ ایک زمانہ کے بعد آپکا کلام سُننے مین آیا ۔ کیا اچھا ہو کہ گاہے ماہے لطف صحبت کی آپ ہم بہار لوٹین ۔ اِس قافیہ گنہگار پر دوسرا شعر اسکے مقابل کا ہونا محال ہے مگر مجہے بہی اُسی قافیہ پر ایک شعر فی البدیہہ شب مین یاد آیا جسکو مین اپنی یاد کے حوالے کرکے اپکے پاس بہیجتا ہون ۔ کیا مین اور کیا میری شاعری ۔ مین تو سپاہی ہون ۔ اِس میدان کے فن سے البتہ واقف نہین مگر ہان ۔ کا ایک ادنیٰ تلمیذ ہون اسلئے اپنے کلام پر مجہے ناز نہین تو فخر تو ضرور ہے اب شعر شاد سُنئے وہو ہذا ۔

بخشایش عاصی کا وسیلہ ہے یہی ایک	
کہتی ہے مجہے خلق گنہگار تمہارا	

کبھی کبھی ضرور ملا کیجئے۔

	غنیمت جان اس مل بیٹھنے کو	

والسلام فقط

شاد عفی عنہٗ

سرشار صاحب۔

میرا میلان طبع آجکل اکتساب علم سیاست مُدن کی جانب زیادہ تر ہے
ایڈم اسمیتھ کی کتاب ولیتھ آف نیشن جو آپنے تجویز کی تھی وہ بہت پیچیدہ
زیادہ موزون ہے اور حجم بھی بہت ہے مسٹر فاسٹ آنجہانیکے لائق
اور فرزانہ سیم صاحب نے جو رسالہ تمدن کی نسبت لکھا ہے وہ سیرے
پڑھنے اور ترجمہ کرنے کے لئے ازبس موزون ہے۔ پندرہ بیس صفحون کا
ترجمہ کیا ہے تا کہ مطالب و غوامض ذہن نشین ہو جائین ترجمہ سے ذہن
اور قوت دراکہ کو بڑی مدد پہونچتی ہے۔ آج کسی وقت ترجمہ سناؤنگا
غضب یہ ہے کہ انگریزی مین تھوڑی سی کسر رہگئی۔ اُردو اور فارسی مین
تو بفضلہ اچھی طرح مہارت حاصل ہے۔ دیکھئے رفتہ رفتہ اسمین بھی دستگاہ
حاصل ہو جائیگی شکسپیر کے پلیز مین سے چرچری بی بی (شریو) کا ترجمہ
نظم مین ہو تو کیسا۔ مثنوی ہو گلزار نسیم۔ نلدمن تحفۃ العراقین کے رنگ مین
آپکی مثنویان بھی اسی بحر مین ہین۔

اِسلئے ہم بھی چاہتے ہین کہ انہین بحورمین شناوری کرین اور
دُرِمقصود لائین ۔
مجھے بھی یہ چھپا تا ہوا رنگ بہت پسند ہی ۔ پہلے مین نے دس بارہ
شعر بحر ہزج مسدس مقصور مین کہے تھے ۔ یوسف زلیخا جامی ۔ اور مثنوی زلالی
اور غنیمت کے رنگ مین ۔ مگر اب دوسرا دہرا اختیار کیا ۔
ایک صاحب نے جو خواہ مخواہ میرے شاگرد بنتے ہین ۔ ایک
مثنوی اصلاح کے لئے بھیجی ہے پڑہیئے گا تو مارے ہنسی کے لوٹن کبوتر
بنجائیگا ۔ کہین تو ۔

آیا تہا کسی شہر مین اک ہنس بچارا

یہ طرز ہے کہین ۔

عزیز و حق تعالےٰ کبریا ہے

جل جلالہٗ یہ صاحب اگرچہ قوم کے بنئے ہین مگر صاحب عزت و منصب
ہین ۔ فرمایش کی ہے کہ اِس مثنوی کے لئے نام تجویز کرون ۔ بنئے کی
رعایت کے مطابق مین نے چھوٹتے ہی ترلسے کہا کہ اس مثنوی کا نام
نسیری ۔ سچ کہنا کہ کیسی پھبتی ہوئی ۔ اگر یہ صاحب حلوائی ہوتے تو اس
مثنوی کا نام پنچ میل مٹھائی رکھتا ۔ برفی ۔ پیڑا ۔ لڈو ۔ گلاب جامن ۔
امرتی ۔ سب ایک چنگیر مین ۔

اور اگر گنبد ہی ہوتے تو مثنوی عطر مجموعہ نام موزون تھا والسلام فقط

شاد عفی عنہ

مہربان۔

دونون غزلین مین نے دیکہین۔ پہلی غزل تو بالکل ٹہیک نہ تھی۔ مکرر اسکو کہئے۔ دوسری غزل مین کوئی شعر چڑہا ہوا نہین تہا ذرا طبیعت پر زور دیکر لکہا کیجیئے فقط

شاد عفی عنہ

سرشار صاحب۔

آپ کا خط پہونچا۔ بغور دیکہا۔ خوشنویسی کا چشم بد دور آپ پر خاتمہ ہے اخاہ۔ اب آپ بہی نامِ خدا ایسے ہوئے کہ اخبارات کا مطالعہ شروع کردیا۔ یہ کیا جاتی دنیا دیکہی۔ اجی مہربان کیا آپ خواب دیکہہ رہے ہین یا سچ مچ اپنے جام سرشار مین ٹرانسوال کے جنگ کا سین دیکہہ رہے ہین خیر مجہسے سنئے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ وزیر اعظم انگلستان نے دل مین ٹہان لی ہے کہ چاہے جو کچہہ ہو جنگ ٹرانسوال ٹل نہین سکتی۔ گویا قضائے مبرم ہے۔ یہ مقام جنوبی افریقہ مین واقع ہے اسمین سلطنت ہالینڈ کے باشندے ڈچ لوگ بستے ہین جنکو (بویرز) کہتے ہین انگریزونکی بہی وہان عملداری ہے۔ کیون نہو۔ کسی کا قول ہی کہ آفتاب

ملکۂ معظمہ قیصرہ ہند کی حکومت مین غروب نہین ہوتا۔ العیب عند اللہ۔
مگر دور از قیاس نہین۔
انگریز اپنے آپکو اُنکا افسر گردانتے ہین یا تو یہ قول فیصل سمجھئے۔
یا زبردستی مگر زیردستی کہنا [دبے دانتون سے البتہ اگر کبھی تو شاید]
راست آئے وہ لوگ انگریزونکی اطاعت قبول نہین کرتے ہین۔
ہم چیرنے ہستم کا نعرہ مارتے ہین نامہ و پیام ہوتے ہوتے نوبت اینجا رسید
کہ اب اتمام حجت کے لئے آخری (الٹیمٹم) بھی نہ بھیجا جائیگا۔ اِس سے
پُرظاہر ہے کہ تیغیے کل پر چڑھے ہوے ہین۔ بندوقین بھری ہوئی
تیار ہین۔ تلوارین کاٹھی سے اُگل رہی ہین۔ بہادری کا خون رگ و پے
مین ایسا دوڑ رہا ہے جیسے خوشۂ انگور مین پانی دوڑتا ہے۔
کیون انگور کا نام بھی کیا تاک کے لکھا ہے۔ جی تو خوش ہوگیا ہوگا۔
مُنہ مین پانی بھر آیا کہ نہین۔ اِس سب پر طرہ۔ آرم اسٹرانگ توپین ع

بترس اے مدعی از من کہ آتش در دہان دارم

زبان حال سے کہہ رہی ہین۔ اِس سے مطلب میرا یہ کہ دونون قومین
محاربے کے لئے تُلی ہوئی ہین ورنہ تیغیے کیسے اور شمشیر کیسی۔ شاید آپنے
دیکھا نہ ہوگا۔ نیند کے خمار مین ہونگے کہ اخبارون سے یہ بھی ظاہر ہے
کہ آرنج فری اسٹیٹ کی ریاست نے بھی برٹش گورنمنٹ کے خلاف

ٹرنسوال کے ڈچونکی طرفداری کرنے کے لئے ہتھیار اُٹھانیکا وعدہ کرلیا ہے
الغرض یہ جنگ بہت بڑی جنگ ہوگی اور اس بات کا بیڑا اُٹھایا گیا ہے کہ
بہادر خون مین ضرور رنہائین گے اور جسکی فتح ہوگی وہ ناوردگاہ سے
سرخرو آئیگا۔ جنگ بھی وہ گھمسان ہوگی کہ العظمتُ للہ۔ بہت مدت تک
یاد رہیگی۔ مگر ہر پہلو و جوانب پر جب خیال کیا جاتا ہے تو انگریزون کا پلہ
بھاری نظر آتا ہے۔ آئندہ ارادۃ اللہ غالب۔ مگر مین تو یون کہتا ہون کہ یہ جنگ
ملتوی ہوجائے تو بہتر ہے اسمین مجھے انگلستان کے فرقہ لبرل سے کلی
اتفاق ہے اگر لڑائی چھڑی تو مین جنگ کے کل نامہ نگارون کی چٹھیان غور سے
پڑھونگا مجھے اسمین بڑا لطف آتا ہے۔

آنکھون نہ دیکھین اور شریک بھی نہ رہین تو کیا اب پڑھ پڑھ کر بھی مزے
نہ لین۔ اخبارون کے جنگی نامہ نگار بھی ستم ڈہاتے ہین اور جان پر کھیل کر
میدان مین جاتے ہین۔ وہ جو سوال آپنے میرے آزمانے کے لئے کیا تھا
اسکا جواب یہ ہے کہ بھون تو میرے نزدیک مونث ہے اور ابرو مذکر
جسطرح بخار مذکر اور تپ مونث ہے۔ والسلام

شاد عفی عنہ

گیسوے عذار عفت۔

	حسنِ تو ہمیشہ در فزون باد	رویت ہمہ سال لالہ گون باد	

مین اسوقت خانہ باغ مین لب حوض آرام کرسی پر بیٹھا ہون - میری روبرو
ایک چھوٹی سی تپائی معمولی لکڑی کی بنی ہوئی مگر پالش عمدہ کی ہوئی ہے
سامنے کشمیری قلمدان اُسپر رکھا ہوا ہے - ادہر میرے سرپر ابر رحمت
شامیانہ بنگیا ہے - یہ بادل گھنگھور گھٹا نہین ہے مگر ہان اسکی سایۂ سے
جگر تک کو خنکی پہونچ گئی ہے میرے ہاتھ مین فسانۂ آزاد ہے حسن آرا کا
قصہ دیکھ رہا ہون مصنف کی جادو بیانی اور رنگینی عبارت کی قربان
کبھی تو حسن آرا کی اضطرابی جو میان آزاد کی جنگ کے جانیکی بنا پر
ہوئی ہے - اُسکو دیکھکر آنکھین پُر نم ہوجاتی ہین اور اشک دیتی ہین -
اور کہین میان آزاد کے وہ تسکین بخش خطوط جو اُنہون نے معشوقہ
زرین کمر گلبدن محبوبہ مطلوبہ ناظورہ مرغوبہ کے نام لکھے ہین پڑھکر
ہنس دیتا ہون -

مین نہین کہہ سکتا کہ یہ تھوڑا سا وقت جسکا سین کھینچکر مین نے
دکھایا ہے خدا جانے کیونکر آنکھون کی آڑ پہاڑ ہوگیا - کہ دفعتاً کسی
خیال نے مجھے آمادہ کردیا کہ فسانہ آزاد کو تھوڑی دیر کے لئے خیرباد
کہکر خط لکھون - وہ کون اورکسکی یاد تھی اللہ جانے -

اجی وہ تمہاری یاد تھی - جو میرے دلکو مسوس کر رہگئی - اللہ اللہ
یا دست تخیر کہکر مین نے قلم اُٹھایا اور تمہین خط لکھ رہا ہون مجھے معلوم ہوتا ہے

کہ مین اپنے اُس خیال کے نتیجہ کو سونچکر اپنے آپ خوش ہو رہا ہون یعنے یہ وہ خوشی ہے کہ تھوڑی دیر کے ابد میرا یہ خط تمہارے گورے گورے حنائی ہاتھو مین ہوگا اور تم اپنی جادو بھری سُرمگین آنکھون سے پڑہ رہی ہوگی اور کوئی غیر معمولی مسرت ضرور تمھین مسکرانے پر آمادہ کر رہی ہو گی۔ جسکے باعث سے تم میرا خط پڑہکر مسی مالیدہ لعل عنابی کے شرمانے والے ہوٹھون سے مسکرا رہی ہو گی ع۔

وہ لب پہ آئی ہنسی دیکھو مسکرائی ہو

خدا کرے کہ اس وقت کہ تم میرا خط پڑہ رہی ہو تمہارا خاوند میرا دوست آن پہونچے۔

اِس فقرہ پر چونک کر ضرور ایک نظر چوطرفہ دیکھہ تو لیا ہوگا۔ مگر گھبراؤ نہین۔ میرا دوست ایسا بدگمان نہین کہ میرے اِس صفائی دل کے مذاق سے جسکی شہادت مین آئینہ سکندری حیران ہے ذرا بھی آزردہ ہو اور پھر اسپر ماشاءاللہ تم خود عفت کوش ہو جسکی نسبت شاعر نے کہا ہے ع۔

نماز پڑہتی ہین حورین بھی جسکے دامن پر

اب یہ بتاؤ کہ وہ ابریشمی گون جو تمنے لیڈی کرزن کے مشہور گون کے جواب مین بنوائی ہے کب تیار ہوگی۔

جس روز وہ گون پہنو ہمین اس روز کا نزالاحسن دکہا دینا کہ ہم دور ہی سے درود پڑہ کے تمہارے چہرۂ زیبا پر پہونکین گے اور آنکھین سینکین گے ایک بات ایسی سُناتا ہون کہ ضرور ہنسو گی۔ یہان مخمور حیدر آبادی مجہ سے ملنے آئے اور دو بوتلین نذر دکہائین۔ ماشاء اللہ حضرت مجہے بھی کوئی پیر مغان سمجہے تھے۔ مین نے وہ بوتلین دیکہکر کہا کہ حضرت یہ نئی بات کیسی۔ کیا یہ کوئی شربت ہے مسکرا کر کہا کہ خداوند یہ شربت نہین۔ یہ فرانسیسی شراب (آیا پانا) نام ہے۔ صافی اور لطیف القوام۔ چونکہ وہ بھی اُسوقت دُہت بنے ہوئے تھے اور یہ حرکت اُسی دُہن مین تھی اسلئے مین نے بوتلین لیکر سرشار صاحب کے پاس بھجوا دین۔ کہ وہ اپنے کسی دوست کو تحفتاً بہیجدین کیونکہ وہ تو پارسا ہین باقی عندالملاقات کل اپنے میان اور اپنے پاگل چچا کو ضرور ساتہ لیکر آؤ بہت دن ہوئے کہ ہمنے تمہین دیکہا نہین۔ آنکھین ترستی ہین ؎

وسواس ہی یہ دلمین ہمارے کئی دن سے
صدقے نہین تم پر سے اُتارے کئی دن سے

محبت سے تمہین دیکہنے والا اور تمہارا چاہنے والا عاشق پاکباز۔

شاد عفی عنہُ

نشاط صاحب۔

تم لکھتے ہو کہ [یہان یہ بحث آجکل ہو رہی ہے کہ [آئی] کے گیارہ عدد لین یا اکیس۔ میرے خیال مین دونون صحیح ہین۔ گیارہ بھی لے سکتے ہین اور ۲۱ بھی۔ مین تمکو ایک گُر بتائے دیتا ہون۔ اسکو ذہن نشین کر لو۔ ہمزہ کا کوئی عدد فن تاریخ مین نہین لیا جاتا۔ لیکن جب یا پر ہمزہ ہو جیسے [پائی] (آئی)، (بھائی) تو اِس ہمزہ کی (ی) کی دو یا ہو گیئن۔ جب دو ہوئین تو خواہ مخواہ بیس عدد لئے جائین گے مگر بعض شعرا نے دسؔ ہی عدد لئے ہین۔ لہذا اب ہمکو اختیار ہے کہ چاہے دسؔ عدد لین چاہے بیس جیسا موقع ہو۔

آسیر لکھنوی جنکی اُستادی کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ **امیر مینائی لکھنوی** سا مسلم الثبوت اُستاد اُنکا شاگرد ہے ریاض خیرآبادی اور رتن ناتھ سرشار لکھنوی بھی انہین کے خاندان کے چشم و چراغ ہین وہ لکھتے ہین ع۔

	دعائے خلق دوا ہو گئی شفا پائی	

اِسمین (پائی) کے ۲۳ عدد لئے ہین اور اُنکے شاگرد رشید سرشار داغ کیفیہ کسی کے شوالے کی تاریخ بنا یون کہتے ہین ع۔

	سرشار سال لکھو کہ ہے خانہ خدائی	

[خدائی] کی یا کے بیس عدد لئے ہین۔ شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی کا مادہ تاریخ سنو ع۔

	ہمایون و مسعود شد کدخدائی	

بعض استادون نے دسؔ عدد بھی لئے ہین۔ جیسے ہماری جہان اُستاد
نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی کا مادۂ تاریخ ع

شان وشوکت وجاہ واقبال اب یہ آئی

اسمین دسؔ ہی عدد لئے ہین۔

فن تاریخ دل لگی اور تاریخ گوئی کوئی بازی طفلان نہین ہی کسی نے کیا خوب لطیفہ کہا ہی۔ تاریخ برنہ آید تاریخ برنہ آید۔

مجھ سے ایک صاحب نے پوچھا کہ بعض شاعر لفظ آئینہ کے (۶۶) عدد بتاتے ہین اور بعض (۷۶) اب آپ کیا فتویٰ دیتے ہین۔

مین نے لکھا دونون برسرِ حق ہین اس معنے کرکے کہ لفظ آئینہ اگر تقطیع مین (آ۔ ای۔ نا) رہے تو ۷۶ لین گے۔ اور اگر آئینہ بروزن فعلن ہے تو ۶۶ لین گے۔ تم بھی یاد رکھو۔ کسی جانگلو شاعر نے اپنے آقا کو خوشامد مین لکھا ع۔

تمہارا شہ سے بڑھکر مرتبہ ہے

معاذ اللہ۔ شاعر بھی گھامڑ اور اسکے آقا بھی۔ اس مین ایک ذرا سی باریکی ہے۔

تمہارا شہ (مفاعیلن) سے بڑھکر مر (مفاعیلن) تبہ ہے (فعولن)

(مر) کا لفظ بد دعا ہے یہ تو وہی ہے ع۔

	اے تاج دولت برسرت از ابتدا تا انتہا	

والی مثل ہوئی کسی بادشاہ کی شان مین ایک شاعر نے قصیدہ لکھا تھا۔ سر دربار ایک اور شاعر نے جو اُس شاعر قصیدہ لکھنے والے کا جانی دشمن تھا موقع پاکر عرض کیا کہ حضور اسکی تقطیع فرمائین۔
اے تاج دو (مستفعلن) لت برسرت (مستفعلن) لت برسرت سنکر بادشاہ غضب مین آیا اور بیچارے شاعر کو دربار سے نکلوا دیا۔ خدا کی پناہ ذرا سی بات مین عمر بھر کی فرمانبرداری ملیامیل ہوگئی۔
اب کاروبار سرکاری کا وقت ہے خدا حافظ فقط

شاد عفی عنہ

سوامی ہری پرشاد جی۔

آپکا خط پہونچا اسکے مختلف مضامین سے آپکے خیال کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے جو میری نسبت اسوقت تک آپکے دلمین ہے۔
خیر مجھے آپکے اِس اظہار سے بھی کچھ افسوس نہین ہوا کہ بے سبب آپکو مجھ سے کیون عداوت ہوگئی۔ بقول شخصے نہ مین آپکے لینے مین نہ دینے مین مگر سخت افسوس اس امر کا ہے کہ آپکے دل صفا منزل مین (نفاق) نے کیونکر جگہہ پیدا کی۔ آپکی شان تو اِس باتکی مقتضی ہونی چاہیے تھی اور فقیری دراصل ہے بھی یہی کہ سہ

صاف چون آئینہ می باید شدن با نیک و بد
ہیچ چیز از ہیچ کس در دل نمی باید گذاشت

اب رہا آپنے حضرت جنید اشاہ صاحب پر جو حملہ کیا ہے
اس سے صاف اس بات کا اظہار ہوتا ہے ؎

خوشتر آن باشد کہ سر دلبران
گفتہ آید در حدیث دیگران

چونکہ یہ غیبت ہے۔ اسلیئے مجھے اسکے جواب دینے کی ضرورت تھی
حشر مین اس غیبت کا خود ہی فیصلہ ہو جائیگا جو کریگا وہ اپنے آپ پائیگا
مین قاضی نہین کہ فیصلہ چکاؤن۔
مگر چونکہ آپنے شاہ صاحب پر میرا مرشد مخاطب کر کے حملہ کیا ہے
اور اس حملہ مین اُنکی فقیری پر اس بات کا دہبا لگایا ہے کہ انہون نے
تین عورتین عقد مین لائین۔ درست ہے درحقیقت جنکو فقیر کہتے ہین
انکو مین اپنا مرشد سمجھتا ہون۔ مین آپ سے سوال کرتا ہون کہ کیا
عقد مذہبی حرام اور حرام حلال ہے۔
واللہ مین نے بھی ایسا ہی سُنا ہے کہ جنید اشاہ صاحب ممنوعات
شرعی سے اجتناب فرماتے ہین۔ نعوذ باللہ بقول آپکے بہت
بُرا کرتے ہین۔

ف۱۔ نظام الدین اولیا اور گرو نانک صاحب وغیرہ وغیرہ اِن بزرگون سے آپ نے جو اپنے کو نسبت دی ہی اگرچہ آپ کے لئے بڑی بات ہی اتنی سی جان گز بھر کی زبان بے ادبی معاف ہو

نہ کر دعوی تو ہر گز ہمسری کا	شاد	کہان ذرہ کہان خورشید تابان

اسلام کے احکام سے نہ آپ واقف ہین نہ ہین۔ پھر ناحق دخل در معقولات یعنے چہ۔

اب تو بحث اسپر ہے کہ جنکو دعوی تارک الدنیا ہونے کا ہے اور جو اپنے کو مجرد اور متوکل سمجھتے ہین یا سنیاسی یا اُداسی ہونے کا دعوی کرتے ہین وہ کیون اسکے مصداق بنے جاتے ہین ہ

تشنہ چشمان را بہ نعمت سیر کردن مشکل است
دشت گرد دیا سوِ ریگ وان سیر اب نیست

ف۲۔ آپنے آخر مین اسبات کا بھی دعوی کیا ہے کہ آپکی دعا نے مجھے پیشکاری دلائی بجا ارشاد ہے ع۔

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

آپکے اِس سرتاسر سچے دعوی کو تسلیم بھی کیا جاوے تو افسوس ہی کہ اسپنے کئے ہوئے کی بھی آپکو لاج نہین۔ ہم دنیا دار جب کسیکو اپنا

کہدیتے ہین تو اسکو ہر طرح بناہ دیتے ہین - مگر توبہ توبہ آپکی عجب ہد رہی ہے
کہ اپنی دعا سے پیشکاری بھی دلاتے ہین اور پہر بد دعا سے چہین لینیکے لئے
میدان مین خم ٹہوک کر تیار بھی ہین واہ سوامی جی واہ ماشاء اللہ ع -

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

یہ گیدڑ بہبکیان کسی اور کو دیجئے - اور جو کچہ جی مین آئے کیجئے بقول
سعدی ؎

توانم اینکہ نیازارم اندرون کسے
حسود را چہ کنم کوز خود برنج دراست

خیر اب اس خط کو اسقدر لکہکر اور جتلا کر ختم کرتا ہون ؎

ای ناخدا از مصلحت ما بشوی دست | ما با خدای خویش بہ کشتی نشستہ ایم

شاد عفی عنہ

مہربان من راجہ صاحب -

میرے ایک دوست اس تحریر کے ذریعہ سے آپسے تعارف حاصل
کرنا چاہتے ہین - لہذا مین نے انکو بہیجا ہے - نہ نوکری کے طالب ہین
نہ دولت کی خواہش ہے - ملک کے خیرخواہ اور اپنے آقا کے فدائی ہین
ملکی ہمدردی انکا شیوہ ہے ایک سوسائٹی قائم کی ہے - اس دائرہ مین
آپکو بھی شریک کرنا چاہتے ہین - جی چاہا تو ملئے - ہمرنگ ضرر بناشد

ورنہ اصرار بھی نہین فقط

شاد عفی عنہٗ

مہربان من راجہ بنسی لال۔

مین اِسوقت لارڈ میکالی کی اسپیچین پڑہ رہا تہا اِن صاحب کو انگریزی نثر سے وہی نسبت ہی جو شیخ مبارک نہاد سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ کو فارسی زبان سے ہے۔ میر انیس صاحب مبرور لکھتے ہین۔

رباعی

بلبل یہ زمانہ ایک گل کا نہ ہوا	محکوم ائمہ و رسل کا نہوا
انسان کو عبث غرور یکتائی ہے	اللہ یہ اتفاق کُل کا نہوا

خیر یہ تو زندیقون اور منکرون اور مشرکون کی طرف خطاب ہی مگر اِس بدیہی امر سے کوئی انکار نہین کر سکتا کہ شیخ سعدی کا کلام ایسا مقبول ہوا کہ کوئی فرد بشر اِسکی اشرفیت اور افضلیت سے انکار نہین کرتا۔ ماحصل یہ کہ تمام دنیا معترف باللسان ہی کہ میکالی۔ اور جان برائٹ کی سی انگریزی کسی نے نہین لکھی اسوقت لارڈ موصوف کی وہ اسپیچ مین بامعان نظر بالاستیعاب پڑہ رہا تہا جسمین اجوکیشن یعنے تعلیم کا ذکر ہے موتیون سے تولنے کے قابل ہے۔

انگلستان کے فرقہ لبرل کے ممبر تو اسی بات کے ساعی بالخیر ہین کہ

اہل ہندکو درجہ اعلی کی تعلیم دینی چاہیئے مگر فرقہ کنسرویٹیو کیلئے بندون نہین
دیبے دانتون کہتے ہین کہ ہمپر فرض نہین ہے کہ ہم اہل ہند کے درجہ اعلی
کی تعلیم دینے مین خزانہ عامرہ کا زرخطیر صرف کرین اُنکی راے ہو کہ
ہندوستان کے نوجوان اہل ہند کی تعلیم کے لئے اپنے پاس سے
روپیہ خرچ کرنا چاہیئے۔ گو مجھے لبرل فرقہ سے پورا اتفاق ہے لیکن
کنسرویٹیو کی راے بھی قابل غور ہے کیا وجہ ہے کہ اہل ہندوستان
اپنے ملک کے ہونہار نوجوانونکی تعلیم درجہ اعلی کے لئے خواہ مخواہ
برٹش انڈین گورنمنٹ کی محتاج رہین۔ ممالک مغربی وشمالی وادوھ کے
دو اولوالعزم متوسط درجہ کے ہم درد بزرگوارون نے پریوٹ
اولوالعزمی کی شمشیر آبدار کے جوہر دکہا دئے یعنے سرسید احمد خان بہادر
آنجہانی نے چندہ فراہم کرکے علی گڑہ محمدن کالج کی بنیاد ڈالی
اور لکھنو کے منشی کالی پرشاد وکیل متوفی نے اپنا کل سرمایہ جو قریب
نُو دس لاکہہ روپیہ کے تہا اپنے کایستھہ پاٹ شالا کے وقف کردیا۔
پریوٹ اولوالعزمی اسے کہتے ہین۔ خیر آمدم برسر مطلب لارڈ میکالی
کی وہ اسپیچ پڑہ کر جسکا مین نے ذکر کیا۔ مجھے آپکا مدرسہ یاد آیا۔
جو آپنے اپنے ذاتی صرف سے قائم کیا ہے۔ مین خوب جانتا ہون
کہ آپکو دنیا مین سب سے زیادہ شوق معلم ومتعلم تعلیم وتدریس ہی سے ہے

جو واقعی قدر کے قابل ہے مین نہایت خوش ہوتا ہون - آپکے دوست
اور مداح پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی جب
پہلے پہل یہان آئے تھے تو انہون نے آپ کے مدرسہ مین ایک
اسپیچ دی تھی اگر کوئی نقل اسکی آپ کے ہان ہو تو ضرور بھیجیے -
آجکل چند صاحب قوم کھتری آپس مین جھگڑ رہے ہین مقدمہ فیصل طلب
یہ ہے کہ ایک صاحب اپنی اولاد کو تعلیم اور سیاحت کے لئے
ولایت وغیرہ بھیجنا چاہتے ہین اور غلبہ اسطرف ہے کہ نہ بھیجا جائے
آپکی کیا راے ہے مین تو بالاستقلال یہ کہتا ہون کہ ضرور بھیجنا چاہیے
ہمارا مذہب کیا تار زنار سے بھی بودا ہو گیا جو ولایت کے سفر کرتے ہی
لامذہب ہو جائینگے - حیدرآباد کے بدنام کنندۂ نکو نامے چند
بہت سے ایسے ہین کہ بدون ولایت گئے لامذہب ہی نہین ہوئے
بلکہ دو قدم اُس سے بڑھے ہوے ہین -

الغرض - جو کچھ آپکی راے ہو اُس سے نہ صرف مجھے اطلاع دیجیے
بلکہ پبلک کو معلوم کرائیے فقط

صوفی مشرب - شاد عفی عنہ

مہربان من -
مین آپکے فرزند سید زین العابدین کی شادی خانہ آبادی کی

مبارکباد دیتا ہوں۔ بخوشی تمام شریک دعوت ہوتا۔ لیکن مجھے ایک ضروری کام ہے اسلئے شرکت بزم طوے سے معذور ہوں فقط

شاد عفی عنہ

حقایق آگاہ۔

دعانامہ متضمن شرکت فاتحہ شریف بہ ششم ماہ روان بطلب این عقیدت مند وصول تفقد شمول ہوا۔ پرسون سے دردپشت ہے لہذا بمصداق المعذور مجبور۔ آجکی شرکت فاتحہ شریف سے معاف فرمایا جاؤں فقط

شاد عفی عنہ

نوابصاحب مشفق و مہربان کرمفرمای دوستان نواب افتخار الملک بہادر زاد لطفہ

ایک صاحب منشی محمد علی نامی کل مانوگرام جمع کر رہے ہین اُنکی خواہش ہے کہ جناب کے ہان کے مانوگرام جو نہایت خوش قطع اور مختلف وضع کے ہین انکو ملجائین چنانچہ انکی درخواست منسلک ہذا ہے۔ اگر قبول ہو کر یا نوگرام لطف ہوں تو عرضیگذار کے حوالہ کر دے جائینگے فقط

شاد عفی عنہ

نوابصاحب والا مناقب عالیجناب عنایتفرمای دوستان کرمفرمای مخلصان نواب امیر کبیر بہادر زاد اشفاقہ و دام عنایتہ۔

چٹھی مصور جو معیت نامہ اتحاد مورخہ دیروزہ وصول بصحت شمول ہوئی واپس مرسل ہے۔ اگر تیاری نقل مین ایک ماہ کی مدت کی ضرورت ہے تو مخلص کو آپکی خواہش کے موافق ایک ماہ تو کیا اگر اس سے اور کچھ زائد عرصہ درکار ہو تو بخوشی منظور۔ اس ادنیٰ سی بات کے لئے آپنے جو تحریر کی زحمت فرمائی یہ آپکی عنایت کا باعث ہے جسکا بدل مشکور ہون زیادہ ایام شادمانی مدام بکام باد فقط

شاد عفی عنہٗ

مہربان من۔

کب دسہرہ تہا کہان آجکا دن		طرفہ معجون ہو تم بھی باللہ
بعد ہفتے کے جو دیتے ہو نذر		عید کے بعد یہ ٹرکیبسی واہ

آپکی نذر کا جواب اس قطعہ سے پوچھیئے اُفق صاحب سے ضرور ملون گا مگر کبھی جھٹپٹے وقت۔ مجھے ابھی پانچ چار روز فرصت نہین فقط

شاد عفی عنہٗ

مولانا مولوی عبد الکریم صاحب۔

آپکے نامۂ الطاف سے مشرف ہوا۔ مین حیران ہون کہ تحریر آپہی کے دست خاص کی ہے یا کسی اور کی خط سے تو پایا جاتا ہے آپ ہی کا لکھا ہوا ہے مگر طرز عبارت سے آپکی شان نہین معلوم ہوتی۔

آپ نے لکھا ہے کہ میری تلون مزاجی حد تواتر کو پہونچی ہے۔ بجا ارشاد ہوا
بیشک روئے زمین پر مجھسا متلون آپنے کم دیکھا ہوگا۔ مگر مولانا بندہ
حیران ہے کہ آپ متوکل ہوکر متلون کیوں ہوگئے۔ آپ مسند فقر کے
بیٹھنے والے اور ہم دنیا دار سگ دنیا۔ بقول۔ الدنیا جیفۃ وطالبھا کلاب
ہیں۔ آپ میں اور ہم میں کچھ فرق ضرور ہی ہونا۔ یعنے اور کچھ نہیں تو
اتنا تو ضرور ہو کہ صبر جمیل اور رضا کے دائرہ سے باہر قدم نہ رکھیں

صبوری بود کار صاحبدلان
صبوری بود پیشۂ مقبلان

یہ جو ارشاد ہے کہ بندے کے قول و فعل کا اعتبار نہیں ہے
بجا ہے۔ آپکی زبان ہم کہاں سے لائیں کجا یہ ناچیز اور کجا جناب والا۔

روئے مقصود کہ شاہان بدعا می طلبند
سببش بندگی حضرت درویشان است

بندہ یہ عرض نہیں کیا اور نہ کرے گا کہ جھوٹے کے قول و فعل کا
اعتبار کرے۔ مگر دعوی دلیل کے ساتھ ہونا موجب انصاف ہی۔
اگرچہ یہ بندۂ خدا گنہگار اور اپنے بادشاہ کا موروثی نمکخوار ہے
مگر الحمد للہ کہ آجتک اس ناچیز کا قول نقش بر آب ثابت نہیں ہوا بلکہ
النقش کالحجر ہی رہا آئندہ کی خدا جانے۔

میرے اکثر سوال کے جواب مین آپنے بارہا یہ فرمایا کہ وقت آنا چاہئے خدا کے کرنے کے کام ہین یعنے ع۔

بے رضائے تو یکے برگ نہ جنبد ز درخت

پھر آپ اسقدر ذراسی بات پر کیون بگڑ گئے جیسا کہ میرا تلون حد تواتر سے بڑھ گیا آپکی طبیعت کا مقیاس بھی حد اعتدال سے متجاوز ہوگیا۔ بے ادبی معاف ع۔

آنچہ بر خود نپسندی بہ دگرہم مپسند

ونکلٹ راو کی ہفتہ عشرہ کی تاخیر مین جب یہ نوبت پہونچی تو ذرا انصاف کیجئے کہ ہفت سال سے ہم کیسے صبر کرکے اللہ کے بھروسہ پہ امیدوار فضل وکرم بیٹھے ہین اور بعونہ تعالیٰ الیقین کلی ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ ارادہ مین کامیاب ہونگے اور صبر کا نتیجہ ملے گا والسلام۔

متوکل۔ شاد عفی عنہ

محب صادق غلام محبوب خان صاحب۔

درحقیقت راجہ نانک پرشاد کی بے وقت موت نے دلکے ساتھہ وہ کام کیا۔ جو خزان گلستان کے ساتھہ کرتی ہے۔

این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد

وہ لوگ واقعی اچھے رہے جو دنیا کو ترک کرکے خدا کے کہلائے

اور خدا ہی کو ڈہونڈا اور اُسیکو پایا۔ جورو بچون سے دل نہین لگایا۔
یہ لڑکا ایسا خلیق اور لایق تہا کہ مین کچہہ کہہ نہین سکتا۔ مگر افسوس ہے
کہ صحبت اچھی نہین پائی۔ آخر تلخی کے ساتہہ اپنی جان شیرین گنوائی
اگرچہ میرے سامنے کا لڑکا تہا۔ مگر قرابت اور ناتے مین میرا
ماموں ہوتا تہا۔
آپ کا کہنا بالکل صحیح ہے کہ صبر کرنا چاہئیے۔ مگر حضرت دل بھی تو
مانین۔ یہ تو ہاری مانتے ہین نہ جیتی۔ اُنکی ہٹ اُنکی ضد اُنکی عداوت
اُنکی محبت دنیا سے نرالی ہے ؏

جو دل قابو مین ہو تو کوئی رسوائے جہان کیون ہو
قلق کیون ہو الم کیون ہو ستم کیون ہو فغان کیون ہو

دل کے ہاتھون بے بسی ہے۔ ہم نہین روتے۔ جانیوالے کی
محبت رُلاتی ہے۔ خیر کرین تو کیا کرین۔ کچہ کرتے دہرتے بن نہین پڑتی
اس بیچارے کی دکھیا مان کی آہ وزاری سینہ کوبی اور بیقراری
دیکہکر کلیجا شق ہوا جاتا ہے۔ اللہ تو ایسا غم کسی دوست کو نصیب نکرے
بلکہ ساتوین دشمن کو بھی نہین۔
آپ اچھے آسانی سے چھوٹے۔ نہ نون لگا نہ پھٹکری لگی دنیاے دنی
دست کشیدی و پاے توکل دراز کردی۔

چلو چھٹی پائی۔ اللہ اللہ خیر صلاح۔

ف۲۔ ہان آپنے لکھا تھا کہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالی آتش دنیا اور نار دوزخ سے بچائے۔ مین بھی آمین کرتا ہون۔ مگر مین دل سے یہ دعا کرتا ہون کہ خدا اپنا دیدار نصیب کرے۔ دوزخ اور بہشت زاہدان خشک کے لئے چھوڑ دیجئے۔ ہم تو انشاء اللہ تعالی کہتے ہوئے

روز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامۂ
من نیز حاضر میشوم تصویر جانان در بغل

اللہ بس باقی ہوس۔

اجی جناب یہ کہئے کہ اب آپکو کس نام سے پکارین اور لکھین۔ اب تو آپکی کایہ پلٹ ہوگئی۔ کیا وہی نام رہیگا۔ یا کایا کے ساتھ نام بھی بدل دیا گیا۔ ہونا تو ایسا ہی چاہئے فقط

شاد عفی عنہ

مہربان من اندر کرن بہادر۔

نہین ہے نذر پر موقوف الفت
حساب دوستان در دل مثل ہے

نذر کے لئے قبل اور مابعد کی پیخ خواہ مخواہ کون لگاتا ہے۔ وہ تو صرف دل لگی تھی۔ نذر نذرانہ کی خواہش کسے ہے۔

آپ مال والے ہین اور ہم اللہ غنی کے بندے ہین۔ ہر دو جانب درست۔ کیا سفر ضرور ہو گا ع۔

بسلامت روی و باز آئی

مناسب ہی ہفتہ کے روز صبح دس گیارہ کے درمیان مین آیئے ضرور ملون گا اور لطفِ ملاقات سے دل شاد کرون گا۔

شاد عفی عنہ

مہربان من۔

حسب درخواست آپکی واسوخت کی تاریخ مین نے جو لکھی ہے ذیل مین درج ہے۔ اگر پسند آئے تو یہی تاریخی نام رکھدیجئے ورنہ ایک فہرست علیحدہ متفرق نامونکی بھیجتا ہون اسمین سے انتخاب کر لیجئے

قطعہ

شاعرِ بے نظیر کی تصنیف	ہی یہ واسوخت یا کہ باغ شہاب
شاد تاریخ کامل الاعداد	لکھدی برجستہ یون ا باغ شباب

۱۳ ا ۲ ء ۱۳۱۳

شاد عفی عنہ

مہربانمن راجہ صاحب آصف نواز ونت بہادر

آپکا خط ایک زمانہ کے بعد آیا۔ بعوض اسکے کہ گلہ کرون خط کے

مضمون نے مجھے شکریہ ادا کرنے پر مجبور کیا۔ مجھے یقین ہے کہ یہی خیال دوستانہ اور وہ بھی بشرطیکہ دلی ہو ہر وقت اور ہر آن اور ہر موقع پر روز بروز ترقی پر ہو۔ نہ یہ کہ زمانے کی رفتار اور شراب نیرنگی فلک کج رفتار سے مخمور اور نشہ مین چور کر کے کسی دوسری راہ پر لگا دے۔

بسخنہاے دشمنان حسود	
دوستان را ز دست نتوان داد	

باقی اور کیا لکھون۔ اگلی صحبتین یاد آتی ہین۔ وہ اور رنگ آباد کا سفر۔ اور وہ امین صاحب کا باغ مدرسہ کے قریب۔ اور وہ نادر گل کی سیر۔ اللہ اللہ ع۔

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا

خیر زندہ ہین تو انشاء اللہ تعالی کبھی تو پھر لطف زیست اٹھائینگے۔ مگر شباب بھی باقی رہے۔ ہماری زندگی تو بس جیسی تھی اور اب جیسی ہے اسکے اعادہ کی ضرورت نہین بہرحال ع۔

شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن

کاغذ منسلکہ واپس ہے۔ ملاحظہ کیجئے کہ مدعا کیا ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

شاد عفی عنہٗ

بہار گلشن علم و فضل مولانا مولوی نورالضیاء الدین صاحب ضیا
السلام علیکم - ہولی کا رنگ جو قطعہ کی پچکاری مین بھر کر آپنے لطف
فرمایا اُس سے دلشاد ہوگیا - سبحان اللہ - اس رنگینی طبع کے قربان جائیے
کیا چبھتا ہوا مقبول پسند آمیز رنگ ہی - بقول کسی کے کہیل کا کہیل
بچہ نفع مین - ع -

	چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار	

صنعت توشیح سے قطعہ مین موسمِ بہار کے چارون فصلوں کا لطف
حاصل ہوتا ہی - اور قدرتی خوشنما رنگ اپنے لب لعلین کی سُرخی دکہا کر
شاد کو سُرخروئی دارین کا مژدہ دے رہا ہے - اور حاسدین کی تمنا کا
خون کر رہا ہے - ماشاء اللہ - ہو

ہولی نہین یہ پند کا ہی اک گلشن		قطعہ جو لکہا آپنے مولا سے من
دائم رہے شاد رخ یہ رنگ سخن		ہر شعر کا ہی رنگ نرالا اسکے

چار قطعات بخط نستعلیق جو اس راقم کے کج مج خطاطی کا مشق ہی
بطور ارمغان روانہ خدمت ہی اگرچہ یہ قطعات کل ہی روانہ کرنے کا
قصد تہا - مگر غزل کے ساتہ - چونکہ وہ شرط پوری نہو سکی - اسلئے آج
بہیجتا ہون محبت دلی روز افزون باد فقط

شاد عفی عنہ

لمعۂ شمع شبستان علم و فضل مُلّا عبد القیوم صاحب

نامہ پہونچا مسرور ہوا۔ جبکہ شغل کار و بار مین کمی ہوئی تو ظاہر ہے کہ

کہ فرصت بھی زیادہ ہے۔ مگر ہجوم افکار سے ایک دم خالی نہین

اور نہ ایک لمحہ فرصت ہی۔ اسکے دور کرنے اور دل بہلانے کے لئے

اِس سے کیا عمدہ بات ہی کہ آپ جیسے ہمدرد و شفیق احباب کی صحبت

باعث خاطر جمعی اور موجب درمان درد دل ہو۔

کب فکر سے رستگاری ہی شاد	ق	سو فکرین ہین تو ایک ہی جان
ہی ایک انار سو ہین بیمار		کسطرح گذر کرے گا انسان

والسلام خیر الاختتام۔ شاد عفی عنہٗ

آسودہ کسانیکہ بہرحال خورسند

ساقی خمکدۂ بحر آفرینش نواب عزیز یار جنگ بہادر

دو نسخہ نایاب واسوخت (ایاغ شباب) کے جو آپنے بخلوص

عقیدت نذرؔ کے نام سی مجھے بھیجے اور لوح کے بعد نذر کا لفظ لکھا۔

یہ آپکی عقیدت اور محبت پر دال ہی بمسرت اس تحفہ کو قبول کیا۔ اور

میری خوشی کو اِس سے زیادہ ترقی ہوتی اگر مین فن سخن مین اِس درجہ

قابلیت رکھتا ہوتا کہ ایسی عمدہ بیش بہا نذر لون۔

بہرکیف یہ گلگون کلام رنگا رنگ سے مسرور ہوا۔ الحمد للہ آپ

اِس چمنستان معنی پروری کے ساقی بنے جبتک ساقی برق جمال اور
بادۂ خلد و پُر تگال دنیا مین رہے آپکا ایاغ شباب لبریز رہے
والسلام خیر الاختتام -

شادعفی عنہ

مہربان -

آپ کا خط پہونچا کیفیت سے مطلع ہوا - مولوی صاحب کی کل کی گفتگو
آپ کے خیالات کی تائید مین تھی - اسلئے مجھے گمان غالب ہوا کہ ع

	اے باد صبا این ہمہ آوردۂ تست	

آپکے آج کے خط سے ظاہر ہوا کہ آپکے خیال کو اُسمین دخل نہین
اور نہ آپ اِس بے سروپا تقریر کے رازدار ہین تو اسکو یقین کرنا
اگرچہ کسی قدر غور طلب امر ہے مگر آپنے قسمیہ اپنی لاعلمی ظاہر کی ہے
تو مجھے اب مان لینا ضرور ہوا - مین آپکو ایسا بھی بے اعتبار نہین سمجھتا
کہ آپکے قسم کو بھی باور نکرون - مگر ہان فضل الٰہی سے شاعر بھی ہو - اگر
یہ قسم بھی شاعرانہ ہے تو اسکا خمیازہ آپکی گردن پر - مین تو صاف دلی
سے مان لیتا ہون -

انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت اپنے قول کو پیش نظر رکھے -

	در نہان بہتر از ظاہر باشی	

آپ کا یہ فقرہ کہ مولوی صاحب کو مین طامع نہین سمجھا الخ۔
اسکا کیا مطلب ہی ایسی گفتگو سے طمع کو کوئی تعلق اگر ہے تو وہ کونسا
لباس تہا جسکو آپ تاڑ گئے۔
کیا آپ اور کیا مولوی صاحب اور کیا مین سب ظاہر بین ہین۔
اللہ کی نظر دل پر ہے مگر در بینانِ جادہ حقیقت جو ہین وہ خوب
جانتے ہین۔ اور جاننا ہئے بھی یہی کہ۔ در پوست منگر در نقد دوست بنگر
مسلمانی اور کافری اگرچہ بظاہر بہت سہولت کے ساتہہ پہچانی جاتی ہے
مگر دل پر کسی کی نظر نہین پڑتی۔ مولوی ہون کہ ملا ہون۔ انکی نظر
محدود ہے۔ وسیع نہین۔ بات یہ ہے کہ از خود تا مولا دو گام است
اما تو لذتِ دنیا خواہی کہ تا در سراے مراد دو گام است۔ عاقبت خود را افتاستی
کہ کار در سر انجام است۔ مین ہمیشہ مولوی اور ملاؤن سے ایسا بھاگتا
ہون جیسے خزان سے چمن اور برق سے خرمن کسی نے کیا خوب
کہا ہے ؎

با مردم نا اہل مبادا صحبت		کز مرگ بتر صحبت نا اہل بود

مین دل سے انکا غلام ہون جو حق پرست اور حق بین ہین جنکی
مسند خاک ہے اور جو ما و شما کے جھگڑے سے پاک ہین۔ دوستی
بہت مشکل ہے یار باش خار مباش۔ اسکو دوست کہتے ہین جو عین ذات

ریائی ہین اُن سبکو اپنے صوم وصلوٰۃ کا غرہ ہے شریعت کی آڑ مین جی کہول کے شکار کرتے ہین - اور ناحق وناروا دوسرون کے افعال اوراقوال پر حرف دہرتے ہین - ہمارے عقائد سے کسی کو کیا - یار کی یاری سے کام یار کے فعلون سے کیا کام - سزاوجزا سب کے لئے ہے - ہم مزدور نہین ہین کہ بہ طمع مزد اللہ کی طاعت کرین کہ اطاعت سے جنت کی حورین ملین - کوئی ایسا کام نہین کرتے کہ بخشائیش کی امید ہو - ہان اُسکی رحمت اور فضل کے امیدوار ہین اور یہ دعا کرتے ہین کہ خدا نیک توفیق دے - اپنی اپنی سب بھگت لین گے - خدا کی رحمت سے کوئی فرد بشر نا امید نہین ہے مشرک بھی شرک مین مبتلا ہوتا ہے مگر اللہ اور اپنے افعال ذمیمہ کو یاد کرکے روتا ہے - خداوند عالم اُسکا بیڑا پار کر دیتا ہے نفسی نفسی کا سبکو معاملہ درپیش رہیگا - یہ تو پہلے سوچین - پہر ہمسے گفتگو کرین - کچھ اور خیال نہ کرین -

رباعی

غافل مشو کہ مرکب مردان مرد را	در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند
نومید ہم مباش کہ رندانِ بادہ نوش	ناگہہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند

اللہ بس باقی ہوس۔ اگر در خانہ کس است یک حرف بس است والسلام

مرد آزاد۔ سالک مسلک سداد شاد عفی عنہ

نواب انتخاب جنگ بہادر۔

	خدا کی شان ہم تم ایک ہی بستی مین بستے ہین ستم ہی یہ کہ صورت دیکھنے کو بھی ترستے ہین	

مہربان من ۔ ایک زمانہ تھا کہ دم بھر آپ اور ہم جدا نہین رہتے تھے
مدرسۂ عالیہ کیا چھوٹا کہ دل سے یاد نے بھی جدائی اختیار
کی ۔ نہ سلامے نہ پیامے ۔ آخر کوئی وجہ تو ضرور ہو گی ۔ اگر ناز دوستانہ
ہے تو قبول بالراس والعین ۔ ورنہ خفگی کا کوئی سبب معلوم نہین
ہوتا ہے

	فرض کردم کہ بیاد تو دلم خورسند است لیکن این دیدۂ دیدار طلب را چہ علاج	

آپ بھول جائیے خیر مگر ہم کب بھولتے ہین اور ہم آپکو بھولنے
کب دیتے ہین ۔ دیکھئیے ہماری محبت کو آفرین ہے کہ رہا نہ گیا آخر
بس قلم دوات لیکر صفحہ قرطاس پر حکایت شکایت جو کچھ جی مین آیا
دہر گھسیٹا ۔ خوف یہ ہے کہ اسکا جواب باصواب آئیگا یا ٹکا سا جواب
اب کئیے مزاج شریف ۔ آپ کہان رہتے ہین کس شغل مین دن

گذرتا ہے۔ کبھی ملوگے بھی کہ نہین۔ اگر یہ خیال ہے کہ صرفخاص کے ملازم ہین
توہم کون ہین ہم بھی اُس ہی آقاے صرفخاص کے خانہ زاد نمک پروردہ ہین
دیوانی اور پیشکاری یہ دونون کس کے عہدے اور کس کے بنائے
ہوے ہین۔ ہان یہ کہو کہ جی نہین چاہتا یہ اور بات ہی ع۔

حیلہ جورا بہانہ ہا بسیار

بس اب کسی روز ملئے۔ زیادہ باتین نہ بگھارئے۔

ف ۲ سُنا ہے کہ سنٹرل جیل کے قریب جو آپکا مکان ہے وہ
فروخت ہونے والا ہے اگر صحیح ہے تو کیا مین اُسکا مشتری بن سکتا
ہون۔ والسلام۔

شاد عفی عنہٗ

مولانا مولوی عبد الکریم صاحب۔

السلام علیکم۔ آپکا نامہ جبکو داستان کہنا می زیبد ایسے وقت
پہونچا۔ جبکہ مین اپنے ایک عزیز نوجوان کی مرگ ناگہانی کے غم مین
مبتلا تہا ابھی اسکے سوگ کے دن بھی پورے نہین ہوے کہ آپکے
خط کے مضامین کے برق سے دوچار ہوا ماشاءاللہ کیا کہنا
آپکا خط اور آپکی کتابت اور آپکی لیاقت اور علمیت اور فراست کے
روبرو مین بیچارہ طفل مکتب کیا جواب دیسکتا ہون بجز اسکے ع

خموشی معنیٔ دارد کہ در گفتن نمی آید

آپکی مشیخت مآبی کی با توقیر شان جسکی وقعت میرے دلمین تھی اُسکے بپاس خاطر خامہ فرسائی کو خلاف تہذیب خیال کرتا۔ مگر آپ ہی سے ماشاءاللہ ابتدا ہوئی۔

گفتگو یون دوبدو ہونے لگی
آپ سے تم تم سے تو ہونے لگی

خیر تاہم ہین اپنے مہذب طریقہ پر تلون مزاجی۔ یا بقول آپکے تلوین کا دہبا نہین لگانا چاہتا اور یہ بھی ناگوار خاطر ہوتا ہے کہ آپنے اپنے توسن خامہ کو صفحہ قرطاس پر جو سرپٹ دوڑایا ہے اُسکو نہ روکون اور سکندری کہانے دون۔ لہذا جواب گذارش کرتا ہون۔ آپنے اپنے خط کی یہ سُرخی لکھی ہے کہ خیر الکلام ماقل ودل مگر سُبحان اللہ بحمدہٖ آپکا خط کیا تھا امیر حمزہ کی داستان تھی پڑہتے پڑہتے طبیعت اُکتا گئی اُس سُرخی کو پڑہکر ہنسی آئی اور بیساختہ یہ مثل یاد آئی (برعکس نہند نام زنگی کافور) ماقل ودل کی توصفت ہی اور ہے۔ پہلے ہی بسم اللہ غلط۔ اب آگے چل کر آپ نے جو کچھ لکھا ہے اُسکے سمجھنے مین مجھے جو دقت واقع ہوئی یا تو وہ میری کم فہمی کا باعث ہوگا جو آپکی بلاغت اور فصاحت اور ماقل ودل کا سبب ہے۔ یا شاید میرے خط کے مفہوم مین

غلطی واقع ہوئی۔ کہ سوال از آسمان جواب از ریسمان۔ لکھے موسیٰ دہوسا پڑہے خدا (خوداے) کا مضمون صادق آتا ہے۔ درحقیقت آپکے خط کا مضمون اسقدر دلچسپ ہے کہ جی چاہتا ہے کہ ایک ایک لفظ کی شرح کیجائے مگر مولانا افسوس ہے کہ مجہہ مین اسقدر لیاقت نہین ورنہ بخدا میری شرح شرح جامی سے بڑہکر ہوتی۔ آپ مانتن۔ مین شارح مگر مجھے صرف یہی کام نہین ہے کہ تو تو مین مین۔ چق چق و بق بق۔ اور طول طویل بحث مین اپنا وقت گرانمایہ گواؤن۔ آپکو تو صرف ایک ہی کام ہے نماز پڑہنا۔ اسکے بعد آپ اپنے اوقات کو ایسی طول کلامی مین صرف کرین تو زیبا ہے۔ مجھے تو خیر ایسے بہت سے کام ہین — فکر معیشت۔ اللہ کی عبادت۔ بادشاہ کی اطاعت کسب کمال۔ اگر خواستہ خدا ست۔ داد خواہون کے ساتھ عدالت جب ان سے فارغ ہوتا ہون تو تفریح طبع اور دل بہلانے مین ایک دو گہنٹہ صرف کرتا ہون۔ آپکے اداے جواب مین بہت بڑا حصہ وقت کا صرف ہوا جسکا خود مجھے افسوس ہی۔ لہذا مین اب مختصر تحریر کے بعد اپنے خط کو ختم کرتا ہون۔

سُنئے مولانا۔ قال اور شئے ہے حال اور شئے جسکو قال ہے حال اُس سے کوسون دور ہے۔ اُسکی مثال بالکل طبل اور دہل کی سی ہے

کہ صرف صدائے بے معنی - اور جو اپنے حال مین مست ہین وہ صدف دُر مکنون یک دانہ ہین انہین دنیا و ما فیہا سے کوئی غرض نہین انہین منطق و معانی جواب وسوال سے کوئی تعلق نہین - ما وشما سے انکا مسلک و طریقہ ہی نرالا ہے - پس بہتر ہو گا کہ آپ بھی اِس قال قالوا کی گردان سے باز آئے بات وہ کیجئے جو دلپسند ہوا ور جسکا کچھ بہتر نتیجہ نکلے - یون اگر آپ اپنی لیاقت اور علمیت کو عمر بھر صرف کرکے ادائے ایرادات مین کوتاہی نہ کرینگے تو بندہ بھی گو عالم و فاضل نہین مگر رندانہ اور آزادانہ طور پر جواب دینے مین قاصر نہ رہیگا -

آپنے اگرچہ نہ اپنی شان کا پاس رکھا اور نہ میری عزت عطیہ سلطانی کا خیال - مین اگرچہ بنفسہ ادنیٰ اور ناچیز محض ہون مگر میری عزت عطیہ سلطانی ایسی نہ تھی کہ آپ بیساختہ جو جی مین آتا لکھدیتے اور مین چپ رہتا - صرف آپکے خلوص اور شان شیخت کا ادب ملحوظ تھا خاموش رہا ورنہ متلون سے تلون مزاجی ہونا دشوار امر نہ تھا - آپ جو سے لکھتے ہین کہ تمام دنیا آپکو وزیر افواج کا اُستاد کہتی ہی تعجب ہے مین جب آپکو اُستاد سے زیادہ سمجھتا تھا یعنے مشائخ کبار کے زمرہ مین تو صرف اُستادی کی عزت آپکے لئے باعث فخر نہین ہوگی - ہان اُستاد میرے بچون کے آپ ضرور ہین - مگر فیض اُستادی سے وہ بھی محروم رہے

تو پہر یہان کیا ہوتا تہا۔

تو برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

آپکا یہ ارشاد کہ آپکے پاس بہی تین چار لاکھ روپیہ کی جاگیر ہوتی تو آپ صبر کرتے۔ مولانا آپ کیا ان تین چار لاکھ کو حاصل بحر و کان سمجھتے ہین۔ اجی حضرت ؎

جنکے رتبے ہین سوا اُنکو سوا مشکل ہے		ہین جو درویش صفت اُنکی گذر جاتی ہی

والسلام۔

شاد عفی عنہ

مہربان من نواب معز یار الدولہ بہادر

محمد فضل حق صاحب پیری جو ضلع اندور مین قصبہ ہے وہان کے مشائخ زادہ۔ بزرگ۔ اور سادات سے ہین۔ اور ملکی ہین۔ بدہنگامی کے باعث جو معاش اِنکے نام تھی اسوقت وہ بھی نہین نہین ملی اور نیز وہ معاش اسقدر نہین ہے کہ معمولی کاروبار و اخراجات کے سوا غیر معمولی اخراجات مین کار آمد ہو۔ فی الحال انکا عقد قریب مین قرار پایا ہے۔ بوجہ مذکورہ از حد متردد ہین۔ اور انصرام کار خیر اسکے باعث مشکل ہوگیا ہے۔ ماہ صیام مین سرکاری رقم بغرض امداد کارہاء خیر جو آپکے ذریعہ سے تقسیم ہوتی ہے اسمین سے کچہ حصہ اگر انہین بہی ملجا

تو آپکو ثواب ملا اور مین مسرور ہوا۔ اور ایک سید واجب الرعایت کی خانہ آبادی ہوجاتی ہے فقط

شاد عفی عنہ

جناب من حضرتِ داغ۔

تسلیم۔ کل کے خط نے مجھے بھی متحیر کردیا کہ بیٹھے بٹھلائے یہ تہمت کیسی لاحول ولا قوۃ کیسے لوگ ہین کہ زبردستی بھی پھانستے ہین۔ کہان آپ اور کہان کنہیا لال آپ سوائے حضور کی ڈیوڑہی کے اور کہین جاتے نہین سُنا یہ کنہیا لال کے گھر کیون جانے چلے تھے۔

رباعی

یہ نرالی ہے نکالی دل لگی	آپ پر تجھو سے نالش داغدی
بال بیکا اِک نہ ہوگا آپ کا	ایسی تیسی ایسے ایسے تیسون کی

پہلے ہی سے اگر آپنے مجھے کہا ہوتا تو مین کنہیا لال کا اسوقت تک پتا لگاتا اگر وہ جہنم مین بھی ہوتا تو مالک جہنم سے مانگ لیتا۔ خیر کل سے اُنکی ٹوہ مین ہون سنتے ہی آپکو اطلاع دونگا۔

شاد عفی عنہ

نواب جنید یاور جنگ بہادر۔

آپکا معروضہ کیا تہا شیطان کی آنت تھی۔ مین آپسے آزردہ

نہین ہون - صرف آپ اپنے دلسے پوچھئے آپکے دل کا پرتو میرے دلپر ہے ہے ؎

دل را بدل رہیست درین گنبدِ سپہر
از سوئے کینہ کینہ و از سوے مہر مہر

ابھی تو آپ حضور رسی کے امیدوار ہین اسپر یہ حال ہے جب حضور رس ہو جائنگے تو خدا جانے آپکا دماغ کس آسمان پر چلکر کہا رہیگا - محبوب علیخان صاحب اور حقانی کی نسبت جو آپ لکھتے ہین اُسکا جواب یہی ہے کہ وہ مجھے دلسے چاہتے ہین اسلئے مین بھی انسے محبت رکھتا ہون - ایک اُنپر ہی کیا موقوف ہے - وہ تو بقدر مراتب معتزز ہین - اگر ایک ادنی آدمی بھی مجھے دلسے چاہے تو مین اُسکا دوست ہون میرا تو یہ قول ہے ؎

کیا غرض لاکھ خدائی مین ہون دولت والے
اُنکا بندہ ہون جو بندے ہین محبت والے

آپکی یہ خواہش کہ فوجی تعلق مجھ سے ہونے سے آپکو کبھی آنا پڑیگا اسلئے صبح کا وقت ملاقات کے لئے مقرر کیا جائے - اِس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ صرف فوجی تعلق کے باعث اپنی غرض کے وقت آنا چاہتے ہین ورنہ آپکو مجھ سے کوئی کام نہین - سبحان اللہ دلکا تو یہ حال

اور بظاہر اپنے کو جان نثار کہتے ہو ع

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

اجی مہربان آپ تو اپنے چچا نصیب یا ور جنگ سے بھی ایک ہاتھ اونچے ہو گئے۔ آپکے لئے پہلے سے کونسا وقت مقرر تھا کہ اب اور کوئی نئی ایجاد ہو۔

یا تو وہ دن تھے کہ بلا اجازت آتے تھے اور ملتے تھے اور کبھی میں نہ ملتا تو واپس چلے جاتے تھے اور اب وہی آپ ہیں کہ وقت کی پابندی چاہتے ہیں۔ شادباش۔ آج دعوت ہیں میرا جانہو گا اطلاعاً لکھدیا فقط

شاد عفی عنہٗ

نواب صاحب والاقدر و الا مناقب عنایت فرمائی دوستان کرمفرمائی مخلصان نواب سرور الامرا بہادر دام عنایتہ

سید محمد یحییٰ حال وارد بلدہ حیدرآباد دکن جو ایک شریف خاندان کے معزز صاحب ہیں انکے پیش کردہ مکاتبات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خدایگان اعظم کے نظر کردہ اور اُس دربار کے اراکین میں سے ہیں۔ انکی یہ خواہش دلی ہے کہ جناب کے محامد اوصاف و ہمدردی ابنائے جنس کا مادہ جو قدرتی طور پر عطا ہوا ہے اُسکے ذریعہ سے بارگاہ شاہی تک باریابی کی عزت حاصل کر کے فائز المرام ہوں لیکے

مخلص جناب کی خدمت مین اس نیاز نامہ کے ساتھہ سید صاحب کو
پیش کر کے اپنی تحریر کو اس مصرع پر ختم کرتا ہون ع ۔
بر کریمان کارہا دشوار نیست

شاد عفی عنہ

مہربان من نواب صولت جنگ بہادر

اسوقت مین اپنے رٹیننگ روم مین اپنے دوست نواب صولت جنگ بہادر
کے خط کا جواب لکھہ رہا تھا کہ دفعۃً عطر کی خوشبو سے دماغ معطر ہو گیا
دیکھتا کیا ہون کہ جنوب رویہ دروازہ سے ایک شخص سفید کپڑے مین
کچہ باندھا ہوا ایک خط اسکے ساتھہ لئے کھڑا ہے ۔ دریافت کرنے سے
معلوم ہوا کہ میرے دوست روحانی وہ کون جسکو خط لکھہ رہا تھا یعنے آپکی
جناب نے بھیجا ہے جھٹ سے خط اسکے ہاتھہ سے لیا اور عطر کی
شیشیان کھولین چونکہ شیشیون پر نام نہ تھا عطر جوہر عنبر اور اگر [illegible] کی
شناخت مین ذرا تامل ہوا ۔ فتنہ تو بہت جلد پہچانا گیا ۔ بلا تکلف
کہتا ہون کہ واقعی تینون عطر ایک سے ایک [illegible] تھے سبحان اللہ
ایک لطیفہ خوب ہوا یعنے عطر کے بھی تین حرف اور شیشیان بھی تین ہین سہ

جس گھر سے عطر آیا ہر وہ گھر بسا رہے		بعد از سپاس شاد کے دل سے دعا ہے یہ

شاد عفی عنہ

	خط وہ لکھتے ہین بہو لکر مجکو اپنے بہوے کو یاد کرتے ہین	

میرے مہربان نواب صولت جنگ بہادر

خدا کا شکر ہے کہ آپنے خط لکھنے کی تکلیف گوارہ کی صبح کا بہولا اگر شام کو آئے تو اُسکو بہولا نہین کہتے۔

ہان ہان۔ مین تو یہی سمجھکر لکھا تہا کہ آپ معتکف گوشۂ خمول ہین۔ الحمد للہ کہ قیاس درست ہوا۔ سُبحان اللہ آپکے اعتکاف کا ثمرہ نیک نہ نکلنا چہ معنی دارد۔ انشاء اللہ۔ مگر کوئی کسر نہ رہجائے اسکا خیال رہے۔ آپکی کونسی پیشین گوئی مین نے دل سے فراموش کی تھی جو یہ بہول جاؤن گا۔ واہ یہ نہین کہتے کہ آپنے ہمکو فراموش کیا۔ خیر دوستون کا گلہ سر آنکھون پر۔ مین بھی چاہتا ہون کہ مین دوستون کو دل سے نہ بہولون اور میرے دوست مجھے دل سے دور نکرین۔

آپنے میری تصویر مانگی تھی اس سے تعجب آتا ہی۔ کیا آپکے دل کی نظرون سے مین دور رہون۔ جب دلسے نزدیک ہون تو لوح دلپر صورت جما لیجئے۔ خیر۔ فرمایش کی تعمیل کرنا بہر حال ضرور ہے اسلئے آپکے حسب فرمایش تصویر معیت خط ہذا روانہ کرتا ہون۔

ابھی اس خط کو مین نے ختم نہین کیا تہا کہ ایک اور نامۂ اتحاد مع چند

شیشہ ہائے عطر پہونچا - اسکا جواب علیحدہ بھیجتا ہون کسی روز ملئے تو
ہان صاحب آپ شاعر غرا ہو کر یہ فاش غلطی کیسی کی - ایک شعر آپکے
خط مین لکھا ہوا تھا -

	کوئی مجھسے کہتا ہے پوچھے ہین راجہ خدا تمکو اچھا رکھے مہا ر ا جہ	

مگر مین بھی تاڑ گیا کہ یہ عمداً لکھا ہے - صرف ہمارا امتحان مقصود تھا - کیون
کہی نا سیتے کی - جو کچھ ہو سنئے پہلے مصرعہ مین پوچھے ہین - غیر فصیح - پوچھتے
ہین - اصح -
دوسرے مصرعہ مین (مہاراجہ) پڑھنے سے غیر موزون ہوتا ہے
(ماہ راجہ) سے موزون ہوتا ہے مگر بے معنی -
کیون صاحب ہم شاعر نہین - مگر آپ جب امتحان لینے بیٹھے تو تلمیذ
آصف بھی کہین جواب دینے سے رکتے ہین - والسلام فقط
شاد عفی عنہ

مہربانمن نواب انتخاب جنگ بہادر
خط پہونچا مسرور ہوا - طبع رنگین کی نہ پوچھئے - بجھے دل کے
کب تھے - خدا کے فضل سے ہمیشہ دل شاد رہے اور بقول ہیچمدان شاد
خدا شاد دار د بحق محمدؐ

ہمیشہ خوش رہینگے - رند خراباتی تردامن ہین رنگین مزاج کیون نہ ہونگے زاہد خشک نہین کہ سبحہ و مصلے سے کام ہو ۔

دھوان بھٹی سے اٹھکر یا الٰہی ابرِ رحمت ہو	
کہ پیشِ زاہدانِ خشک تردامن کی عزت ہو	

ہان صاحب آپکا یہ فقرہ کہ طبیعت رنگین ہوتی جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ فکر نہین - وغیرہ) خدا آپکی زبان مبارک کرے کہ ہمیشہ بیفکر رہین - اور رہین بھی - کیونکہ ظلِ عاطفت شاہی مین عزت و آبرو سے بسر کررہے ہین - مگر نرے بیفکرے تو وہ ہوتے ہین جو اسکے مصداق ہین -

لنگے زیر و لنگے بالا	
نے غمِ دزد نے غمِ کالا	

یہان تو خدا کی عنایت سے تین بیبیان ہین شرعا ابھی ایک جگہ خالی ہے - اور بفضلہ سات بچے ہین اور آئندہ پانچ سات کی امید ہے طرفہ اور سنئے - دشمن اتنے ہین کہ جتنے سر مین بال - ایک سر ہزار سودا - دوست فی زمانا عنقا -

مال و زر روز لیور و حشم ملتا ہے	ممکن ہے نگین طبل و علم ملتا ہے

عنقا گوگردِ سرخ پارس اکسیر	
یہ سب ملتا ہے دوست کم ملتا ہے	

شاد	زندگی اسطرح گذرتی ہے اپنے سایہ سے آپ ڈرتا ہون	

اکثر ہم ایسے بے فکر نظر آنے کا سبب یہ ہو کہ بچپن سے طبیعت آزاد ہے۔ فقرا کی صحبت مین رہے ہین۔ بادۂ عرفان کا مزہ چکھا ہی۔ عاشق مزاج ہین۔ اسلئے شادی وغم رنج و راحت سے زیادہ موثر نہین ہوتے۔ مگر جب حد سے زیادہ ہو جاتا ہے تو پھر باقتضاء بشری از خود رفتہ ہو جاتے ہین کہ اپنی سُدھ ہی نہین رہتی بقول غالب

	کیون گردش مدام سے گھبرا نہ جای دل انسان ہون پیالہ و ساغر نہین ہون مین	

مکان کا نقشہ دیکھا کسی روز اُس مکان مین اُتر کر دیکھنا چاہتا ہون آج بالکل سرورنگر جاؤنگا۔ شہر مین آپ اپنا آدمی وہان بٹھا دیجیئے اُتر کر دیکھلونگا۔ واقعی مکان عمدہ موقع پر ہے۔ مین نے سُنا صرف خاص کے معتمد کے کوئی قرابتدار ہین وہ لین گے۔ اسلئے پہلے بیل لکھ بھیجا۔ بعد دیکھنے کے واجبی قیمت ٹھہر جائیگی۔ مگر ہان یہ تو کہیئے کہ کب ملین گے اور صحبت دیرینہ کے گلے شکوے کب ورید واداہونگے۔ چند تصویرین ارمغان بھیجتا ہون قبول کیجیئے فقط

شاد عفی عنہ

جناب من نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ سلمہ اللہ تعالےٰ

تسلیم۔ نامۂ شفقت اسطرح آیا جیسے باد نوروزی چمن مین لفظ دائی
کی نسبت آپنے جو بحث کی وہ بالکل ٹھیک ہے اسکا کیا جواب دول
سوال لاجواب ہے۔ چونکہ اِنتو ما دے تیار ہو چکے اور بعض اساتذہ
کی مثالین موجود بھی ہین لہذا فی الحال رعایت فرمائے آئندہ سے
آپکی تقلید کیجائیگی۔ اور دآئے ہ کے۔ ۱۲۔ عدد لونگا۔ اور یہی صحیح ہے
کالسکۂ دو دی سفر کے لئے توازیس موزون ہے مگر حضر کے لئے
حضرت حضور بندگانعالی مدظلہ العالی کے ہمراہ رکاب ظفر انتساب اس سے
بڑھکر روضۂ رضوان اور باغ ارم مین بھی لطف نہین۔ حق تعالی پیر و مرشد
کو مع شاہزادہ حجم حشم ہمیشہ مظفر و منصور رکھے ؎

	خدا سے دعا ہے ہمارے حضور سلامت رہین پاس ہون یا کہ دور	

اگر موقع ملے تو شاہزادہ والا دودمان کی خدمت اقدس مین
عرض کر دیجئے کہ آپکا جان نثار خانہ زاد مشاد آداب و قدمبوسی
عرض کرتا ہے اور یہ دعا دیتا ہے کہ آپ زیر ظل عاطفت حضرت ظل سبحانی مدظلہ العالی
سلامت اور شادمان رہین ظلکم ممدود بحق مسلک الوودود فقط
شاد عفی عنہ

حقایق آگاہ سید محمد بے نظیر شاہ صاحب قادری

آپ کا دعانامہ پہونچا میرے ارادت وعقیدتمندی کے نسبت
آپنے جو کچھ لکھا ہے وہ سب آپکا حسن ظن ہے۔ اور آپ ہی بزرگونکی
دعا کا اثر ہے۔ آپکے کارنامے جو خاص تصوف مین ہین اور جنھین
آپنے منظوم کیا ہے وہ میری بیٹی کے مترجم محمد علی احسن صاحب
کے ذریعہ میرے پاس پہونچے ہین۔ اور ہمیشہ میرے پیش نظر ہین اسمین
شک نہین کہ آپنے دریا کو کوزہ مین بھرا ہے۔ آپکا کلام ہر طرح سے
لائق تعریف ہے۔ ہرگاہ وہ کلام میرے پاس ہے اور ہر وقت میرے
پیش نظر ہے تو پہر خاص اسکے سُنانے کے لئے آپکو زحمت گوارہ
کرنے کی ضرورت نہین۔ اور مین ہر وقت اس کلام کے دیکھنے سے
جسقدر فائدہ اُٹھا سکتا ہون اندازۂ تحریر سے خارج ہے۔ اگرچہ بظاہر دور
ہون مگر دل سے نزدیک ہون۔ آپکی ملاقات سے فیض یاب ہونیکی
اگرچہ دلی خواہش ہے مگر آپ خوب جانتے ہین کہ کل امر مرہون باوقاتہا
اور یہی باعث ہی کہ باوجود کشش طرفین ملاقات کی صورت غیر پیدا ان دنون
جشن ہائے سالگرہ مبارک کی وجہ سے روزانہ حاضر باشی کے باعث عدیم الفرصت
ہون لہذا اگر معاف کیا جاؤن تو بعید از لطف نہو گا۔

شاد عفی عنہ

مہربانمن میر فیاض علی خان صاحب

کہیئے آپ دورہ سے کس روز آئے - اور اب مزاج کیسا ہے
پاندان کے انتظار میں چشم براہ ہین شبنم کے کام پر تو اوس پڑ گئی
خیر سیدہا سادہ ہی سہی - ایک مہینے کے پانچ مہینے ہو گئے -

رباعی

وعدہ ہو روز کل کا قیامت کی بات ہے	فردای حشر ہو کہ جدائی کی رات ہے
یہ تو مثل ہو ایسی مرے دوست شاد باش	عاشق کی شاخ آہو پہ جیسی برات ہے

شاد عفی عنہ

نواب صاحب مشفق و مہربان کرمفرمای مخلصان نواب فخر الملک بہادر دام لطفہم

مین آپکو ایک کار خیر کی طرف متوجہ کرتا ہون - اور غالباً جو سفارش
میری جانب سے ہو رہی ہے وہ آپکے نزدیک بالکل واجبی ہو گی
میر یوسف الدین کی شادی قائم جنگ بہادر کی دختر کے ساتھ
جسکی جائداد کورٹ آف وارڈس کی نگرانی مین ہے قرار پائی ہے
جو کچھ رقم انکی شادی کے لئے منظور ہوئی ہے سنا جاتا ہے کہ وہ
برائیتو نکی شکر خوری کے لئے بھی کافی نہوگی - چنانچہ عروس کی والدہ
کی جانب سے جو درخواست آپکے روبرو پیش ہے اسکی منظوری پر
شادی کا انصرام منحصر ہے - اگرچہ ہر ایک کے مقدور موافق اخراجات کی

ضرورت ہوتی ہے مگر آپ خوب واقف ہین کہ شادی کا انصرام اپنے ابنے
خیالی موازنہ سے المضاعف پر ہوتا ہے چونکہ نوشہ کے بھائی نواب
تفضل یاب جنگ بہادر نے اس سفارش نامہ کی درخواست کی
لہذا یہ سفارش اِس غرض سے کیجاتی ہے کہ ورثائے عروس کی جانب سے
جو درخواست پیش ہوئی ہو اُسکی منظوری ہو جائے تا کہ شادی کا کام
انصرام کو پہونچے۔ اور دولہا دولھن کا قران السعدین ہو آپ اور ہم
عند اللہ ماجور ہون والسلام ع

برکریمان کارہا دشوار نیست

شاد عفی عنہ

مہربان من نواب میجر افسر الدولہ بہادر

مہراپانڈے جوالہ آباد مین ہین اُنھون نے جسوقت کہ سواری
مبارک اعلیحضرت پیرو مرشد مدظلہم العالی کلکتہ و دہلی بزمانہ سابق رونق افروز ہوئی
تھی تو پانڈے صاحب مذکور نے تبرک اپنی طرف سے داخل بارگاہ خداوندی
کیا تہا۔ اور وہ تبرک بتوسط میرے جد مہاراجہ نراندر بہادر کے دونون
وقت داخل ہوا تہا۔ اب چونکہ مین ہمراہ رکاب حاضر ہونگا اگر سواری
اس طرف سے رونق افروز ہو تو انکی طرف سے
تبرک داخل ہوگا پس اسکو بارگاہ خداوندی مین بعد اظہار

حقیقت حال و کیفیت ماضیہ داخل کرا دیجیئے۔ اس تحریر کا ہر وقت آپکو خیال رہے فقط

شاد عفی عنہ

موہن لال معتمد

تمہارے دو تین عرضداشت متعلق بعطائے فردشال ماتم پرسی پہونچے کیفیت سے مطلع ہوا۔ تمہارے والد کے انتقال کے بعد تمہارے بہائی کو جو فردشال ماتم پرسی اس سرکار سے عطا ہوئی۔ حق بحقدار رسید۔ اب باوجود موہن لال کے فرزند ہوتے ہوئے تم اسپنے لئے فردشال کی جو خواہش کرتے ہو اسکی کوئی خاص وجہ معلوم نہین ہوئی۔ اولاد کے ہوتے ہوے بہائی کو ایسے عطیات حاصل کرنے کا حق نہین۔ لہذا درخواست نامنظور فقط

شاد عفی عنہ

نواب صاحب والا مناقب کرمفرمای مخلصان نواب سروقار الامرا بہادر دام عنایتہ

میرے علاقے کے راج باغ واقع بیرون دروازہ دودہ باؤلی سے پانی کا نل جسوقت لایا جاتا تہا اُسوقت علاقہ داران تعمیرات سے یہ وعدہ ہوا تہا کہ باغ کو پانی دیا جائیگا۔ آپ کو بھی یاد ہوگا کہ خود آپنے بالمشافہ وعدہ فرمایا تہا۔ اسوجہ سے مین اسپنے باغ کی

بدین خیال کہ کاریز سرکاری اور فیض جاری ہے بلاکسی مطالبہ نقصان زمین اور درختون کے نل لیجانے کی اجازت دی۔ اسکا بدلا یہ ہوا کہ پانی بالکل بند کر دیا گیا۔ کبھی کبھی گاہے ماہے کچھ حوض مین پانی بڑی منت اور عاجزی کے بعد دیا کرتے ہین۔

دفتری تحریرات اسقدر ہوئین کہ وہان مداد خشک ہوگئی اور نوک زبان قلم گھس گئی۔ ادہر درختون کے حق مین باغ کی زمین مینا کربلا ہوگئی۔ درخت زبان حال سے العطش العطش پکارتے ہین۔ جنکی بربادی کی وجہ سے میری ایک بیش بہا محاصل کی جائداد تلف ہو رہی ہے۔ یا تو براہ کرم ایفائے وعدہ فرمائیے۔ یا یہ تبلا دیجیے کہ نقصان مال کا دعوی تعمیرات کے کس عہدہ دار پر کیا جائے ع۔

بر کریمان کارہا دشوار نیست

باران کرم کا طالب شاد عفی عنہ

گیان اکاش کے سورج سوامی سوم پرکاش آنند جی مہاراج کو غریب کشن پرشاد کا پرنام پہونچے۔ آپکا پتر پہونچا۔ اسکے دیکھنے سے من کو آنند ہوئی۔ آپکا واکہہ سب ست ہے۔ ایک ایک اچہر آپکے پتر کا اوپدیس اور جوگ مارگ کا درشٹانت ہے سچ ہے کہ مانس مایا کے جال مین ایسا پہنسا ہوا ہے جوگن تموگن کا

اُسکے نیتر پر پردہ پڑا ہے کہ اسکو مایا کے سوا کچھ دکھائی نہین پڑتا
یہی کارن ہے کہ شاستر مین لکھتا ہے - راج سے نرگ - جو آتما
آپ جیسے پرم بھگت کے درشن کرکے سنت سماگم کرے اسکا من شدھ
ہو جاتا ہے - اور ستوگن اسمین آپ سے پرویش کرتا ہے - اور
جب ستوگن کا اُسمین نواس ہو گیا تب پرماتما کا پرکاش دیکھ پڑتا ہے
جب وہ پرکاش اولوکن ہین آگیا تب وہ منش آتما کا پہچاننے والا
ہو گیا - اور جس نے آتما کو پہچان گیا - سیدھانت جوگ کا سار انس
پراپت ہو گیا - آپ جیسے مہاتما کی انتر درشٹی ہو جائے تو کوئی اچرج
نہین کہ میرا اُن استہر ہوا ور سکھ دُکھ سم ہو کر لیان پدوی کو پراپت
ہو جاؤن - جس سے میری مکتی ہو جائے - ست سنگ بڑے اوتم
وستو ہی - مجھے بال اوستھا سے ست سنگ کا من سے شوق ہے -
محبوب پرشاد کے واسطے آپ نے جو اپنے من سے
اسیس دیا ہے - مجھے بہت خوشی ہوئی - کوئی سمے ایسا آئے کہ جب مجھے
حضور سے آگیا مل جائے تو آپکی سیوک محبوب پرشاد کو اپنے
سنگ لاکر آپکے چرنون کا درشن کراؤن - یا اگر آپ کسی سمے حیدرآباد
مین براجمان ہون تو ہم سب کے دھن بھاگ ہونگے - کہ آپکے درشن
سے اوتم پھل پائینگے - اور منو کامنا پوری ہو جائیگی -

مین آپکی سیوک محبوب پرشاد کی ایک تصویر بک پوسٹ کر کے
بھیجتا ہون۔ اسکو آپ اپنے چرنون کے پاس رکھین۔ بن سے
دور ہونے دین۔ جو پرشاد آپ دیا کرکے بھیجین گے وہ تعویذ
بنا کر آپکے سیوک محبوب پرشاد کے گلے مین ڈالدیا جائیگا کبھی کبھی
اپنے کھیم کشل سے مجھ غریب کے من کو انند کرتے رہئے۔ اور
کرپا درشٹی رکھئے فقط

داسونکا داس پرشاد عفی عنہ

مہربان رائے کنور پرشاد۔

آپکا نامہ تعزیت پہونچا۔ آٹھ آٹھ آنسو رلایا۔ زخم تازہ ہو گیا۔
مین کیا بتلاؤن کہ کیا سانحہ ہوا۔ اور مین کیسا ہون اور کیسی میری
گذرے گی۔

سانحہ تو ایسا ہوا کہ میری خاک کا غبار بھی اگر اڑے گا تو اسکے
ہر ذرہ پر داغ نظر آئیگا۔ مین اچھا ہون زندہ ہون۔ مگر بشکل مردہ
ایک جسم بے روح متحرک ہون ؏

یکے مردہ شخصم بصورت روان

گذرنے کے لئے تو مہربان گذرہی جاتی ہے کوئی مرنیوالے
کے ساتھ تھوڑا ہی مرتا ہے۔ مگر گذرتے گذرنے مین بھی تو فرق

ہے۔ ایک خوشی سے گذرنا۔ دوسرے رنج سے گذرنا۔ خوشی سے تو دنیا مین گذرنا ہی محال ہے تمام عمر رنج مین گذرتی ہو۔

داغ فرزند خدا کی پناہ یہ وہ داغ ہے کہ ہستی فنا ہو جائے تو ہو جائے مگر روح کو بھی اس داغ کا صدمہ رہیگا۔ اسمین شک نہین کر دنیا گذشتنی او رگذاشتنی ہے اور صبر ہو ہی جاتا ہے۔ مگر۔

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیون
روئین گے ہم ہزار بار کوئی ہمین ستائے کیون

مرحوم کا نام آپ نے چندی پرشاد لکھا ہے دراصل نام چندا پرشاد تھا چودھوان سال ختم ہونے کو تھا۔ ابھی غنچہ تھا کہ مرجھا گیا۔ ہائے افسوس کیا کہون کہ جب یاد آتا ہے جگر کیا گذرتی ہے۔ اللہ اللہ۔

تا نظر بر چمن وضع جہان وا کردیم
ہستی بود کہ بر دیدۂ بینا کردیم
تہ سمن بوئے وفا داشت نہ گل رنگ بقا
حیرت آلودہ بھر رنگ نظر ہا کردیم
انچہ بیداری ما دام نظر می فہمید
حیرتے بود کہ در خواب تماشا کردیم

بیماری کیا تھی گیا روان۔ مرض الموت تھا۔ چند ہفتے قبل گھوڑے سے علٰحدہ ہوا۔ کچھ سر مین چوٹ آئی یہی بہانا ہوا۔ چوٹ بھی خفیف تھی اسکے بعد ہفتے دو ہفتے تک مزاج بالکل اچھا رہا بعد اسکے بخار آگیا

یہ بخار تا مرگ جدا نہوا - اخیر مین سرسام ہو گیا - دوا دوش سب کچھ
کی - مگر کیا ہوتا ہے - چودہوین تاریخ مزاج بہت بگڑ گیا اُس وقت
مین الوال چلا گیا - پندرہوین تاریخ ماہ ذیحجہ کی بارہ بجے انتقال ہوا
مین الوال سے کوہ شریف آیا اور دو ہفتہ کی رخصت کے لئے
سرکار مین عرضی پیش کر کے بنارس روانہ ہوا وہان پھرتا پھراتا اب
سرونگر مین آیا ہون - کل پانچوین تاریخ محرم کی ہے انشاء اللہ تعالیٰ
مکان مین جاؤنگا - باقی لکھون تو کیا لکھون - اور کہون تو کیا کہون
بجز اسکے سہ

نیست در گلشن اسباب جہان رنگ ثبات		ہمہ از دیدہ ما ہیچو نظر می گذرد
چون نفس خانہ بہ پرستیم ندا ریم آرام		عمر آسودگی ما بسفر می گذرد

باقی اللہ اللہ خیر صلاح - اللہ بس باقی ہوس - یقین ہے کہ آپکا مزاج
بخیرت سے ہوگا بال بچے سب عافیت سے ہونگے فقط

نشانہ بیداد - شاد عفی عنہ

مہربان مولوی شمس العلما سید علی بلگرامی -

اس دو سال کے امساک باران نے اکثر مقامات مین حشر
بپا کر دیا ہے مگر یہ نئی بات ہے کہ میر عالم کے تالاب مین پانی ہوتے ہوئے
بھی ہمارے سراج باغ کے درختون کی حالت تشنگان حجاز اور کربلا

سکے پیاسوں سے کم نہین۔
بے زبانون کو پیاسا رکھنا یہ کونسی عمدہ سبیل ہے ایسے وقت
مین ان سوکھی زبانون کو تر کرنا یہ آب رسانی دنیا اور دین کی امید ون
کے لئے آبحیات کا حکم رکھتی ہے ٥

تشنونکو نذر آب کر دو یہ سبیل ہے	
حق سے جزا کے پانیکی بس یہ سبیل ہے	

مہتمم باغات علاقہ ہذا بدین غرض آپ پاس بھیجے جاتے ہین
ہو الموجود فقط

شاد عفی عنہٗ

اخلاص آثار بشن سروپ صاحب

آپکے دو تا قطعہ عرائض مع کتاب واہگورنامہ ایسے وقت
پہونچے کہ مین بسبب علالت مزاج برخوردار راجہ چند اپرشاد
سخت متردد تھا۔ بیماری ایسی ترقی پائی کہ برخوردار نے ۵ ذیحجہ ۱۳۱۸ھ
کو جان بحق تسلیم کی۔ بذریعہ اخبارات وغیرہ آپکو غالباً اس واقعہ جانکاہ
و حادثہ جانگزا کا علم ہوا ہوگا۔ اُسکے بعد سے آجتک اُس کتاب کے
دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا۔ چونکہ آپنے اپنے عرائض مین یہ لکھا تھا
دسوائے اس کاپی کے اور کوئی کاپی نہین ہے لہذا اصل کتاب

موصولہ بدین غرض واپس ہے کہ اگر ممکن ہو تو اسکی نقل روانہ کیجے
فرصت سے دیکھکر روانہ کرونگا۔ اور اسوقت اِسکے طبع یا عدم طبع
کی نسبت اپنا خیال ظاہر کرونگا فقط

شاد عفی عنہُ

راجہ صاحب مشفق و مہربان راجہ شیوراج دہرم ونت بہار
خانہ بے اہل خانہ ایسا ہے جیسے زلف شاہدان فرخار بے شانہ
جیسے آفتاب بے جلال۔ ماہتاب بے جمال۔ جیسے سپاہی
بے تلوار۔ لشکر بے ہتھیار۔ جیسے کان بے گوہر شمشیر بے جوہر
جیسے معشوق بے کج ادائی۔ حُسن بے رعنائی۔ وہ دواخانہ کیا
جسمین دوا نہو۔ وہ طبیب کیا جسکے ہاتھ مین شفا نہو۔ وہ شراب
کیا جسمین سرور نہین۔ وہ جنت کیا جسمین حور نہین۔ عورت کیا ہے
دلبر۔ دلربا۔ دلنواز۔ دل آرام۔ عورت کیمیائے فتوح ہے
عورت راح روح ہے۔ انسان کے دل کی کون عزیز ہے پیاری
بی بی۔ مان باپ کی عزت۔ بیٹی۔ داماد کی عزت بہن بہنوئی کی
عزت۔ سالی۔ ساڑہو کی عزت۔ مگر بی بی میان کی عزت۔ بے عورت
کے آرام نہین۔ بے عورت کے خاندان کا نام نہین ہے

سچ کہتے ہین ہر کہ زن ندارد		آسایشِ جان و تن ندارد

۱	ہر دو مذہب مین بے بی بی کے مجرد رہنا ممنوع ہے ۔ ۵	
	بی بی سے بڑھکے کون ہو دنیا مین خردمند بی بی سے بڑھکے کون ہو انسانکو دلپسند	شاد

ماحصل اس تمہید کا آپ ایسے دوربین و دوراندیش عاقبت بین کے سمجھل دل پر اس تمہید کا نقش مرتسم ہونا چاہئے تعجب ہے جب یہ پر ظاہر ہے کہ دوراندیش اور عاقبت بین اور تجربہ کار ہین تو دوربینی سے کام لیجئے اور سری گنیش آئینہ کہکر شادی کی فکر کیجئے۔ آسایش تن ضروری اور لابدی ہے مانا کہ ع

آسودہ کسانیکہ بہر حال خورسند [?]

لیکن جب تجربہ شاہد حال ہے کہ زندگانی کی بہت سی بے چینیان بے آرامیان [?] بدمزگیان بی بی کے ہونے سے دور ہو جاتی ہین اور تلخی ایام مبدل بہ حلاوت سرور ہو جاتی ہین۔ تو اس سے بڑھکر دنیائے دنی گذشتنی و گذاشتنی مین اور کون نعمت کبرا ہے کہ انسان اپنے فرایض و امور دینی و دنیوی سے فارغ ہوکر دو گھڑی اپنی پیاری بی بی سے زندگی بسر کرے اور سخت مہمات یا مصائب کو دل بہلا کر اس تدبیر سے سر کرے وہ دن جسدن آپ صاحب خانہ مع اہل خانہ کے اول مرتبہ اپنے مکانمین جلوہ فگن ہونگے اس دن کو مین آپکی زندگی کا بڑا مبارک دن سمجھونگا